مذہب اور دھرم

مہاتما گاندھی

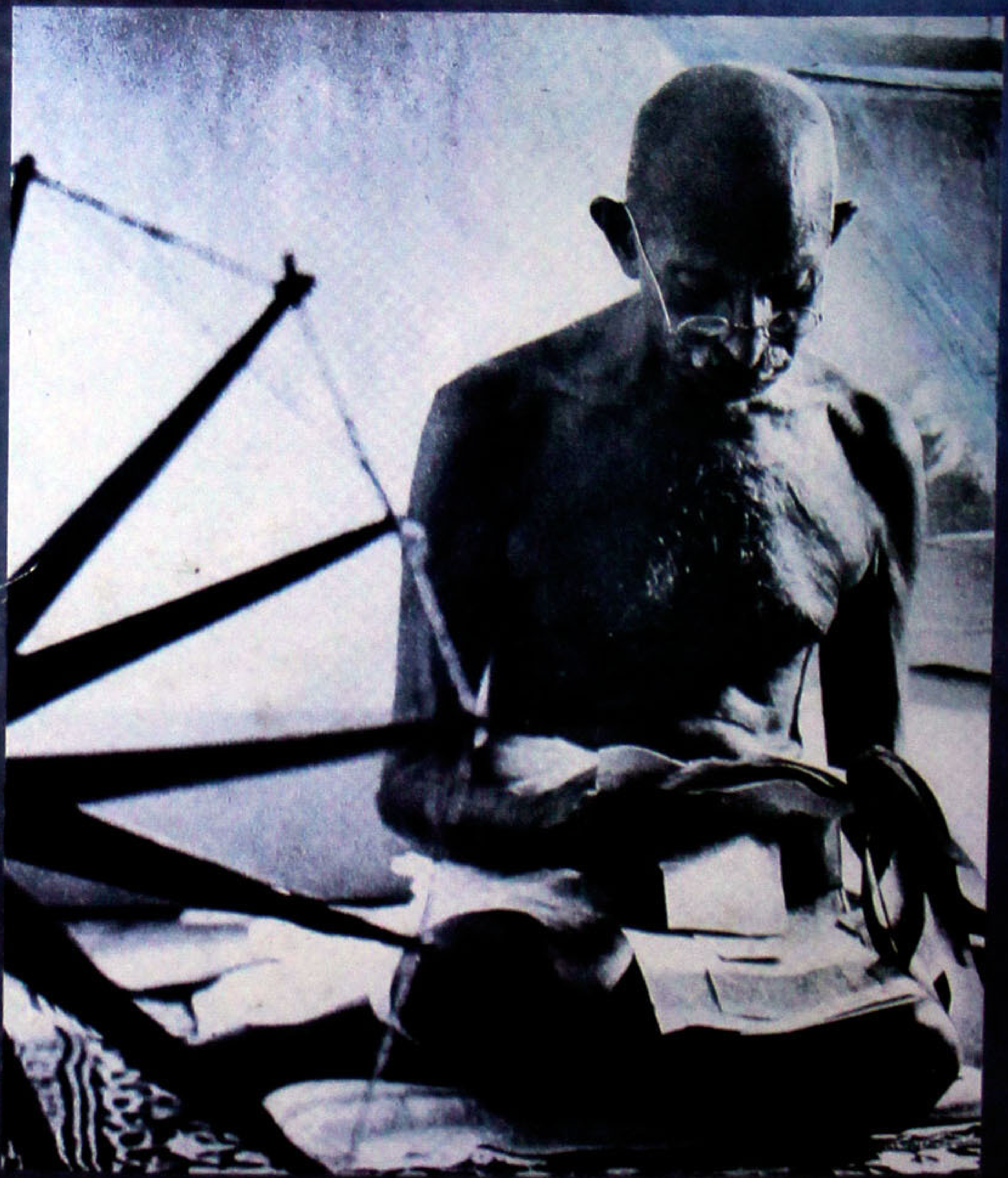

Marfat.com

"حق کا عام فہم نام خدا ہے۔ زندہ حق میں شامل ہوئے بغیر خدا کا وجود کچھ بھی نہیں!"

* * *

"گناہ کو سنہری ترازو میں نہیں تولا جا سکتا"

17 ستمبر 47ء

* * *

"سچائی اور راستبازی سے اعلیٰ تر کوئی مذہب نہیں۔"

24 نومبر 21ء

(مہاتما گاندھی)

Marfat.com

مذہب اور دھرم

مہاتما گاندھی

فکشن ہاؤس
۱۸- مزنگ روڈ، لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	=	مذہب اور دھرم
مصنف	=	مہاتما گاندھی
پبلشرز	=	فکشن ہاؤس 18- مزنگ روڈ، لاہور فون 7249218-7237430
پروڈکشن	=	ظہور احمد خاں
کمپوزنگ	=	فکشن کمپوزنگ سنٹر، لاہور
پرنٹرز	=	اے۔ این۔ اے پرنٹرز، لاہور
سرورق	=	ریاظ
اشاعت	=	1999ء
قیمت	=	90/- روپے

فہرست

مذہب میں مساوات 11
بے غرض طالب علم 11
قرآن پڑھو 12
الفاظ کی زنجیر 12
میں مایوس ہو جاتا 12
اہنسا 13
تبلیغ اور شدھی لااکراہ فی الدین 13
تپسیا 13
سب کا خدا ایک ہے 13
روحانی حیثیت سے طاقتور 14
نفرت اور جذب 14
حق کسی الہامی کتاب کا اجارہ نہیں 14
شدھی اور تبلیغ 15
قتل کی اجازت 15
امن کا مذہب 15
نجات— دل کی پاکیزگی 16
[illegible] 16
[illegible] 17
[illegible] 17
تمام مذاہب کی مساوات 18
وہ روشنی جو خدا نے دی ہے 18
رواداری 19
میرا فرض 19
سیاست اور مذہب 19
زہر 20
میں جانتا ہوں 20
قرآن کی روح پر عمل 20
غیر مسلم ہونا قرآن پڑھنے میں مانع نہیں ہو سکتا 21
یکساں احترام 22
تقسیم اور تخصیص 23
مذہب کیا ہے 23
سب کے لئے ایک 23
بغیر کسی مداخلت کے 24
ظاہر سے آزاد 24
شیطان کی آواز 24
ایک ہی تناور درخت کی شاخیں 25
[illegible] 25
[illegible] 26
[illegible]

Marfat.com

زندہ رہنا پسند نہ کروں گا 26

میں بہتر ہندو بن گیا 27

ناخدا ترسی 28

موت ایک شاندار نجات 28

ہندو دھرم کی حفاظت کا یہ طریقہ نہیں 28

دلوں میں خدا 29

ہندو مسلم

شرم کی بات 33

امید ایمان پر مبنی 33

اہمسا کا امتحان 34

خوابوں کی دنیا 35

قومیت کی روح 35

اپنی حماقت پر الزام 36

دوستی کا امتحان 36

مقصد کا اشتراک 37

ایک ہی ماں۔ ایک ہی خون 37

محض پیوند 37

ہوا میں گھونسا 38

اتحاد کے غلط معنی 38

خانہ جنگی 38

تیسرا فریق 39

عقل و فہم 39

پہلے انسان بننا چاہیے 39

فیاضانہ طرز فکر 39

بھروسہ کرو 40

مسلمانوں کی دوستی 40

ایک مغالطہ ایسا بھی ہے 41

کھوکھلی اور سستی چیز 41

دباؤ 41

حقیقی مساوات 42

خدائی جوہر 42

حقیقت مسلمہ 42

غیر ملکی تسلط سے کم 43

بزدلی کا دامن 43

تیسرا فریق 43

اتحاد کے بغیر 43

کمزوری سے خوف 44

اتحاد محض ایک مصلحت 44

خاردار مسئلہ 44

غنڈے 44

گائے کی حفاظت 45

حب وطن کے خلاف 46

مسلمان اچھوت 46

انسان حیوان 47

شیشہ کے گھروں میں 47

خوش اخلاقی یا خوشامد 47

بڑے دل کی ضرورت ہے 48

رواداری 49

میں فسادات کا ذمہ دار 49

انتقام کا خیال 49

اسلام کی حفاظت لاٹھی سے [illegible]

Marfat.com

اپنے خون سے	50
خدا کے منکر	51
سودا کئے بغیر	51
اگر غلام رہنا نہیں چاہتے	51
عوام ہمیشہ نہیں بہکائے جا سکتے	52
احمقانہ غصہ اور جہل	52
خدا ہمیں عقل و فہم دے	53
ہندو مسلم اتحاد ہو کر رہے گا	53
اپنے قلب سے رجوع کرو	53
دیوانہ گاندھی	54
جان دینے کی جرات	54
مذہب کے نام پر	55
جھگڑالو عناصر	55
ایک ماہر طبیب	55
بزدلوں کے لئے کوئی جگہ نہیں	55
مستقبل خدا کے ہاتھ میں	56
بھائی تدبیریں	56
کانگریس اور انصاف	56
اونچا پہاڑ	57
میری برداشت سے باہر	57
دو جداگانہ خانے	58
یہیں پیدا ہوئے اور یہیں مریں گے	58
اگر میرے دل کو چیر کر دیکھو	58
[illegible]	59
[illegible]	59
[illegible]	59
دو ٹکڑے	60
سب سے بڑا دشمن	60
قوم پرست مسلمان	61
بھائی بھائی	61
میری روح بغاوت کرتی ہے	62
دلوں میں زہر	62
دلوں کی جدائی	62
فرقہ واری سمجھوتے	63
علی گڑھ اور بنارس	63
انگریز ہٹ جائے	64
تقسیم ایک گناہ	64
پاکستان	64
مسلمانوں کی گالیاں	66
بنی آدم کا خادم	66
خدا میرا امتحان لے رہا ہے	66
کس بات کی خوشی	67
یوم ماتم	67
اپنی طرف کھینچتا ہے	68
صدا بصحرا	69
تمسخر انگیز	69
کانگریس کی قبر	69
کوئی اثر نہیں!	70
پیدا نہیں!	70
اندر کی آواز	71
[illegible]	71
[illegible]	72

Marfat.com

تمام ہندوستان کو رسوا کیا 73
ضمیر سے اپیل 74
دونوں کی بداعمالی 75
دونوں مملکتوں کی بربادی 76
رات اندھیری 77
لمبی رات 77
خدا پر بھروسہ 78
یہ کوئی بہادری نہیں 78
دونوں کے گناہ یکساں 78
شرمناک حرکتیں 79
انسانیت سوز 79
عقل کا دیوالیہ 79
خوف سے چھٹکارا پائیں 80
کامل تاریکی 80
نواکھالی 81
سچے مذہب کا جوہر 81
خون شریک بھائی 82
موجودہ خلیج 82
بیوقوفوں کی جنت 83
میرے لئے کوئی جگہ نہیں 83
اہمسا کہاں ہے 84
حکومتوں سے کیوں درخواست کروں 84
ہم سب صفر ہیں 85
ایسا اقتناع مذہب کی نفی 86
کانگریس ہندو ادارہ نہیں بن سکتی 86
گاؤ کشی بند کرنے کے قانون 87
جہالت 88
اللہ اکبر 88
مزدور 89
دیوالیہ پن کا اعلان 89
میو 90
خدا کی وحدانیت 90
ایک بوڑھے آدمی کی بات سنو 90
ہندوستان کا نام کیچڑ میں 91
کس کو کیا کرنا چاہئے 91
کیا وہ پاگل ہو گئے ہیں 92
انصاف 92
گناہ سنہری ترازو میں 92
خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے 93
قرآن 93
خوف 93
میں خدا کو آواز دیتا ہوں 94
اس الزام کی تردید کروں گا 94
میرے لئے کوئی فتح نہیں 95
اکثریت کا عمل بزدلانہ 96
مجھے چین نہ آئے گا 96
دونوں کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی 97
میری عقل کام نہیں کرتی 98
ایک وقت وہ تھا 98
برائی کا چکر 99
میری جان خدا کے ہاتھ میں 99
عقل کے جواہر 100

Marfat.com

اسلام اور ہندوستان کی سیوا	100
مجھ سے یہ نہ کہو	100
بزدلانہ عمل	101
اگر آپس میں لڑو گے	101
ایک مہینہ دس دن کی عمر	102
آج کیوں کمزور ہو گئے	102
اس سمت میں بربادی ہے	102
کس کی خطا زیادہ ہے	103
کھلے دل سے اعتراف	103
شعلے	104
انتظار کی طویل رات	105
ہندو اور سکھ بھی	105
نہیں جانتے کہ کیا ہونا ہے	106
ناقص انسان	106
عقل کی روشنی	107
شرمناک	107
مسلمانوں کی بری گت	107
جنگل چھوڑ دو	108
شیطان کی اطاعت	108
کانگریس اور مسلمان	109
کون سی جگہ محفوظ ہے	111
شیطان کی اطاعت	111
[illegible]	112
[illegible]	[illegible]
دلوں کے تخت پر شیطان	114
اپنے آخری سانس تک	114
موت ایک دوست ہے	114
مسلمان شکنجہ میں	114
زندہ رہنے کی تمنا	115
حق کا عام فہم نام خدا	115
رخ شیطان کی طرف	116
مجھے زندہ رکھنے کی شرط	117
وحشیانہ افعال	117
میرے دل میں بغض نہ ہو	117
یہ کام غلط تھا	118
دلوں کو حق کا معبد بنا لو	118
وعدہ پر قائم رہو	118
تم سب پولیس بن جاؤ	119
مسلم اقلیت کے لئے	119
خوف سے پاک	119
کیا ہم اس قدر گر گئے ہیں	119
اقتدار کی نازیبا کشمکش	120
اقتدار کا نشہ	121
میرے عہد کی روح	121
مسلمانوں سے دشمنی	122
دلوں کو پاک کر لیں	123

Marfat.com

مذہب میں مساوات

میں نے جو کچھ اسلام کے متعلق لکھا ہے اس کے ہر لفظ پر قائم ہوں۔ میں نے کہیں یہ نہیں کہا کہ میں قرآن کے ہر حرف پر یقین رکھتا ہوں یا کسی بھی آسمانی کتاب کے ہر لفظ کو مانتا ہوں۔ لیکن یہ کام میرا نہیں کہ میں دوسرے مذہبوں کی کتابوں پر نکتہ چینی کروں یا ان کے نقائص کی نشاندی کروں لیکن میرا حق ہے اور ہونا چاہئے کہ جو کچھ حقائق ان مذاہب میں ہوں ان کا اعلان کروں اور ان پر عمل کروں۔ لہٰذا یہ کام میرا نہیں کہ میں قرآن یا پیغمبر کی زندگی میں کسی ایسی بات پر نکتہ چینی کروں جسے میں نہیں سمجھ سکا ہوں لیکن میں ایسے مواقع کا خیر مقدم کیا کرتا ہوں جب میں ایسی باتوں کی توصیف کر سکوں جن کو میں پیغمبر کی زندگی میں پسند کر سکا یا سمجھ سکا ہوں ایسی باتوں کے متعلق جو میرے لئے دشوار ہوتی ہیں میں دیندار مسلمان دوستوں کی نظر سے ان کو دیکھتا ہوں اور میں ان کو اسلام کے مشہور مفسرین کی تحریروں کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ دوسرے مذاہب کو احترام کی اسی نظر سے دیکھ کر میں مذاہب کی مساوات کے اصول کو سمجھ سکا ہوں۔ لیکن یہ بھی میرا حق اور فرض ہے کہ ہندو مذہب کے نقائص کی بھی نشاندہی کروں تاکہ اس کو پاک صاف رکھا جائے۔

To Hindu & Muslim-Edited by Hingramp-469.

بے غرض طالب علم

میں اس بات کا دعویٰ کرتا ہوں کہ میں نے ایک بے غرض طالب علم کی طرح پیغمبر اسلام کی زندگی اور قرآن کا مطالعہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قرآن کی تعلیمات کے اصلی اجزا عدم تشدد کے موافق ہیں۔

Marfat.com

قرآن پڑھو

جو لوگ مسائل کو غلط سمجھنا پسند کرتے ہیں وہ قرآن پڑھیں۔ تب انہیں معلوم ہو گا کہ قرآن میں سینکڑوں باتیں ہیں جو ان کے لئے بھی قابل قبول ہیں اور بھگوت گیتا میں ایسی باتیں ہیں جن پر کوئی مسلمان بھی اعتراض نہیں کر سکتا۔ "کیا میں کسی مسلمان سے صرف اس لئے نفرت کرنے لگوں کہ قرآن میں بعض آیات ایسی ہیں جن کے صحیح معنے میں نہیں سمجھ سکا ہوں"

(ہند سواراج۔ صفحہ 62، 22 نومبر 1008ء)

الفاظ کی زنجیر

ہم خدا کو صرف اس لئے کیوں الزام دیں کہ ہم خود آپس میں اس بنا پر لڑتے ہیں کہ ہم اسے مختلف واسطوں سے دیکھتے ہیں، جیسے قرآن، انجیل، تلمود، اوستا یا گیتا، سورج تو ہمالیہ پر بھی اسی طرح چمکتا ہے جس طرح مسطح میدانوں پر۔ تو کیا میدانوں کے لوگ برفستانوں کے لوگوں سے اس لئے جھگڑا کریں کہ وہ سورج کی گرمی مختلف طریقوں سے محسوس کرتے ہیں؟ ہم کیوں کتابوں اور ان کے الفاظ کو اپنے لئے ایسی زنجیر بنا لیں جو بجائے اس کے کہ ہماری نجات اور ہمارے دلوں کے اتحاد کا باعث ہو ہمیں غلام بنا دے۔

(ینگ انڈیا۔ 18 ستمبر 1918ء)

میں مایوس ہو جاتا

میں واقعی اتحاد حاصل کرنے سے مایوس ہو جاتا اگر مقدس قرآن میں کوئی ایسی بات ہوتی جس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہوتی کہ وہ ہندوؤں کو ازلی دشمن سمجھیں یا اگر ہندو دھرم میں کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے دونوں کے درمیان ایک دوامی دشمنی کی سند حاصل ہوتی۔

اہمسا

گائے کی حفاظت کا طریقہ اس کے لئے مرجانا ہے۔ گائے کو بچانے کے لئے کسی انسان کو قتل کرنا ہندو دھرم اور اہمسا کا منکر ہوتا ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 28 جولائی 1921ء)

تبلیغ اور شدھی لااکراہ فی الدین

صحیفہ مقدس صاف لفظوں میں کہتا ہے کہ "لااکراہ فی الدین" مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ پیغمبر کی تمام زندگی جبریہ تبدیل مذہب کی تکذیب ہے۔ اسلام عالمگیر مذہب نہ رہے گا اگر وہ جبریہ تبلیغ کے طریقوں پر انحصار کرے..... جبر کے ساتھ مذہب تبدیل کرانے کا الزام من حیث الجماعت اسلام کی پیروی کرنے والوں کے خلاف ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔ ایسی جو کوئی کوشش کی گئی، فرقہ وار مسلمانوں نے اس کی تردید کی ہے۔

(ینگ انڈیا 28 جولائی 1921ء)

تپسیا

دوستی ایک تجارتی معاہدہ نہیں ہو سکتی۔ اس معاملہ میں کوئی شرط عائد نہیں ہو سکتی خدمت ایک فرض ہے اور فرض ایک قرضہ ہے جس کا ادا نہ کرنا گناہ ہے..... گائے کی حفاظت کا طریقہ مسلمانوں کو قتل کرنا یا ان سے جھگڑا کرنا نہیں ہے۔ گائے کی حفاظت کا طریقہ یہ ہے کہ ہندو گائے کا نام لئے بغیر خلافت کی حفاظت کرنے میں اپنی جان دے دیں۔ گائے کی سیوا تزکیہ نفس کا ایک طریقہ ہے..... وہ تپسیا ہے..... میں بلاخوف تردید یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ ہندو دھرم یہ نہیں ہے کہ ایک ہم جنس کو گائے کی حفاظت کے لئے قتل کر ڈالا جائے۔

(ینگ انڈیا 28 جولائی 1921ء)

سب کا خدا ایک ہے

ہم سب کے لئے تو خدا ایک ہی ہے خواہ اسے ہم قرآن کے ذریعہ سے پائیں یا

Marfat.com

انجیل کے ذریعہ سے یا ژند اوستا یا تلمود یا گیتا کے ذریعہ ہے۔ اور وہ حق اور محبت کا خدا ہے۔ "مجھے زندہ رہنے کی ذرا پروا نہیں۔ اگر میں اپنے اندر اس ایمان کو ثابت نہ کر سکوں۔"

(ینگ انڈیا 24 نومبر 1921ء)

روحانی حیثیت سے طاقتور

خدا ان ہی کی مدد کرتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ قرآن کا ہر صفحہ مجھے جو ایک نامسلم ہوں یہی عظیم سبق سکھاتا ہے قرآن کی ہر سورۃ خدا ہے رحیم و کریم کے نام سے شروع ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں روحانی حیثیت سے طاقتور ہونا چاہئے۔ خواہ ہمارا جسم کتنا ہی کمزور ہو۔

(ینگ انڈیا۔ 2 مارچ 1922ء)

نفرت اور جذب

میں تو پورا یقین رکھتا ہوں کہ نہ تو قرآن میں اور نہ ہندوؤں کی کتابوں میں تشدد کی اجازت دی گئی ہے۔ یا اسے پسند کیا گیا ہے۔ باوجودیکہ فطرت میں دفع (نفرت) ہی ہے مگر فطرت زندہ رہتی ہے صرف جذب (کشش) سے...... مہابھارت کے متعلق تو میں بلا تکلف اپنی رائے ظاہر کر سکتا ہوں لیکن مجھے امید ہے کہ انتہائی خوش عقیدہ مسلمان بھی مجھے اس حق سے محروم نہ کرے گا کہ میں پیغمبر کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کروں۔

(ینگ انڈیا۔ 2 مارچ 1922ء)

حق کسی الہامی کتاب کا اجارہ نہیں

قرآن کو الہامی تسلیم کرنے میں مجھے کوئی تامل نہیں ہے جس طرح مجھے انجیل، ژند، اوستا اور گرنتھ صاحب کے متعلق کوئی عذر نہیں۔ الہام کسی قوم یا قبیلہ کا اجارہ نہیں ہے..... ہندو حلقوں میں قرآن اور پیغمبر صاحب کے متعلق احساس احترام پیدا

Marfat.com

کرنے میں مجھے کبھی ذرا بھی دشوار نہیں ہوئی لیکن اسلامی حلقوں میں وید اور خدا کی تجسیم کے متعلق ویسا ہی احترام پیدا کرنے میں نے دشواری محسوس کی..... میں جسٹس امیر علی کی اس رائے سے بالکل متفق ہوں کہ اسلام ہارون رشید اور مامون کے زمانہ میں سب سے زیادہ روا دار مذاہب میں سے ایک تھا۔ لیکن اس زمانہ کے مذہبی معلمین کے متعلق رجعت پسندی پیدا ہوئی۔ ان رجعت پسندوں میں بہت سے عالم و فاضل اور بااثر لوگ تھے اور وہ اسلام کے روا دار اور وسیع القلب معلمین پر تقریباً" چھا گئے۔ لیکن مجھے کوئی شبہ نہیں کہ اسلام کے اندر کافی خوبیاں ہیں جو اس کو عدم رواداری اور تنگ نظری سے محفوظ رکھ سکتی ہیں..... حق کسی ایک الہامی کتاب کا مخصوص اجارہ نہیں ہوتا۔

(ینگ انڈیا۔ 25 دسمبر 1934ء)

شدھی اور تبلیغ

میں تبدیلی مذہب کرانے کے خلاف ہوں۔ خواہ وہ ہندوؤں کی شدھی ہو یا مسلمانوں کی تبلیغ یا عیسائیوں کا طریقہ۔ تبدیل مذہب صرف دل کا معاملہ ہے جو صرف خدا کو معلوم ہے اور خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 6 جنوری 1927ء)

قتل کی اجازت

میں نے قرآن پر اسی احترام کے ساتھ توجہ کی ہے جس احترام سے میں نے گیتا کو پڑھا ہے۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ قرآن کسی مقام پر بھی ایسے قتل (1) کی نہ اجازت دیتا ہے نہ حکم دیتا ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 13 جنوری 1927ء)

[illegible]

[illegible] سمجھتا ہوں جس طرح کہ عیسائی مذہب' بدھ

Marfat.com

مت اور ہندو دھرم کو بلاشبہ کم و بیش کا فرق ہے۔ لیکن مقصد ان تمام مذاہب کا امن ہے۔ میں قرآن کی اس آیت سے بھی واقف ہوں جو میرے اس بیان کے خلاف پیش کی جائے گی۔ لیکن کیا اسی طرح ویدوں سے بھی اس قسم کے حوالے نہیں دیئے جا سکتے؟..... لیکن ایسے الفاظ کے وہ معنی جو اس زمانہ میں سمجھے جاتے ہیں ان معنی سے مختلف ہیں جو گذشتہ زمانہ میں سمجھے جاتے تھے۔

دیگچی کو یہ حق نہیں کہ کیتلی کو کالا کہے..... یہ صورت (تشدد) قرآنی تعلیم کی وجہ سے نہیں ہے۔ میری رائے میں وہ نتیجہ ہے دنیا کے اس ماحول کا جس میں اسلام پیدا ہوا۔ عیسائیت کے خلاف بھی خونریزی کی شہادتیں بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ کا قصور تھا بلکہ اس لئے کہ وہ ماحول جس میں انہوں نے اپنی تعلیمات پیش کیں ان تعلیمات کے خلاف تھا۔

(ینگ انڈیا۔ 13 جنوری 1927ء)

نجات۔ دل کی پاکیزگی

مجھ سے کہا جاتا ہے کہ میں شدھی میں حصہ لوں۔ مگر میں یہ کس طرح کر سکتا ہوں جب کہ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی جولانی تحریکیں بند کر دی جائیں۔ یہ امر خارج از گمان ہے کوئی شخص نیک بن جائے گا یا نجات حاصل کرے گا اگر وہ کوئی خاص مذہب اختیار کر لے۔ مثلاً ہندو دھرم، عیسائیت یا اسلام۔ نجات کردار کی پاکیزگی اور دل کی پاکیزگی پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے میں ہندوؤں سے کہتا ہوں کہ جو تمہارا جی چاہے کرو لیکن مجھ جیسے کسی شخص سے جو بہت کافی غور و خوض کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچا ہے یہ خواہش نہ کرو کہ وہ کوئی ایسی بات کرے جو وہ نہیں کر سکتا۔

(ینگ انڈیا۔ 3 مارچ 1927ء)

شدھی

میری رائے میں ہندو مذہب اسلام اور عیسائیت میں [illegible]
[illegible] اور [illegible] مذہب کی [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ پر میں کس طرح شدھی کی تحریک میں حصہ لے سکتا ہوں۔

(ینگ انڈیا۔ 3 مارچ 1927ء)

تمام مذاہب سچے ہیں

طویل مطالعہ اور تجربہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ (1) تمام مذاہب سچے ہیں (2) تمام مذاہب میں کچھ نہ کچھ غلطیاں بھی ہیں (3) تمام مذاہب مجھے اتنے ہی عزیز ہیں جتنا کہ خود میرا ہندو دھرم۔ بالکل اسی طرح جس طرح ہر انسان کو تمام انسان اتنے ہی عزیز ہونے چاہئیں جتنے کہ خود اس کے اعزا ہیں تو میں دوسرے مذاہب کا احترام بھی اتنا ہی کرتا ہوں جتنا کہ خود اپنے مذہب کا اس لئے تبدیل مذہب کا تو کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بھائی چارے اور سنگت کا تو مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ ہندو کی بہتر ہندو بننے میں اور مسلمان کی بہتر مسلمان بننے میں اور عیسائی کی بہتر عیسائی بننے میں۔ مدد کرے سرپرستانہ رواداری کا رجحان ایک عالمگیر بھائی چارے کے منافی ہے۔ اگر مجھے یہ گمان ہے کہ میرا مذہب کم و بیش سچا ہے اور دوسرا مذاہب بجائے کم و بیش سچے ہونے کے کم و بیش جھوٹے ہیں تب اگر ان مذاہب کے ساتھ میرا کوئی بھائی چارہ قائم بھی ہو تو وہ اس بھائی چارے سے بالکل مختلف ہوگا۔ جس کی ہمیں عالمی بھائی چارے میں ضرورت ہے۔ دوسروں کے لئے ہمیں یہ دعا نہیں مانگنی چاہئے کہ "اے خدا انہیں بھی وہی روشنی دے جو تو نے ہمیں دی ہے" بلکہ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ "اے خدا انہیں بھی وہی روشنی اور حقیقت کا احساس دے جس کی انہیں ارتقا کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہو" صرف اس بات کی دعا مانگو کہ تمہارے احباب بہتر انسان بنیں خواہ ان کے مذہب کی شکل کچھ بھی ہو"

(سابر متی۔ 1928ء)

خدا کا کوئی شریک نہیں

خدا کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کچھ موجود نہیں۔ اور یہی حقیقت تم

Marfat.com

اسلام کے کلمہ میں دیکھتے ہو جس پر زور دیا گیا ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 31 دسمبر 1931ء)

خدا اور مذہب کی نفی

یقیناً تبدیل مذہب انسان اور صرف اس کے خدا کے درمیان ایک معاملہ ہے خدا ہی اپنی مخلوق کے دلوں کا حال جانتا ہے۔ تبدیل مذہب بغیر دل کی پاکیزگی کے میری رائے میں خدا اور مذہب کی نفی ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 6 جون 1936ء)

ذاتی معاملہ

مذہب بہت ہی زیادہ ذاتی معاملہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ جب ہم اپنے عقائد کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوں تو ایک دوسرے کی بہترین خصوصیات میں حصہ دار بن جائیں اور اس طرح خدا تک پہنچنے کی جو کوشش انسان کرتا ہے اس کی مجموعی طاقت میں اضافہ کریں۔"

(ہریجن۔ 28 نومبر 1936ء)

تمام مذاہب کی مساوات

چونکہ میں دنیا کے تمام مذاہب کی مساوات میں یقین رکھتا ہوں میں کسی شخص کو صرف اس لئے گندہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس نے درخت کی ایک شاخ کو جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا چھوڑ کر اسی درخت کی کسی دوسری شاخ پر اپنا گھونسلہ بنا لیا ہے۔ اگر وہ پھر پہلی شاخ پر واپس آ جائے تو وہ اس قابل ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جائے۔

(ینگ انڈیا۔ 25 ستمبر 1937ء)

وہ روشنی جو خدا نے دی ہے

جن صاحب نے مجھے خط لکھا ہے ان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میں نے نہایت احترام کے ساتھ ان کتابوں کا مطالعہ کیا ہے جن کا وہ ذکر کرتے ہیں بلکہ اسلام

Marfat.com

کے متعلق اور بھی مستند کتابیں پڑھی ہیں۔ میں نے قرآن کو ایک دفعہ سے زیادہ پڑھا ہے۔ "میرا مذہب مجھے اس قابل بناتا ہے کہ میں دنیا کے تمام بڑے مذاہب میں جو کچھ اچھا ہے وہ سب اپنے اندر جذب کر لوں۔" مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ میں ان ہی معنی کو بھی قبول کر لوں جو ان صاحب نے پیغمبر اسلام یا دوسرے پیغمبروں کی تعلیمات کو پہنائے ہیں۔ خدا نے جو محدود عقل مجھے عطا کی ہے اسے دنیا کے پیغمبروں کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے استعمال کرنا میرا فرض ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ حق اور عدم تشدد کی تعلیم اسلام نے دی ہے لہٰذا اب یہ ان کا اور ہر شخص کا کام ہے کہ وہ ان اصولوں کو اپنی روزانہ زندگی میں اس روشنی کی مدد سے جو خدا نے ہم کو دی ہے بر سر کار لائے۔

(ہریجن_ 28 اکتوبر 1939ء)

رواداری

باہم رواداری اور مروت کے ساتھ زندہ رہو اور زندہ رہنے دو۔ یہ زندگی کا قانون ہے یہ سبق میں نے قرآن' انجیل' زنداوستان' اور گیتا سے سیکھا ہے۔

میرا فرض

میرا مذہب مجھے اس قابل بناتا ہے کہ میں دنیا کے تمام بڑے مذاہب میں جو کچھ اچھا ہے وہ سب اپنے اندر جذب کروں۔۔۔ خدا نے جو محدود عقل مجھے عطا کی ہے اس کو دنیا کے پیغمبروں کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے استعمال کرنا میرا فرض ہے۔

(ہریجن_ 28 اکتوبر 1939ء)

سیاست اور مذہب

میری ابھی تک یہ رائے ہے کہ میں سیاست سے مذہب کے جدا ہونے کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔ درحقیقت مذہب کو تو ہمارے ہر فعل پر حاوی ہونا چاہئے۔ لیکن اس صورت میں مذہب کے معنی فرقہ پرستی کے نہیں ہیں۔ اس کے معنی تو دنیا کی ایک

Marfat.com

منظم اخلاقی حکومت پر اعتقاد رکھنے کے ہیں۔ یہ عقیدہ صرف اس لئے غیر حقیقی نہیں ہو سکتا کہ وہ نظر نہیں آیا۔ یہ مذہب تو ہندو دھرم' اسلام اور عیسائیت وغیرہ کی حدود سے بھی آگے نکل جاتا ہے وہ ان مذاہب کو منسوخ تو نہیں کرتا مگر وہ ان سب کو ہم آہنگ کرتا ہے اور ان ہی میں حقانیت پیدا کرتا ہے۔

(ہریجن_ 10 فروری 1940ء)

زہر

مذہب انسان کو خدا سے اور بنی نوع انسان سے وابستہ کرتا ہے۔ کیا اسلام مسلمانوں کو صرف اسلام ہی سے وابستہ کرتا ہے اور ہندوؤں کا دشمن بناتا ہے؟ کیا پیغمبر کا پیام صرف یہ تھا کہ صرف مسلمانوں ہی کے درمیان صلح رہے اور ہندوؤں اور غیر مسلموں سے جنگ ہو؟ جو لوگ یہ زہر مسلمانوں کے دلوں میں گھول رہے ہیں وہ اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ برائی کر رہے ہیں۔

(ہریجن_ 4 مئی 1940ء)

میں جانتا ہوں

بلاشبہ میں اسلام کو الہامی مذاہب میں سے ایک سمجھتا ہوں اس لئے قرآن کو الہامی کتاب سمجھتا ہوں۔ اور محمد کو ایک پیغمبر مانتا ہوں۔ لیکن اسی طرح میں ہندو مذہب' عیسائیت اور یہودیوں کو بھی الہامی مانتا ہوں۔

(ہریجن_ 13 جولائی 1940ء)

قرآن کی روح پر عمل

جہاں تک قرآن شریف کا تعلق ہے جنوبی افریقہ میں میرے مسلمان احباب اور موکل وہ لوگ تھے جنہوں نے مجھے قرآن پڑھنے کی دعوت دی۔ انہوں نے میرے لئے اسلامی لٹریچر مہیا کیا۔ ہندوستان واپس آنے پر جہاز کے [illegible] قرآن کے ترجمے بھیجے۔ بھیجنے والوں میں ایک ڈاکٹر محمد علی اور ایک [illegible]

Marfat.com

خود قرآن کا ترجمہ کیا ہے۔ مرحوم حکیم اجمل خان نے مجھے مولانا شبلی کا ایک ترجمہ دیا تھا۔ کیا اب میں بدل گیا یا زمانہ بدل گیا کہ اب مجھ جیسے غیر مسلم کے لئے قرآن پڑھنا اور اس کے وہ معنی بیان کرنے کی جرات کرنا جو میں نے سمجھے ہیں ایک جرم بن گیا؟ بہت سے منتقی مسلمانوں نے مجھ سے بارہا کہا ہے کہ میں بہت سے مسلمانوں سے بہتر مسلمان ہوں۔ اس لئے کہ میں قرآن کی روح پر عمل کرتا ہوں اور پیغمبر کے متعلق بہت سے دوسرے مسلمانوں سے زیادہ واقفیت رکھتا ہوں میں کس کی شہادت تسلیم کروں۔ ان مسلمان دوستوں کی یا ان ریسرچ اسکالر صاحب کی۔ میں حیران ہوں۔

(ہریجن_ 13 جولائی 1940ء)

غیر مسلم ہونا قرآن پڑھنے میں مانع نہیں ہو سکتا

ریسرچ اسکالر کا یہ خیال صحیح ہے کہ میں قرآن کی عبارتوں میں اپنی عقل کی مطابق معنی پیدا کرتا ہوں یقیناً ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ میں اصل عبارت کا پوری طرح پابند رہوں اور اس کام کو کھلے دل اور نیک نیتی کے ساتھ کروں۔ ریسرچ اسکالر کو معلوم ہونا چاہئے کہ زندگی اور کسی کتاب کی تعبیر صرف اس لئے ضروری نہیں کہ صحیح ہو کہ وہ نسلاً بعد نسلاً ایک ہی صورت میں منتقل ہوتی رہی ہے۔ غلطی محض اس لئے معدوم نہیں ہو جاتی کہ اسے بہت سے اشخاص طویل عرصہ تک متواتر دہراتے رہے ہیں۔ انجیل کی آیات میں آج تک بھی تصحیح ہوتی رہی ہے۔ اور بہت سے نیک عیسائی یہ سمجھتے ہیں کہ مغرب کی عیسائیت مسیح کی بنیادی تعلیمات کی نفی ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ قرآن کو پڑھنے اور اسکے معنی سمجھنے کے لئے ریسرچ اسکالر کی شرائط اور ان کا اپنا مفہوم بالکل غلط ہو۔ میرا غیر مسلم ہونا میرے قرآن پڑھنے اور اس کے معنی سمجھنے میں مانع نہیں ہو سکتا۔ "وہ بڑی بدنصیبی کا دن ہو گا جب مذہبی کتابوں کا پڑھنا اور سمجھنا صرف ایسے لوگوں تک محدود کر دیا جائے جو [illegible] جاتے ہیں۔"

(ہریجن_ 13 جولائی 1940ء)

Marfat.com

یکساں احترام

جب سادھو کیشو ہمارے پاس ٹھہرے ہوئے تھے تو بی بی ریحانہ طیب جی بھی چند روز سیوا گرام میں قیام کرنے کے لئے آئیں۔ یہ تو میں جانتا تھا کہ وہ نہایت خوش عقیدہ مسلمان ہیں لیکن یہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ قرآن شریف سے اس قدر زیادہ واقف ہیں۔ جس وقت گجرات کے اس الماس یعنی طیب جی صاحب نے وفات پائی تو کمرہ کے اندر کی پر اثر خاموشی کو رونے کی کسی آواز نے نہیں توڑا بلکہ وہ فضا بی بی ریحانہ کی پر شوکت قرات سے گونج رہی تھی۔ ایسے لوگ جیسے کہ عباس طیب جی تھے کبھی مر نہیں سکتے۔ اس قومی خدمت کی مثالوں میں جو انہوں نے انجام دی وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ بی بی ریحانہ بہت اچھا گاتی ہیں اور انہیں ہر قسم کے بھجن یاد ہیں۔ وہ ہر روز گایا کرتی تھیں اور قرآن کی حسین آیات بھی سنایا کرتی تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ قرآن کی کچھ آیتیں آشرم کے ایسے لوگوں کو جو سیکھنا چاہیں۔ سکھا دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

..... ریحانہ کچھ روز بعد چلی گئیں لیکن اپنی معطریاد ہمارے پاس چھوڑ گئیں۔ سورۃ فاتحہ اب ہمارے آشرم کی پرارتھنا میں شریک کر لی گئی ہے۔

..... میں یہ نوٹ ایک راسخ العقیدہ ہندو دوست کے جواب میں لکھ رہا ہوں جنہوں نے مجھے بہت نرمی کے ساتھ اس طرح ملامت کی ہے کہ "آپ نے اب آشرم میں کلمہ کو بھی جگہ دے دی ہے' اب ہندو دھرم کا خون کرنے کے لئے آپ کے پاس اور کیا باقی رہا" مجھے یقین ہے کہ میرے اور آشرم کے ہندوؤں کے دھرم کو میرے عمل سے تقویت حاصل ہوئی ہے۔ ہمارے اندر تمام مذاہب کا یکساں احترام ہونا چاہیے۔ بادشاہ خان جب کبھی یہاں آتے ہیں تو ہماری پوجا میں بہت خوشی سے شریک ہوتے ہیں۔ وہ اس لے کو پسند کرتے ہیں جس میں رامائن گائی جاتی ہے اور بہت غور سے گیتا کو سنتے ہیں مگر ایسا کرنے سے ان کا اسلامی عقیدہ تو کم نہیں ہو گیا [illegible] اسی طرح

Marfat.com

احترام کے ساتھ قرآن کی قرات کو کیوں نہ سنوں؟

ونوبا اور پیارے لال نے جیل میں عربی زبان سیکھی اور قرآن پڑھا۔ ان کے ہندو دھرم کو اس مطالعہ سے تقویت حاصل ہوئی۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ ہندو مسلم اتحاد صرف دلوں کے ایسے ہی بے ساختہ ملاپ سے قائم ہو گا' اور کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ رام کے صرف ایک ہی ہزار نام نہیں ہیں۔ اسی کو ہم خدا' رحیم' رزاق اور بہت سے ایسے دوسرے ناموں سے یاد کرتے ہیں جو ایک سچا عقیدہ رکھنے والے کے دل سے نکلا کرتے ہیں۔

(ہریجن۔ 15 فروری 1942ء)

تقسیم اور تخصیص

تم میرے ہم مذہبوں کا ذکر کرتے ہو۔ میں کسی ایسی تقسیم اور تخصیص کو تسلیم نہیں کرتا اس لئے کہ میں تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنا مساوی بھائی سمجھتا ہوں' خواہ وہ مجھ پر اعتماد کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں۔

(ہریجن۔ 3 مئی 1942ء)

مذہب کیا ہے

"تم میری زندگی اور بود و باش کی حالت کو دیکھو' کس طرح میں کھاتا ہوں' بیٹھتا ہوں' بولتا ہوں' عام طور پر دوسروں کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں' ان سب باتوں کا جو کچھ حاصل میرے اندر ہے وہی مذہب ہے۔"

(ہریجن۔ 23 ستمبر 1946ء)

سب کے لئے ایک

اگر میں ڈکٹیٹر ہوتا تو مذہب اور حکومت جدا جدا ہوتے' میں اپنے مذہب پر جان فدا کرتا ہوں میں اس کے لئے مرنے کو تیار ہوں لیکن یہ میرا ذاتی معاملہ ہے حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔ تم میری زندگی اور بود و باش کی حالت کو دیکھو' کس طرح

Marfat.com

میں کھاتا ہوں' بیٹھتا ہوں' بولتا ہوں' عام طور پر دوسروں کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں ان باتوں کا حاصل جمع جو کچھ میرے اندر ہے وہی مذہب ہے۔

(ہریجن_ 22 دسمبر 1946ء)

بغیر کسی مداخلت کے

ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی مداخلت کے اپنا مذہب قائم رکھے۔ سب ایک ہی خدا کی پرستش کرتے ہیں، گو کہ مختلف ناموں کے ساتھ۔ اگر میں اپنے خدا کو اس درخت میں دیکھتا ہوں اور اس کی پرستش کرتا ہوں تو مسلمان کیوں اعتراض کریں۔ کسی شخص کے لئے یہ بھی کتنا نازیبا ہے کہ اس کا خدا دوسرے کے خدا سے افضل ہے۔ خدا سب کے لئے ایک ہے۔

(ہریجن 18 ستمبر 1942ء)

ظاہر سے آزاد

ہمارے جیسے ایک آدمی کی حیثیت سے شری رام چندر جی کو کچھ معلوم نہ تھا کہ انہیں ٹھیک اسی وقت دیس نکالا ملے گا جبکہ وہ گدی پر بیٹھنے والے تھے' لیکن وہ جانتے تھے کہ سچی آزادی ظاہر سے آزاد ہوتی ہے اور اس لئے وہ ترک وطن سے ذرا بھی متاثر نہ تھے۔ اگر ہندوؤں اور سکھوں کو یہ حقیقت معلوم ہوتی تو دیوانگی کی یہ موج ان پر نہ پھیلتی اور وہ امن کی حالت میں رہتے بلالحاظ اس امر کے کہ مسلمانوں نے کیا کیا ہے۔ اگر یہ الفاظ ہندوؤں اور سکھوں کے دلوں میں جگہ پائیں تو مسلمان یقیناً خود بخود ان کی طرف مائل ہوں گے۔

(3 جنوری 1947ء H. D.)

شیطان کی آواز

میں پروا نہ کروں گا اگر کوئی ہندو بطاور [illegible]
اگر وہ اپنی چال وہاں کے طرف سے [illegible]

Marfat.com

وہ تو شیطان کی آواز ہو گی جو اس کے منہ سے نکلے گی۔ جس حد تک میں اسلام کو جانتا ہوں اس نے کبھی زبردستی اور طاقت کے ذریعہ سے ترقی نہیں کی اور نہ اس طرح کر سکتا تھا۔ جو شخص اس طریقہ سے اسلام کی خدمت کرنے کا بہانہ کرتا ہے وہ اس عظیم الشان مذہب کو نقصان پہنچاتا ہے۔

(ہریجن۔ 5 جنوری 1947ء)

ایک ہی تنور درخت کی شاخیں

مذہبی رواداری بلاشبہ میرا عقیدہ رہا ہے مگر اب میں اور آگے بڑھ گیا ہوں اب میں رواداری سے بڑھ کر تمام مذہب کے لئے مساوی احترام کی حد تک پہنچ گیا ہوں تمام مذاہب ایک ہی تنور درخت کی شاخیں ہیں۔ لیکن مجھے صرف مصلحت وقت کے لحاظ سے ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اپنی جگہ نہیں بدلنی چاہئے۔ ایسا کرنے سے میں اس شاخ کو کاٹ دوں گا جس پر بیٹھا ہوا ہوں۔ اسی لئے میں تبدیلی مذہب کو بہت زیادہ محسوس کرتا ہوں الا اس صورت میں کہ اندرونی احساس کی بنا پر تبدیلی مذہب رضا و رغبت کے دباؤ کا نتیجہ ہو۔ تبدیلی مذہب کے ایسے واقعات بڑی تعداد میں نہیں ہو سکتے اور کبھی جان و مال کے خوف یا دنیوی فائدے کے لئے تو ہو ہی نہیں سکتے۔

(ہریجن۔ 12 جنوری 1947ء)

اصلی جوہر

سچی مذہبی تعلیم کا جوہر یہ ہے کہ سب کی خدمت کی جائے اور سب سے دوستی کی جائے میں نے یہ بات ماں کی گود میں سیکھی تھی۔ تمہارا جی چاہے تو مجھے ہندو کہنے سے انکار کر دو۔ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ سوائے اس کے کہ میں اقبال کی مشہور نظم کا ایک مصرعہ پڑھ دوں (مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا)۔ اپنے دوست کا دوست بننا تو آسان کام ہے لیکن ایسے شخص سے دوستی کرنا جو خود کو تمہارا دشمن سمجھتا ہے مذہب کا اصلی جوہر ہے۔ دوسری بات تو محض کاروبار ہے۔

(ہریجن۔ 11 مئی 1947ء)

Marfat.com

مذہب کی بھوسی

سوال : کیا مذہب مر جائے گا؟

جواب : اگر مذہب مر جائے گا تو ہندوستان مر جائے گا۔ آج تو ہندو اور مسلمان صرف مذہب کی بھوسی سے لپٹے ہوئے ہیں۔ وہ دیوانے ہو گئے ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ یہ سب جھاگ ہیں اور اندر کا تمام میلا اوپر آگیا ہے جیسا کہ اس وقت ہوتا ہے جب دو دریا ملتے ہیں ہر چیز اوپر مٹیالی نظر آتی ہے۔ لیکن اندر ہر چیز صاف اور ساکن ہوتی ہے' پھر اوپر کا خس و خاشاک خود ہی سمندر میں بہہ جاتا ہے اور دریا مل جاتے ہیں اور اس کا صاف اور پاک پانی بدستور بہتا رہتا ہے۔

(ہریجن 18 مئی 1947ء)

قرآن کا مطالعہ

سوال : آپ ہندوؤں سے یہ کیوں کہتے ہیں کہ وہ قرآن کا مطالعہ کریں؟

جواب : ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے مذہب کے علاوہ دوسرے مذاہب کا مطالعہ کرے۔ ایسا کرنے سے لوگ اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کو پاک رکھ سکیں اور اس کو نقائص سے پاک کریں۔ علاوہ بریں ہمارے ملک میں عیسائی' مسلمان پارسی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ اگر ہندو ان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ ان کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

(ہریجن۔ 25 مئی 1947ء)

زندہ رہنا پسند نہ کروں گا

کوئی مذہب کسی نارضامند دل کے اندر ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ ایسے ہر شخص کو جو برائے نام سکھ یا ہندو بنا لیا گیا ہے یقین رکھنا چاہئے کہ ایسی تبدیلی مذہب کی تسلیم نہیں کی جائے گی اور ایسے ہر شخص کو جس کا مذہب بدلوا گیا ہے آزادی حاصل ہو گی کہ وہ اپنے اصلی مذہب کا اتباع کرے۔ یہی اصول ان لوگوں پر بھی عائد ہے جنہیں بدلے

Marfat.com

نام مسلمان بنا لیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو گا تو اس کے معنی تینوں مذہبوں کی تباہی کے ہوں گے۔ یہ فرض عوام کا ہے کہ وہ اس بات کا لحاظ کریں کہ تمام اقلیتیں اکثریتوں سے خوفزدہ ہوئے بغیر زندگی بسر کر سکیں۔ اگر یونین کے مسلمان پاکستان جانا چاہتے ہیں تو انھیں ایسا کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ لیکن ایسے مسلمانوں کی پوری حفاظت کی جانی چاہئے جو انڈین یونین میں رہنا چاہتے ہیں۔ میں ہر حال میں زبردستی اور جبر کے استعمال کے خلاف ہوں اس لئے میری خواہش تو یہ ہے کہ تمام شرنارتھی عزت اور سلامتی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو واپس جا سکیں' میں تو موجودہ صورت حال کو قائم و دائم دیکھنے کے لئے زندہ رہنا بھی پسند نہ کروں گا۔

(31 اکتوبر 1947ء_ تقریر)

میں بہتر ہندو بن گیا

یہ کوئی عقل کی بات نہیں کہ پرارتھنا کے کسی جزو پر اس لئے اعتراض کیا جائے کہ وہ قرآن کا جزو ہے۔ بعض مسلمانوں کے نقائص کچھ بھی ہوں (قطع نظر اس امر کے کہ ایسے مسلمانوں کی تعداد کیا ہے) لیکن یہ اعتراض ساری قوم پر تو عائد نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے پیغمبر اور اس پیغمبر کے پیام پر عائد ہو سکتا ہے۔ میں نے پورا قرآن پڑھا ہے۔ مجھے ایسا کرنے سے کچھ حاصل ہی ہوا' میں نے کچھ کھویا نہیں۔ میں تو محسوس کرتا ہوں کہ "دنیا کی روحانی کتابوں کو پڑھ کر میں بہتر ہندو بن گیا۔" میں جانتا ہوں کہ قرآن کے مخالف نقاد بھی موجود ہیں۔ بمبئی سے ایک دوست نے جن کے متعدد مسلمان دوست ہیں میرے سامنے یہ سوال رکھا ہے کہ کافروں کے متعلق پیغمبر اسلام کی تعلیمات کیا ہیں۔ کیا قرآن کے مطابق ہندو کافر نہیں ہیں؟ مگر میں نے اپنے مسلمان دوستوں سے اس بارے میں گفتگو کی' انھوں نے اپنی واقفیت کی بنا پر مجھے جواب دیا اور انھوں نے مجھے یقین دلایا کہ کافر اسے کہتے ہیں جو خدا کے وجود کا قائل نہ ہو۔ لیکن ہندو ایسے نہیں ہیں اس لئے کہ وہ ایک خدا کے وجود پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگر ہم محض معترضین کے کہنے پر چلیں تو ہمیں قرآن اور پیغمبر دونوں کو برا کہنا چاہئے بالکل اسی طرح جس طرح معترضین کی بات پر اعتبار کر کے کرشن کو برا کہا جاتا ہے اس لئے کہ انھیں

Marfat.com

لوگوں نے اس طرح پیش کیا ہے کہ گویا وہ بڑے ہی عیش پسند تھے اور ان کے پاس 1600 گوپیاں تھیں ——

(2 نومبر 1947ء _ تقریر)

ناخدا ترسی

میں اس واقعہ کا ذکر کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ فساد کے دوران میں جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے تقریباً 137 مساجد کم و بیش توڑی گئیں ہیں۔ ان میں سے بعض کو مندر بنا لیا گیا۔ ایک ایسی مسجد کناٹ پیلیس کے پاس ہے جو کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اس پر ایک سہ رنگی جھنڈا اڑ رہا ہے اس میں ایک بت رکھ کر مندر بنایا گیا ہے۔ "میں مساجد کی ایسی تمام بے حرمتی کو ہندو دھرم اور سکھوں کے مذہب پر ایک دھبہ سمجھتا ہوں۔ میری رائے میں یہ عمل بالکل ناخدا ترسی کا عمل ہے۔" یہ بات کہ پاکستان کے مسلمانوں نے بھی اس قسم کی بے حرمتی کی ہے اس دھبہ کو کم کرنے کا سبب نہیں بنایا جا سکتا' ہر ایسے عمل کو میں ایک ایسا کام سمجھتا ہوں جس سے ہندو دھرم' سکھ مذہب اور اسلام (جس کسی مذہب کے پیرو ایسا کریں) برباد ہو گا۔

(ہریجن 30 نومبر 1947ء)

موت ایک شاندار نجات

کوئی شخص اگر پاک صاف ہے' تو اس کے پاس قربان کرنے کی بہترین چیز اپنی جان ہے۔ میں تو یہ دعا کرتا ہوں اور میری آرزو ہے کہ میرے اندر اس قدر پاکی ہو کہ میں یہ کام کر سکوں۔ (اپنی جان دے سکوں) بجائے اس کے کہ میں ہندوستان میں ہندو دھرم' سکھ مذہب اور اسلام کی بربادی کا مجہول تماشائی بنوں۔ (اور کچھ نہ کر سکوں) میرے لئے موت ایک شاندار نجات ہو گی۔

(12 جنوری 1947ء _ تقریر)

ہندو دھرم کی حالت کا یہ طریقہ نہیں

[illegible]

Marfat.com

زخمی ہو کر گر جاؤں اور پھر بھی میں اپنے چہرہ پر مسکراہٹ قائم رکھوں اور میرے دل میں بم پھینکنے والوں کے خلاف بغض پیدا نہ ہو۔ میں نے سنا ہے اس نوجوان نے (جس نے بم پھینکا) بغیر اجازت کے ایک مسجد پر قبضہ کر لیا تھا چونکہ اسے کوئی دوسری جگہ رہنے کے لئے نہیں مل سکی تھی اور اب جب کہ پولیس تمام مسجدوں کو خالی کرا رہی ہے تو اسے یہ بات ناگوار گزری۔ یہ کام غلط تھا اور یہ بات اور بھی غلط تھی کہ اس نے حکام کے حکم کی تعمیل نہیں کی جو اس سے یہ کہتے تھے کہ وہ مسجد کو خالی کر دے۔ جو لوگ اس نوجوان کے پس پشت ہیں ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایسے کاموں سے احتراز کریں۔ ہندو دھرم کی حفاظت کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ ہندو دھرم کو صرف میرے ہی طریقے سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ نوجوان اور اس کی تائید کرنے والے اپنی غلطی کو سمجھیں گے اس لئے کہ اس عمل سے تو ہندو دھرم کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔

(21 جنوری 1948ء _ تقریر)

دلوں میں خدا

مسلمان ایک کثیر التعداد قوم ہیں جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ لوگ جن کا مقصد ساری دنیا سے دوستی کرنا ہے مسلمانوں کے دوست نہ بنیں۔ میں کوئی جوتشی نہیں ہوں لیکن خدا نے مجھے کافی عقل دی ہے تاکہ میں اس بات کو سمجھوں کہ اگر کسی نہ کسی وجہ سے یہ لوگ یونین کے مسلمانوں کے دوست نہ بن سکیں تو تمام دنیا کے مسلمان ان کے خلاف ہو جائیں گے اور وہ ہندوستان کو ہاتھ سے کھو دیں گے۔ تب ہندوستان میں جہاں دونوں ڈومینین شامل ہیں پھر ایک دفعہ غیر ملکیوں کے زیر اقتدار ہوگا۔ ہمیں خوف کو دل سے نکال دینا چاہئے۔ ایسی حالت ہو جائے کہ ہر مسلمان بچہ ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان اپنے کو محفوظ سمجھے۔ اب تک تو ہمارا رخ شیطان کی طرف پھرا ہوا تھا اب میں امید کرتا ہوں کہ وہ خدا کی طرف پھر جائے گا۔ میں کسی دوسرے مقصد کے لئے زندہ رہنا نہیں چاہتا محض

Marfat.com

زبانی باتوں سے کچھ فائدہ نہیں' انہیں اپنے دلوں میں خدا کو جگہ دینی چاہئے۔" خدا ایک ہی ہے خواہ اس کے کتنے ہی نام ہوں اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد ساری دشمنی اور عدم رواداری ختم ہو سکتی ہے۔ ہندوؤں کو ہمیشہ کے لئے طے کر لینا چاہئے کہ وہ جھگڑا نہیں کریں گے۔ میں ہندوؤں اور سکھوں کو مشورہ دوں گا کہ وہ اسی طرح قرآن پڑھیں جس طرح گیتا اور گرنتھ صاحب پڑھتے ہیں۔ مسلمانوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اسی احترام کے ساتھ گیتا اور گرنتھ صاحب پڑھیں جس طرح قرآن پڑھتے ہیں۔ جو کچھ وہ پڑھیں اس کے معنی انہیں سمجھنے چاہئیں اور ان کے اندر ہر مذہب کا مساوی احترام ہونا چاہئے۔ یہی میری زندگی بھر کا عمل اور مقصد رہا ہے۔ میں سناتنی ہندو ہوں باوجود یہ کہ میں اصطلاح عام میں بت پرست نہیں ہوں مگر ان لوگوں سے نفرت نہیں کر سکتا جو بتوں کو پوجتے ہیں' بت پرست خدا کو پتھر کی مورتی میں دیکھتا ہے۔ خدا حاضر و ناظر ہے۔ اگر خدا کو پتھر میں تلاش کرنا غلط ہے تو پھر کسی کتاب میں جس کا نام گیتا ہو یا گرنتھ صاحب ہو یا قرآن ہو اس کو تلاش کرنا صحیح کیونکر ہوا۔ کیا یہ بھی ایک قسم کی بت پرستی نہیں ہے "رواداری اور ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھنے کے بعد ہی وہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے قابل ہوں گے۔"

(ہریجن۔ 25 جنوری 1948ء)

ہندو مسلم

میں شہادت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے بے قرار تو نہیں ہوں لیکن اگر اس کام کے انجام دینے میں جس کو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں اور محبت کے مذہب کا پرچار کرنے میں میرے لئے وہ وقت آجائے تو میں اس کا مستحق ثابت ہوں گا۔

***

اس ہندوستان میں جیسی کہ وہ شکل اختیار کرتا جاتا ہے میرے لئے کوئی جگہ نہیں۔ میں 125 سال زندہ رہنے کی امید سے دست بردار ہو گیا ہوں

47ء

***

میں اس وقت کے دیکھنے کے لئے زندہ رہنا نہیں چاہتا جب ہندوستان کی انسانیت وحشت میں بدل جائے۔

8 جون 1947ء

***

اگر نفرت اور خونریزی کی فضا قائم رہی تو میں زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔

12 [illegible] 47ء

Marfat.com

شرم کی بات

وہ سب جو امن چاہتے ہیں امن کو قائم رکھنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ یہ عظیم المرتبت جزیرہ نما محمد اور اسلام کا مولد ہندو مسلمانوں کے مسئلہ کو حل کرنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے۔

میرے لئے اس امر کا اعتراف کرنا شرم کی بات ہے کہ ہم اپنے گھر میں ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ ہندو بزدلی اور خوف کی وجہ سے مسلمانوں پر بھروسہ نہیں کرتا اور اسی طرح مسلمان اپنی بزدلی اور ذہنی خوف کی وجہ سے ہندوؤں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اپنی تمام تاریخ میں اسلام کا اصول عدیم المثال بہادری اور امن رہا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہو سکتی کہ وہ ہندوؤں سے خوف زدہ ہوں اسی طرح ہندوؤں کے لئے بھی یہ بات قابل فخر نہیں ہو سکتی کہ وہ مسلمانوں سے ڈریں۔ اس حالت میں بھی کہ انہیں تمام دنیا کے مسلمانوں کی مدد حاصل ہو۔ کیا ہم اس قدر گر گئے ہیں کہ ہم اپنی پرچھائیں سے ڈریں؟..... میں چاہتا ہوں کہ تم جو پیغمبر کے وطن کے لوگ ہو ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کے درمیان امن قائم کرنے میں مدد کرو۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ تم کس طریقہ سے ایسا کرو' لیکن اتنی بات میں تمہیں یاد دلاؤں کہ جہاں ارادہ ہوتا ہے وہاں راستے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ملک عرب کے لوگ ایسی حالت پیدا کرنے میں ہماری مدد کریں کہ مسلمان ہندو کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھے اور اس طرح ہندو مسلمان کی۔

"Nations Voice" (P. 100)

امید ایمان پہ ملی

ایک ہندو اور مسلم طور پر گوشت نہ کھانے والے ہندو اور گائے کے ایک ایسے

پرستار کی حیثیت سے جو گائے کا اتنا ہی احترام کرتا ہے جتنا کہ اپنی ماں کا" میرا یہ دعویٰ ہے کہ مسلمانوں کو اگر وہ ایسا چاہتے ہیں تو گائے ذبح کرنے کی پوری آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ آزادی حفظان صحت کے اصولوں سے مشروط ہو اور وہ یہ کام اس طرح کریں کہ ان کے ہندو ہمسایوں کی دل آزاری نہ ہو' فرقہ واری اتحاد کے لئے مسلمانوں کے اس حق کو تسلیم کرنا ضروری ہے اور یہ ہی ایک طریقہ گائے کی حفاظت کرنے کا بھی ہے۔ سنہ 1921ء میں ہزار ہا گائیں خود مسلمانوں کی کوشش سے بچائی گئیں۔ باوجود ان کالے بادلوں کے جو ہمارے سر پر جھوم رہے ہیں میں اس امید سے دست بردار نہیں ہو سکتا کہ یہ بادل چھٹ جائیں گے اور ہمیں اس بدنصیب ملک میں پھر فرقہ واری امن حاصل ہوگا اگر مجھ سے اس بات کا ثبوت مانگا جائے تو میں سوائے اس کے کوئی جواب نہیں دے سکتا کہ میری امید میرے ایمان پر مبنی ہے اور ایمان کسی ثبوت کا مطالبہ نہیں کرتا۔

"To Hindus & Muslims" Edited by Hingorani. P. 476

اہمسا کا امتحان

میں نے جنوبی افریقہ ہی میں اس بات کا کافی احساس کر لیا تھا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان حقیقی اتحاد نہیں ہے اسی لئے میں نے اتحاد کی راہ سے رکاوٹ کو دور کرنے کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ یہ میری فطرت نہ تھی کہ میں کسی کی تعریف و توصیف کرکے یا اپنی عزت نفس کو نقصان پہنچا کر خوش کروں لیکن جنوبی افریقہ کے تجربات نے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ سب سے زیادہ ہندو مسلم اتحاد ہی کے سوال پر میری اہمسا کا امتحان ہوگا اور یہی مسئلہ میری اہمسا کے تجربات کا وسیع ترین میدان ہے۔ یہی یقین مجھے اب بھی ہے۔ اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں میں اس بات کو محسوس کرتا ہوں کہ خدا میرا امتحان لے رہا ہے۔

"Story of my Exeperments" P. 357.

— کہا جاتا ہے کہ ویدک عقائد جینیوں کے عقائد سے مختلف ہیں۔ لیکن ان دونوں

Marfat.com

فرقوں کے لوگ دو مختلف قوموں سے تو تعلق نہیں رکھتے' حقیقت یہ ہے کہ ہم غلام ہو گئے ہیں اس لئے آپس میں لڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی تیسرا فریق ہمارے جھگڑوں کا فیصلہ کیا کرے۔ جس طرح ہندوؤں میں تنگ نظر لوگ ہیں اسی طرح مسلمانوں میں بھی ہیں۔ جس قدر ہم ترقی کریں گے اسی قدر ہم اس بات کو سمجھیں گے کہ ہمیں ان لوگوں سے جھگڑنے کی ضرورت نہیں جن کے مذہب کو ہم قبول نہیں کرتے۔

(ہند سواراج صفحہ 62- 22 نومبر 1908ء)

خوابوں کی دنیا

اگر ہندو یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں صرف ہندو ہی رہیں تو وہ خوابوں کی دنیا میں رہتے ہیں' تمام ہندو' مسلمان' پارسی اور عیسائی جنہوں نے ہندوستان کو اپنا وطن بنایا ہے آپس میں ہم وطن ہیں اور انہیں متحد ہو کر رہنا ہو گا' خواہ اپنے مفادات ہی کے لئے ایسا کرنا پڑے۔ دنیا کے کسی حصہ میں ایک قومیت اور مذہب کی یکسانیت لازم و ملزوم چیز نہیں ہے اور نہ ہندوستان میں کبھی ایسا ہوا ہے۔

(ہند سواراج صفحہ 62- 22 نومبر 1908ء)

قومیت کی روح

ہندوستان صرف اس لئے قومی اتحاد سے محروم نہیں ہو سکتا کہ مختلف عقائد کے لوگ اس ملک میں رہتے ہیں۔۔۔ ملک میں جذب کرنے کی قابلیت ہونی چاہئے۔ ہندوستان ایسا ہی ملک ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں اتنے ہی مختلف عقائد ہیں جس قدر کے باشندے ہیں۔ لیکن جو لوگ قومیت کی روح کو محسوس کرتے ہیں وہ ایک دوسرے کے مذہب میں مداخلت نہیں کیا کرتے۔

(ہند سواراج صفحہ 62- 22 نومبر 1908ء)

Marfat.com

اپنی حماقت پر الزام

اگر دو بھائی صلح کے ساتھ رہنا چاہتے ہوں تو کیا کسی تیسرے فریق کے لئے ممکن ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے جدا کر سکے؟ لیکن اگر وہ فساد کے مشوروں پر کان دھریں تو میں انہیں کم عقل سمجھوں گا۔ اگر انگریز ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر سکیں تو ہم کو انگریزوں پر الزام رکھنے کے بجائے اپنی حماقت پر الزام رکھنا چاہئے۔ ایک مٹی کا برتن پتھر کی پہلی ضرب سے نہیں تو دوسری سے ضرور ٹوٹ جائے گا۔ برتن کو اس خطرہ سے بچانے کی یہ صورت نہیں ہے کہ اسے خطرہ کی جگہ سے ہٹا لیا جائے بلکہ اس کے تحفظ کی صورت ہے کہ اس برتن کو آوے کی آگ میں رکھ کر اتنا سخت بنا لیا جائے کہ وہ ٹوٹ ہی نہ سکے۔ اسی طرح ہمیں اپنے دلوں کو پکا بنانا چاہئے۔ پھر ہم محفوظ ہو جائیں گے۔ یہ کام ہندوؤں کے لئے آسان ہے اس لئے کہ وہ تعداد میں زیادہ ہیں اور زیادہ تعلیم یافتہ ہونے کا بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ مسلمانوں کے ساتھ اپنے خوشگوار تعلقات کو ان حملوں سے بچانے کا بہتر انتظام کر سکتے ہیں۔

(ہند سوراج صفحہ 62- 23 نومبر 1908ء)

دوستی کا امتحان

دوستی کا امتحان وہ امداد ہے جو مصیبت کے وقت دی جائے اور وہ بھی غیر مشروط امداد۔ ایسا تعاون جس کا کوئی معاوضہ ہو ایک تجارتی معاہدہ ہے۔ وہ دوستی نہیں۔ مشروط تعاون ایک ایسا ناقص سیمنٹ ہے جو اپنی جگہ مضبوطی سے چپکتا نہیں۔ اگر ہندو مسلمانوں کے مطالبہ کو قرین انصاف سمجھتے ہیں تو ان کا یہ فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ تعاون کریں۔ اگر مسلمان اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہندوؤں کے احساسات کو ٹھیس نہ لگائیں اور قربانی گاؤ کو بند کر دیں۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں قطع نظر اس امر کے کہ ہندو ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں یا نہیں۔ باوجودیکہ بحیثیت ایک ہندو کے میں گائے کی پرستش میں کسی سے کم نہیں ہوں لیکن [illegible] گائے [illegible] ہندوؤں کے

Marfat.com

تعاون کی ایک شرط اول بنانا نہیں چاہتا۔ ہندوؤں کا غیر مشروط تعاون ہی گائے کی حفاظت کا طریقہ ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 10 دسمبر 1919ء)

مقصد کا اشتراک

اتحاد کن چیزوں پر مشتمل ہے اور کس قدر اس کو ترقی دی جا سکتی ہے؟ اس کا جواب بالکل سادہ ہے۔ اتحاد منحصر ہے ایک مقصد کے اشتراک ایک مشترک منزل اور ایک دوسرے کے رنج میں شریک ہونے پر۔ اس کو بہترین طریقہ سے صرف اسی طرح ترقی دی جا سکتی ہے کہ ہم ایک مشترک منزل تک پہنچنے کے لئے باہم تعاون کریں۔ ایک دوسرے کے رنج میں شریک ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ رواداری برتیں۔

(ینگ انڈیا۔ 25 فروری 1920ء)

ایک ہی ماں۔ ایک ہی خون

ایک نیک کام میں مسلمانوں کی مدد کرنا ہندوستان کی خدمت کرنا ہے اس لئے کہ مسلمان اور ہندو ایک ہی خون سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ایک ہی ماں (بھارت ماتا) کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔

(ینگ انڈیا۔ 28 جولائی 1921ء)

محض پیوند

جو اتحاد ہم چاہتے ہیں وہ محض پیوند لگانا نہیں ہے بلکہ دلوں کا ایسا اتحاد ہے جو اس حقیقت کے اعتراف پر مبنی ہو کہ ہندوستان کے لئے سوراج ایک ناممکن العمل خواب نہیں ہے۔ اگر ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں میں مضبوط اتحاد قائم نہ ہو سکے تو محض عارضی صلح اور سمجھوتہ بیکار ہے اور نہ یہ اتحاد ایک دوسرے کے متعلق اندیشہ ناک رہ کر قائم ہو سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ یہ اتحاد دو مساوی فریقوں کا اشتراک ہو' تاکہ ہر

فریق دوسرے کا احترام کرے۔

(ینگ انڈیا۔ 6 اکتوبر 1920ء)

ہوا میں گھونسا

جب تک دو فریق نہ ہوں جھگڑا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر میں مسلمانوں سے لڑنا نہ چاہوں اور وہ مجھے زبردستی کسی جھگڑے میں کیسے پھانسے گا۔ اسی طرح میں بھی بے اختیار ہو جاؤں گا جب مسلمان مجھ سے جھگڑا کرنے پر آمادہ نہ ہو سکے۔ جو باز و ہوا میں گھونسا مارے گا وہ خود ہی جھٹکا کھائے گا۔ اگر ہر شخص اپنے مذہب کی اصل بنیاد کو سمجھے اور اس پر قائم رہے اور جھوٹے معلموں کو اس بات کی اجازت نہ دے کہ وہ اس کے خیالات خراب کریں تو پھر جھگڑے اور فساد کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

(ہند سواراج صفحہ 62- 22 نومبر 1908ء)

اتحاد کے غلط معنی

ہم اپنے اتحاد کے معنی غلط سمجھیں گے اگر ہم یہ سمجھیں کہ چونکہ ہم گزرے ہوئے زمانہ میں آپس میں لڑتے تھے اس لئے ہم آئندہ بھی لڑتے رہیں گے الایہ کہ کوئی ایسا طاقتور عنصر جیسے کہ انگریز ہیں بزور شمشیر ہمیں ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے روکے رہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اسلام اور ہندو دھرم کی تعلیمات میں کسی ایسے عقیدہ کی کوئی سند موجود نہیں۔

(ینگ انڈیا۔ 6 اکتوبر 1920ء)

خانہ جنگی

ہر حکومت چوروں اور لٹیروں کے معاملہ میں تو عوام کی حفاظت کر سکتی ہے' لیکن جب ایک فرقہ دوسرے کا بائیکاٹ کرتا ہو تو کوئی سواراجی حکومت بھی عوام کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ جب جھگڑے زندگی کا روزمرہ ہو جائیں تو پھر اسے خانہ جنگی کہتے ہیں اور پھر فریقین کو لڑ جھگڑ کر ہی فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔

(ینگ انڈیا [illegible])

Marfat.com

تیسرا فریق

کسی بات سے بھی یہ گمان صحیح ثابت نہیں ہوتا کہ برطانوی حکومت سے پہلے ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے برطانوی مسلک ہی نے ہمارے اختلافات کو بھڑکایا اور وہ بھڑکاتا ہی رہے گا تو قتیکہ ہم اس بات کو تسلیم کرلیں کہ ہمارے لئے باوجود اس مسلک کے متحد ہو جانا ضروری ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 26 فروری 1925ء)

عقل و فہم

اگر برطانوی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ وہی ہمیں ایک دوسرے سے لڑنے میں روک رہی ہے تو جس قدر جلد ہمیں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے وہی ہماری مردانگی، ہمارے مذہب اور ہمارے ملک کے لئے بہتر ہوگا۔ یہ کوئی عجیب بات نہ ہوگی اگر ہم آپس میں لڑ کر عقل و فہم حاصل کرلیں۔

(ینگ انڈیا۔ 11 مئی 1921ء)

پہلے انسان بننا چاہئے

میں حقیقی اتحاد سے مایوس ہو جاؤں گا اگر ہم برطانوی وردیوں کے سایہ میں اور برطانوی عدالتوں کے سامنے جھوٹی شہادتوں سے لڑتے رہیں گے۔ ہمیں اپنی حکومت قائم کرنے سے پہلے انسان بننا چاہئے۔

(ینگ انڈیا۔ 2 اپریل 1925ء)

فیاضانہ طرز فکر

ہندو کے لئے جو چیز غیر ضروری ہے وہ ممکن ہے کہ مسلمان کے لئے ضروری ہو۔ تمام غیر ضروری مسائل میں ہندوؤں کو بغیر کسی دست بردار ہو جانا چاہئے۔ یہ خفیف

Marfat.com

باتوں پر لڑنا ایک مجرمانہ حماقت ہے۔ جو اتحاد ہم چاہتے ہیں وہ اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب کہ ہم ایک دوسر کے ساتھ فیاضانہ طرز فکر اختیار کریں۔

(ینگ انڈیا۔ 11 مئی 1921ء)

بھروسہ کرو

ہم ہندوستان میں ان انگریزوں سے کچھ نہیں کہتے جن کے لئے ہر روز سینکڑوں گائیں کاٹی جاتی ہیں۔ ہمارے راجے بھی اپنے انگریز مہمانوں کے لئے گائے کا گوشت مہیا کرنے میں کوئی تکلف نہیں کرتے۔ لہذا گائے کی حفاظت کا سوال گویا صرف مسلمانوں ہی سے اس کو بچانے تک محدود ہے۔ گائے کی حفاظت کے اس الٹے طریقے کی وجہ سے ہندو مسلمانوں میں بہت کچھ فساد ہو چکا ہے۔ اس فساد کی وجہ سے غالباً" زیادہ تعداد میں گائیں ذبح ہوئیں۔ لیکن اگر صحیح طریقہ پر پروپیگنڈا کیا جاتا تو ایسا نہ ہوتا..... (اگر ہم صحیح طریقہ پر کام کریں) تو مجھے ذرا بھی شبہ نہیں کہ ہمیں مسلمانوں کی تائید حاصل ہو گی۔ اور جب ہم ان کے مذہبی تقاریب میں گائے کشی کو زبردستی روکنے سے احتراز کریں گے تو انہیں گائے کی قربانی پر اصرار کرنے کا کوئی موقع نہ ملے گا۔ ہماری طرف سے اگر زبردستی کی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دو بدو جواب ملے گا اور احساسات زیادہ تلخ ہو جائیں گے۔ ہم مسلمان یا کسی فرقہ کو بھی جبرا" اپنے مذہبی اور دوسرے احساسات کا احترام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ لیکن فی الحقیقت ہم دوسروں کے برادرانہ احساس کو بیدار کر کے ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ ہندوؤں کے لئے میرا یہ مشورہ ہے کہ مسلمانوں کی ان کی مصیبت کے وقت فیاضی اور قربانی کی اسپرٹ میں اپنے نقصان کا لحاظ کئے بغیر پوری پوری امداد کر کے تم گائے کو بچا لو گے۔ اسلام ایک بلند حوصلہ مذہب ہے اس پر اور اس کے متبعین پر بھروسہ کرو۔

(ینگ انڈیا۔ 8 جون 1921ء)

مسلمانوں کی دوستی

ہر ہندو کا یہ ایمان ہونا چاہیے کہ گائے کو صرف مسلمانوں کی دوستی سے بچایا جا سکتا ہے

Marfat.com

ہے۔ ہمیں صاف طور پر تسلیم کرنا چاہئے کہ گائے کی پوری حفاظت مسلمانوں کے نیک ارادوں پر منحصر ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 8 جون 1921ء)

ایک مغلو ایسا بھی ہے

تیسرا فریق۔ ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ ایک مغلو ایسا بھی ہے جو عملاً اس بات کی تدبیر کرتا رہتا ہے کہ ہم ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے جدا رکھے جائیں۔ یہی مغلو یہ بھی کر سکتا ہے کہ بظاہر اس معاملے میں (گئو کشی) ہندوؤں کے جذبات کے ساتھ بہت کچھ ہمدردی ظاہر کرے مگر میں تو سمجھتا ہوں کہ ایسی ہمدردی سے مجھے خبردار رہنا چاہئے اور اس پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔

(ینگ انڈیا۔ 8 جون 1921ء)

کھوکھلی اور سستی چیز

ہندو مسلم اتحاد بہت ہی کھوکھلی اور سستی چیز ہوگا اگر وہ صرف اس بات پر منحصر ہو کہ جیسا ایک کرے گا ویسا ہی دوسرا بھی کرے گا۔ کیا شوہر کی وفاداری بیوی کی وفاداری سے مشروط ہے اور کیا ایک عورت بدچلنی اختیار کر سکتی ہے اگر اس کا شوہر بھی بدچلن ہو؟ ازدواج ایک بہت ہی ادنیٰ چیز ہو جائے گی اگر اس معاہدہ کے فریقین اپنے طرزِ عمل کو صرف ایک دوسرے کا بدلہ قرار دیں۔ اتحاد بھی ازدواج کی طرح مقدس ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 26 جون 1922ء)

دباؤ

جتنا زیادہ دباؤ ہم مسلمانوں پر ڈالیں گے اتنی ہی زیادہ گائیں ذبح ہوں گی۔ ہمیں چاہئے کہ مسلمانوں کو ان کے احساسِ فرض کے حوالہ کر دیں اور اسی طرح ہم گائے کی سب سے بہتر خدمت کریں گے۔

(ینگ انڈیا۔ 28 جولائی 1921ء)

Marfat.com

حقیقی مساوات

ہندو حلقوں میں یہ شکایت اکثر سنی جاتی ہے کہ مسلمان کانگرس میں شریک نہیں ہوتے یا سواراج فنڈ میں چندہ نہیں دیتے۔ قدرتی سوال یہ ہے کہ کیا انہیں ایسا کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ہر ضلع میں ہندوؤں کو خاص طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان ہمسایوں کو ترغیب دیں۔ اس وقت تک حقیقی مساوات ممکن ہی نہیں جب تک کہ ایک فریق دوسرے کو اپنے سے کمتر سمجھتا ہو۔ مساوی درجہ کے لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کی سرپرستی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کو جہاں وہ اقلیت میں ہوں یہ محسوس نہیں ہونا چاہئے کہ وہ تعداد یا تعلیم میں دوسروں سے کم ہیں۔

(ینگ انڈیا- 28 جولائی 1921ء)

خدائی جوہر

ہم نے انتقام لئے بغیر عقیدہ کے لئے مرنے کا خدائی جوہر بھلا دیا ہے۔ اسی طرح ہم نے حفاظت خود اختیاری کے لئے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر قوت استعمال کرنے کا فن بھی بھلا دیا ہے۔ مگر ہندو مسلم اتحاد کچھ بھی نہیں اگر وہ بہادر مردوں اور بہادر عورتوں کے درمیان وجہ اشتراک نہ ہو' ہمیں ہمیشہ ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا چاہئے لیکن آخری صورت میں ہمیں اپنے اوپر اور اپنے خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

(ینگ انڈیا- 29 ستمبر 1921ء)

حقیقت مسلمہ

میں مسلمانوں کی دوستی محبت کے ذریعہ سے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور اگر محبت صرف ایک ہی قوم کے اندر بھی باقی رہے تو ہماری زندگی میں اتحاد ایک حقیقت مسلمہ ہو جائے گا۔

(ینگ انڈیا- 20 اکتوبر 1921ء)

Marfat.com

غیر ملکی تسلط سے کم

ہم ابھی تک صاف طور پر نہیں سمجھتے کہ دونوں قوموں میں دل کھول کر لڑ لینے کا امکان غیر ملکی اقتدار کے تسلط سے کم درجہ کی برائی ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 20 اکتوبر 1921ء)

بزدلی کا دامن

برسوں تک انگریز آپس میں لڑتے رہے قبل اس کے کہ وہ پرامن زندگی شروع کر سکیں۔ فرانسیسی آپس میں اس وحشیانہ طریقہ سے لڑے جس کی مثال زمانہ حال میں نہیں مل سکتی۔ امریکی بھی اس خانہ جنگی میں کچھ کم نہ رہے تب وہ اپنا ایک دستور بنا سکے۔ ہمیں اپنی بزدلی کا دامن اس خوف کی وجہ سے نہ پکڑنا چاہئے کہ آپس میں لڑنے کا اندیشہ موجود ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 20 اکتوبر 1921ء)

تیسرا فریق

میری یہ قطعی رائے ہے کہ کوئی اتحاد ممکن نہیں جب تک تیسرا فریق یہاں موجود ہے۔ اسی نے مصنوعی امتیازات قائم کئے ہیں اور وہی ان کو قائم رکھتا ہے۔ اس کی موجودگی میں ہندو مسلمان دونوں' بلکہ وہ تمام جماعتیں جو بظاہر اس وقت ایک دوسرے سے ٹکرا رہی ہیں اسی کی طرف امداد و تائید کی امید کے ساتھ دیکھیں گی اور انہیں اسی سے تائید حاصل ہوگی۔

(ہریجن۔ 24 مئی 1922ء)

اتحاد کے بغیر

ہندو' مسلمان' سکھ' پارسی اور عیسائی اور دوسرے ہندوستانیوں کے درمیان اتحاد

Marfat.com

کے بغیر سوراج کا نام لینا فضول ہے..... مختلف فرقوں کے درمیان ایک غیر متزلزل اتحاد قائم کرنا ناگزیر ہے تاکہ ہم آزادی حاصل کر سکیں۔

(ینگ انڈیا۔ 14 فروری 1942ء)

کمزوری سے خوف

کمزوری سے خوف پیدا ہوتا ہے اور خوف سے بے اعتمادی۔ ہم دونوں اپنے اندیشوں کو دل سے نکال دیں بلکہ اگر ہم میں سے ایک فریق بھی ایسا کرے گا تو ہمارے جھگڑے بند ہو جائیں گے۔

(ینگ انڈیا۔ 14 فروری 1924ء)

اتحاد محض ایک مصلحت

منقسم رہ کر ہم ہمیشہ ہمیشہ غلام رہیں گے اس لئے اتحاد محض ایک مصلحت نہیں ہو سکتا کہ اسے ترک کر دیا جائے جب مناسب ہو۔ ہم اس اتحاد کو صرف اسی وقت ترک کر سکتے ہیں جب ہم سوراج سے بیزار ہو جائیں۔ ہندو مسلمانوں کا اتحاد ہمارا ایسا عقیدہ ہونا چاہئے جو ہمیشہ ہمیشہ اور ہر حالت میں قائم رہے۔

(ینگ انڈیا۔ 12 مارچ 1922ء)

خار دار مسئلہ

میرے لئے سوراج کا حاصل کرنا اس بات پر منحصر نہیں کہ انگریزی کابینہ کیا سوچتی ہے اور کیا کہتی ہے بلکہ وہ مکمل طور پر منحصر ہے اس خاردار مسئلہ (ہندو مسلم اتحاد) کے پائیدار اور معقول فیصلہ پر۔ بغیر اس کے ہر چیز ہمارے سامنے تاریک ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 3 اپریل 1924ء)

غنڈے

غنڈوں پر الزام رکھنا غلطی ہے۔ وہ بھی شرارت نہیں کرتے جب تک ہم ان کے

Marfat.com

لئے فضا پیدا نہ کریں۔ جو کچھ بمبئی میں ولی عہد کی آمد کے موقع پر سنہ 1921ء میں ہوا تھا وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ ہم۔ تخم ریزی کی اور غنڈوں نے پھل کھائے۔ ہمارے ہی آدمی ان کے پس پشت تھے۔ مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ ملتان' سہارنپور اور دوسرے مقامات پر عزت دار مسلمان (سب نہیں) ان بداعمالیوں کے ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح میں یہ بھی مانتا ہوں کہ کٹارپور اور آرہ میں عزت دار ہندو شرارتوں کے ذمہ دار تھے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ پلول میں ہم نے کچی مسجد کے بجائے پختہ مسجد بنانے کو روکا تو یہ کام غنڈوں کا تو نہیں ہو سکتا۔ اس کا جواب تو عزت دار ہندوؤں سے طلب کرنا ہوگا۔ ہمیں یہ طریقہ قطعاً" ترک کر دینا چاہئے کہ ایسے کاموں کی ذمہ داری سے عزت دار طبقہ کو مبرا سمجھیں۔

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہندو بہت بڑی غلطی کریں گے اگر وہ اپنے تحفظ کے لئے غنڈوں کو منظم کریں' اس طرح وہ کڑھائی سے نکل کر چولہے میں گریں گے۔ بنئے اور برہمن کو غنڈوں کے مقابلہ میں اپنی مدافعت کرنا سیکھنا چاہئے۔ ان غنڈوں کا تو ایک طبقہ ہی جداگانہ ہے خواہ ان کا نام مسلمان ہو یا ہندو.....

(ینگ انڈیا۔ 29 اپریل 1924ء)

گائے کی حفاظت

باوجود اس کے کہ میں گائے کی حفاظت کو ہندو مذہب کا مرکزی عقیدہ سمجھتا ہوں..... میں کبھی نہ سمجھ سکا کہ مسلمانوں کی اس معاملہ میں اس قدر مخالفت کیوں ہے۔ ہم اس گاؤ کشی کا کوئی ذکر نہیں کرتے جو انگریزوں کے لئے ہر روز ہوا کرتی ہے مگر ہمارا غصہ سرخ انگارا ہو جاتا ہے جب کوئی مسلمان گائے کو ذبح کرتا ہے۔ گائے کے نام پر جتنے بلوے ہوئے ہیں ان میں کوششیں ضائع کی گئی ہیں۔ ان فسادوں سے ایک بھی گائے نہیں بچائی جا سکی' برخلاف اس کے ان فسادات سے مسلمانوں کی ضد بڑھے گی اور گاؤکشی زیادہ ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ سنہ 1921ء میں مسلمانوں کی رضامندی اور فیاضانہ کوششوں سے زیادہ گائیں بچائی جا سکیں گی بمقابلہ ان کوششوں کے جو

Marfat.com

ہندوؤں نے گزشتہ 20 سال میں کیں۔ گائے کی حفاظت خود ہماری طرف سے شروع ہونی چاہئے۔ دنیا کے کسی حصہ میں شاید مویشی کے ساتھ اتنا برا برتاؤ نہیں ہوتا جتنا کہ ہندوستان میں ہوتا ہے۔ میں ہندو گاڑی ہانکنے والوں کو نوک سے بیلوں کو گودتے دیکھ کر بعض اوقات رو پڑا ہوں۔ ہمارے مویشی کی نیم فاقہ زدہ حالت ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ گایوں کے گلے قصابوں کی چھری کے تلے اس لئے آتے ہیں کہ ہندو ان کو فروخت کرتے ہیں۔ گائے کی حفاظت کا تنہا باعزت طریقہ یہی ہے کہ مسلمانوں کو دوست بنایا جائے اور ان کے احساس حق پر اس بات کو چھوڑ دیا جائے کہ وہ گائے کی حفاظت کریں۔

(ینگ انڈیا۔ 29 مئی 1924ء)

حب وطن کے خلاف

ہندو ہندوستان میں سوراج چاہتے ہیں نہ کہ ہندو راج۔ اگر ہندو راج بھی ہو اور اس میں غیر ہندوؤں کے ساتھ رواداری شرط ہو تو اس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے جگہ ہو گی..... میں تو ہندو راج کا خواب دیکھنا بھی حب وطن کے خلاف سمجھتا ہوں۔

(ینگ انڈیا۔ 18 ستمبر 1924ء)

مسلمان اچھوت

مولانا حسرت موہانی نے مجھ سے کہا کہ ہندوؤں کی خاطر مسلمانوں کو گائے کی حفاظت کرنا چاہئے اور ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کو اچھوت نہ سمجھیں جیسا کہ بقول ان کے شمالی ہندوستان میں مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس معاملہ میں آپ سے کوئی سودا نہ کروں گا۔ اگر مسلمان سمجھتے ہیں کہ ان کا فرض ہے کہ ہندوؤں کی خاطر گائے کی حفاظت کریں تو وہ ایسا کریں بلالحاظ اس امر کے کہ ہندو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ میری رائے میں تو یہ ایک گناہ ہے کہ اگر ہندو مسلمان کو اچھوت سمجھے۔ اسے ایسا نہیں سمجھنا چاہئے۔ قطع نظر اس امر کے کہ مسلمان

گائے کو مارتا ہے یا اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 18 ستمبر 1924ء)

انسان حیوان

واقعہ یہ ہے کہ جب خون کھولتا ہے' تعصب کا پلہ بھاری ہوتا ہے تو انسان خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا کچھ اور حیوان بن جاتا ہے اور حیوانوں کے کام کرنے لگتا ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 29 مئی 1924ء)

شیشہ کے گھروں میں

جس وقت ان کے شبہات دل سے نکل جائیں تو مسلمان بہادر ہیں اور فیاض ہیں۔ ہندو جو خود شیشہ کے گھروں میں رہتے ہیں کوئی حق نہیں رکھتے کہ وہ اپنے مسلمان ہمسایوں پر پتھر پھینکیں' یہ بھی تو دیکھیں کہ اپنے پست فرقوں کے ساتھ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اور ہم نے کیا کیا ہے۔ اگر کافر ایک ملامتی لفظ ہے تو اس سے کتنا زیادہ ملامتی لفظ چنڈال ہے۔ دنیا کے مذاہب کی تاریخ میں اس طرز عمل کی کوئی مثال نہیں مل سکتی جو ہم نے اپنے پست فرقوں کے ساتھ اختیار کی۔ اور افسوس یہ ہے کہ یہ طرز عمل ابھی تک جاری ہے..... اسلام کی تاریخ میں اگر اخلاقی برائیاں ہیں تو اس کے بہت سے صفحات روشن بھی ہیں۔ اپنی عظمت کے زمانہ میں اسلام غیر فرقہ وارانہ تھا۔ ساری دنیا اس کی تعریف کرتی تھی..... اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے۔ ہندو ذرا اسے پڑھیں تو وہ اس کو پسند کریں گے جس طرح کہ میں پسند کرتا ہوں۔ اگر اب مسلمان سخت اور متعصب ہو گیا ہے تو ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ اس کو ایسا بنانے میں ہمارا حصہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 29 مئی 1924ء)

خوش اخلاق یا خوشامد

پھر مسلمانوں کی طرفداری کا الزام دگنی قوت سے دہرایا جا رہا ہے۔ ہندو کہتے

ہیں کہ میں ہندوؤں کے نقائص بیان کرنے میں مبالغہ کرتا ہوں اور مسلمانوں کے عیوب کو گھٹا کر دکھاتا ہوں۔ ایک طرح تو میں بھی اس الزام کو تسلیم کرتا ہوں۔ اگر صحیح فیصلہ کرنا ہے تو ہمیں حالات کو صحیح زاویہ نظر سے دیکھنا چاہئے۔ عادت نے قدرتی طریقہ کار کو پلٹا دیا ہے۔ ہم خود اپنی غلطیوں کا وزن کم محسوس کرتے ہیں اور اپنے مخالف کے عیبوں کا وزن زیادہ بتاتے ہیں۔ اسی لئے عدم رواداری کا رجحان پیدا ہوتا ہے.... معترضین کو یہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض سمجھ رہے ہیں کہ میں کسی سیاسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کی خوشامد کر رہا ہوں۔ میرے لئے یہ کام ناممکن ہے اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ اتحاد خوشامد اور چاپلوسی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ خوش اخلاقی کو خوشامد نہ سمجھنا چاہئے۔ اور نہ ڈھٹائی کو بے خوفی اور بہادری۔

(ینگ انڈیا۔ 12 جون 1924ء)

بڑے دل کی ضرورت ہے

میں جانتا ہوں کہ بہت سے ہندو ایسا خیال کرتے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ایک ایسی فضا میں جس پر بدگمانی اور جذبات حاوی ہیں غیر جانب داری کو جانب داری ضرور سمجھا جائے گا' ان ہندوؤں کو جو اسلام یا مسلمانوں میں کوئی خوبی بھی دیکھنے سے انکار کرتے ہیں قدرتاً" صدمہ ہوتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ اسلام اور اس کے پیروؤں کی طرف سے کوئی صفائی پیش کی جا رہی ہے مگر مجھ پر تو کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ کسی دن تو میرے ہندو معترضین میرے اندازہ کی صحت کو تسلیم کر لیں گے۔ وہ غالباً" اس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ جب تک ہر فریق ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے نقطہ نظر اور کمزوریوں کو گوارا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اتحاد ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے لئے ایک بڑے دل کی ضرورت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں دوسروں کے ساتھ وہی کرنا چاہئے جو ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کریں۔

(ینگ انڈیا۔ [illegible] اگست 1924ء)

Marfat.com

رواداری

سچے ہندو مسلم اتحاد کا اقتضا یہ ہے کہ مسلمان نہ صرف مصلحتاً نہ صرف ایک پالیسی کی طرح بلکہ اپنے مذہب کے ایک جزو کے طور پر دوسروں کے مذہب سے رواداری برتیں۔ اسی طرح ہندوؤں سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی اسی قسم کی رواداری دوسروں کے مذہب کے ساتھ برتیں گے۔ خواہ وہ مذاہب ہندوؤں کے مذہبی احساس کے لئے کتنے ہی ناگوار کیوں نہ ہوں۔

(ینگ انڈیا۔ 28 اگست 1924ء)

میں فسادات کا ذمہ دار

میں جانتا ہوں کہ بہت سے ہندو یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں ایسے بہت سے واقعات (فسادات) کا ذمہ دار ہوں۔ اس لئے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے ہی بڑی حد تک مسلمان عوام میں بیداری پیدا کی۔ میں اس الزام کو تسلیم کرتا ہوں لیکن میں اپنے کئے پر پشیمان نہیں ہوں۔۔۔۔ مسلمانوں کے ساتھ میرے اتحاد میں یہ شرط مسلمہ ہے کہ وہ میرے بتوں اور میرے مندروں کے روادار ہوں گے۔

(ینگ انڈیا۔ 28 اگست 1924ء)

انتقام کا خیال

ہندوؤں کو چاہئے کہ انتقام کے خیال کو دل سے نکال دیں۔ انتقام کے خیال کا تجربہ آدم کے وقت سے اس وقت تک ہوتا رہا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ یہ طریقہ ہمیشہ ناکام رہا ہے۔ ہم اس کے زہریلے اثر کے تحت بیٹھے کراہتے رہے ہیں۔ سب سے زیادہ خوفناک یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کا انتقام لینے کے لئے مسجدوں کو نہ توڑیں۔ اس طریقہ کا نتیجہ غالباً اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اگر ہزار مندر بھی خاک میں ملا دیئے جائیں تب بھی میں کسی ایک مسجد کو ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ اور اس طرح مذہبی بھائیوں کے نام نہاد

Marfat.com

عقیدہ پر اپنے عقیدہ کی برتری ثابت کروں گا...... ہندو اپنے مذہب کی اور اپنے مندروں کی حفاظت اس طرح نہیں کر سکتے کہ وہ اس کے بدلے میں مسجدوں کو توڑ ڈالیں اور اس طرح اپنے کو اتنا ہی مجنون ثابت کریں جتنے کہ وہ لوگ ہیں جو مندروں کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ ان نامعلوم اشخاص سے جو اس ہنگامہ کے پردہ میں ہیں میں کہتا ہوں کہ "یاد رکھو کہ اسلام تمہارے عمل سے جانچا جا رہا ہے۔"

(ینگ انڈیا۔ 28 اگست 1924ء)

اسلام کی حفاظت لاٹھی سے

میں ان سے (مسلمانوں سے) صرف یہ کہتا ہوں کہ "تم اسلام کی حفاظت لاٹھی یا تلوار سے نہیں کر سکتے۔ لاٹھی کا زمانہ گزر گیا۔ اب ہر مذہب اس کے پیروؤں کی پاک نفسی سے جانچا جائے گا۔ اگر تم اپنے عقائد کی مدافعت کا کام غنڈوں کے سپرد کر دو گے تو اسلام کو سخت نقصان پہنچاؤ گے۔ اس صورت میں اسلام فقراء اور اللہ کے پوجنے والوں کا مذہب نہ رہے گا۔

(ینگ انڈیا۔ 18 ستمبر 1924ء)

اپنے خون سے

میں دونوں قوموں کے درمیان بہترین واسطہ بننا چاہتا ہوں۔ "میری تمنا یہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو دونوں کو اپنے خون سے اس طرح متحد کر دوں جس طرح سیمنٹ دو چیزوں کو ایک دوسرے میں ضم کر دیتا ہے۔" لیکن پہلے اس سے کہ میں ایسا کر سکوں مجھے مسلمانوں پر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ میں ان کا دوست ہوں۔ میرا مذہب مجھے سکھاتا ہے کہ میں سب سے مساوی طور پر محبت کروں۔ ایسا کرنے میں خدا میری مدد کرے۔

(ینگ انڈیا۔ 25 ستمبر 1924ء)

خدا کے منکر

ان ہندو اور مسلمانوں کے لئے جو مجھ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں یہ ایک تنبیہہ ہے کہ اگر انہوں نے سچے دل سے میرے ساتھ محبت کی ہے اور اگر میں ان کی محبت کا مستحق ہوں تو وہ بھی میرے ساتھ اس گناہ کا کفارہ دیں کہ ہم اپنے دلوں میں خدا کے منکر ہو گئے۔ ایک دوسرے کے مذہب کو بدنام کرنا' غیر ذمہ دارانہ بیانات دینے' جھوٹی باتیں زبان پر لانا۔ بے خطا لوگوں کے سر توڑنا۔ مسجدوں اور مندروں کی بے حرمتی کرنا یہ سب خدا کا منکر ہونے کے برابر ہے..... ہم شیطان کی بات پر کان دھرتے ہیں..... میں کسی ہندو یا مسلمان سے یہ نہیں کہتا کہ وہ اپنے مذہب کے ایک ذرہ سے بھی دست بردار ہو جائے' مگر یہ تو سمجھ لے کہ مذہب کیا ہے؟.....

(ینگ انڈیا۔ 25 ستمبر 1924ء)

سودا کئے بغیر

اگر ہندو مذہب اسلام سے یا غیر ہندو مذہبوں سے نفرت کرنے کی تعلیم دیتا ہے تو اس کی قسمت میں تباہی لکھی ہے۔ پس ہر قوم کو دوسری قوم سے سودا کئے بغیر اپنی حالت کو درست کرنا چاہئے۔

(ینگ انڈیا۔ 17 دسمبر 1924ء)

اگر غلام رہنا نہیں چاہتے

آج تو ہندو مسلم اتحاد محض ایک خواب معلوم ہوتا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ دونوں لڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ہر فریق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اپنی حفاظت کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ کسی حد تک ہر فریق صحیح کہتا ہے۔ اگر انہیں لڑنا ہی ہے تو بہادری کے ساتھ لڑنا چاہئے۔ اور پولیس اور عدالتوں کی امداد سے بے نیاز ہو جانا چاہئے..... اگر ہم غلام رہنا چاہتے تو ہمیں برطانوی سنگینوں اور عدالتوں کے غیر یقینی انصاف پر بھروسہ ترک کر دینا چاہئے۔ ان دونوں پر بھروسہ کرنے سے احتراز کرنے کی

Marfat.com

تعلیم سواراج کی تعلیم ہے..... کیا ہم میں اتنی منفی جرات بھی نہ ہو گی کہ ہم انگریزوں کی مدد سے بے نیاز ہو جائیں؟ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ایسا کرنا ممکن ہے اگر ہم آپس میں نہ لڑیں..... ہر حالت میں زخمی سر پر پٹی باندھ کر سیدھا کھڑا رہنا اپنے سر کو بچانے کے لئے پیٹ کے بل سرکنے سے بہتر ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 2 اپریل 1925ء)

عوام ہمیشہ نہیں بہکائے جا سکتے

خوش قسمتی سے ہندو مسلم اتحاد کی آخری تکمیل ہمارے مذہبی اور سیاسی لیڈروں پر منحصر نہیں ہے اس کا انحصار دونوں قوموں کے عوام کی وسیع النظری پر ہے۔ یہ عوام ہمیشہ تو نہیں بہکائے جا سکتے۔

(ینگ انڈیا۔ 29 جنوری 1925ء)

احمقانہ غصہ اور جہل

انصاف اور محض انصاف کی آواز احمقانہ غصہ اور جہل کا مظاہرہ ہے، خواہ وہ مسلمانوں کی طرف سے ہو یا ہندوؤں کی طرف سے، جب تک کہ ہندو یا مسلمان انصاف انصاف پکارتے رہیں گے وہ کبھی متحد نہیں ہو سکتے انصاف اور صرف انصاف کا آخری کلمہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مترادف ہو جاتا ہے۔ انگریز کیوں ایک انچ بھی وہ زمین واپس کرے جو اس نے ملک گیری کے ذریعہ سے حاصل کی ہے۔ اور ہندوستانی جب انہیں قوت حاصل ہو تو ہر وہ چیز انگریزوں کے حلق سے کیوں نہ اگلوا لیں جو انہوں نے ہندوستانیوں کے آباؤاجداد کو لوٹ کر حاصل کی تھی۔ لیکن جب ہم کوئی تصفیہ کریں گے تو ہم اسے نام نہاد انصاف کی ترازو میں نہ تولیں گے بلکہ ہم اپنے حساب کتاب میں تسلیم و رضا کا عنصر داخل کریں گے جسے دوسرے [illegible] محبت اور ہمدردی کہتے ہیں۔ یہی صورت اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بھی ہو گی جب ہم ایک دوسرے کے سروں کو [illegible] گے اور ایک دوسرے [illegible]

چکیں گے اور پھر اپنی حماقت کو محسوس کریں گے اس وقت محض انصاف کی ترازو ہماری نظر سے گر جائے گی اور ہم تسلیم کریں گے کہ دوستی کا قانون انتقام نہیں ہے اور نہ عدالت۔ بلکہ دوستی کا قانون سوائے تسلیم و رضا کے کچھ نہیں۔ ہندو کو گائے ذبح ہوتے دیکھنا گوارا نہ ہوگا اور مسلمانوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہندوؤں کے احساسات کو مجروح کرنے کے لئے گائے کی قربانی قانون اسلام کے خلاف ہے۔ جب خوش قسمتی کا وہ دن آئے گا تو ہم ایک دوسرے کی خوبیوں کا علم حاصل کریں گے۔ ہماری برائیاں ہماری نظر پر حاوی نہ ہوں گی۔ وہ دن بہت دور ہو یا بہت قریب ہو میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے گا۔ بہرحال میں سوائے اس کے اور کسی مقصد کے لئے کام نہیں کر سکتا۔

(ینگ انڈیا۔ 9 جولائی 1925ء)

خدا ہمیں عقل و فہم دے

باوجود یہ کہ ہم دونوں (ہندو۔ مسلمان) ایک ہی مادر وطن کے بچے ہیں' ایک ہی کھانا کھاتے ہیں' لیکن ایک دوسرے کو اب ہم اپنے دلوں میں کوئی جگہ نہیں دیتے۔ ہمیں نہایت عاجزی کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ خدا ہمیں عقل و فہم عطا کرے۔

(ینگ انڈیا۔ 13 جنوری 1927ء)

ہندو مسلم اتحاد ہو کر رہے گا

میرے اندر کوئی چیز مجھے بتاتی ہے کہ ہندو مسلم اتحاد ہو کر رہے گا اور شاید توقع سے زیادہ جلد ہو گا۔ یعنی خدا کسی دن ہم پر ہماری خواہش کے خلاف اس اتحاد کو طاری کر دے گا۔

(ینگ انڈیا۔ 27 جنوری 1927ء)

اپنے قلب سے رجوع کرو

اور وہ کیا چیز ہے جس کے لئے ہم لڑ رہے ہیں' ہندو بت پرست ہوں اور ہم

Marfat.com

غلطی کر رہے ہوں (یہ ممکن ہے) لیکن خدا نے ہر انسان کو غلطی کرنے کا حق دیا ہے۔ پھر جب خدا ہمیں باوجود بت پرست ہونے کے زندہ رہنے کی اجازت دیتا ہے تو مسلمان کیوں ہمارے وجود کو گوارا نہ کریں؟ اور اگر ایک مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے گائے کو ذبح کرنا ضروری ہے تو ہندو اس کو زبردستی کیوں روکنا چاہے؟ کیوں نہ اس کے سامنے دوزانو ہو کر التجا کرے؟ مگر ہم ایسا کوئی عمل اختیار کرنا نہیں چاہتے تو پھر خدا کسی دن ہندوؤں اور مسلمانوں کو وہ ہی کرنے پر مجبور کر دے گا جو ہم آج ازخود نہیں کرتے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو میں التجا کرتا ہوں کہ اپنے قلب سے رجوع کرو اور اس قلب میں رہنے والے خدا سے دعا کرو کہ وہ تمہارے ہاتھوں کو خطا سے روکے اور ثواب کی انجام دہی پر آمادہ کرے۔

(ینگ انڈیا۔ 27 جنوری 1927ء)

دیوانہ گاندھی

میرے لئے مسرت صرف اپنا فرض انجام دینے میں ہے' اور اس یقین میں کہ کسی دن مسلمان ہندوؤں سے متحد ہو جائیں گے۔ اس وقت ہر شخص کہے گا کہ یہ اچھا نتیجہ اس دیوانے گاندھی کی کوششوں کا ہے جو اسی مقصد کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے مر گیا۔

(ینگ انڈیا۔ 3 مارچ 1927ء)

جان دینے کی جرات

میں اب بھی اتحاد پر اتنا ہی ایمان رکھتا ہوں جتنا کہ پہلے رکھتا تھا۔ "اگر یہ اتحاد میرے جان دینے سے حاصل ہو سکتا ہے تو مجھ میں جان دینے کی جرات اور جان دینے کا ارادہ کافی ہے۔"

(ینگ انڈیا۔ 16 جون 1927ء)

مذہب کے نام پر

ہم میں سے بعض خدائے رحیم کی بے حرمتی کر رہے ہیں اور مذہب کے نام پر وحشیانہ حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں- میں جانتا ہوں کہ نہ تو قتل و خوں ریزی اور نہ برادر کشی کسی مذہب کی حفاظت کر سکتی ہے- جو مذہب مذہب کہے جانے کے قابل ہو گا اس کی حفاظت صرف پاکیزگی نفس انکساری اور بے خوفی ہی سے کی جا سکتی ہے..... کوئی سمجھوتہ جو ان شرطوں سے آزاد ہو محض ایک دفع الوقتی ہو گا۔

(ینگ انڈیا- 16 جون 1927ء)

جھگڑالو عناصر

ایک غیرملکی حکومت سے رجوع کرنا کہ وہ ہمارے درمیان تصفیہ کر دے کمزوری کی علامت ہے نہ کہ سوراج کے لئے ہماری قابلیت کی..... اگر ہم نام نہاد لیڈر اپنے جھگڑالو عناصر پر کوئی اثر نہیں رکھتے تو ہمارا سمجھوتہ یقیناً لازماً" غیرحقیقی اور بے کار ہو گا۔

(ینگ انڈیا- 16 جون 1927ء)

ایک ماہر طبیب

کسی کو یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ میں نے اس مسئلہ (ہندو مسلم اتحاد) سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھوئے ہیں- میں تو ایک ماہر طبیب کی طرح جسے اپنی دوا پر بھروسہ ہوتا ہے وقت کا منتظر ہوں- اس کا مجھے پورا یقین ہے کہ میری یہی دوا اس بظاہر ناقابل علاج مرض کے لئے اکسیر ہے اور یہ کہ آخرکار دونوں یا ان میں سے ایک فریق میرے ہی علاج کو قبول کرنے پر مجبور ہو گا۔

(ینگ انڈیا- 11 اکتوبر 1927ء)

بزدلوں کے لئے کوئی جگہ نہیں

اگر دونوں قوموں کے سوچنے سمجھنے والے طبقے اس بزدلی اور حماقت کا اندازہ کر سکیں جو ان جھگڑوں کے پس پشت ہے تو ہم باآسانی یہ جھگڑے ختم کرا سکتے ہیں- اگر دونوں یا ان میں سے کوئی عقل سے کام لے تو یہی راستہ عدم تشدد کا ہو گا- لیکن

Marfat.com

دونوں لڑتے رہیں اور صرف تلخ تجربہ سے عقل سیکھیں تو یہ راستہ تشدد کا ہوگا۔ بہرحال ایسی سماج میں جو آزادی کی لگن رکھتی ہو بزدلوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ سوراج بزدلوں کا حصہ نہیں ہو سکتا۔

(ینگ انڈیا۔ 11 اکتوبر 1928ء)

مستقبل خدا کے ہاتھ میں

میرا یہ عقیدہ کہ ایک دن کسی نہ کسی طرح مسلمانوں اور ہندوؤں کو ایک دوسرے کا دوست بننا ہی پڑے گا اب بھی اتنا ہی مضبوط ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کب اور کس طرح یہ کام ہوگا۔ مستقبل خدا کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اس نے ہمیں ایمان کا جہاز دیا ہے جس سے ہم شبہ کے سمندر کو عبور کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

(ینگ انڈیا۔ 11 اکتوبر 1928ء)

بناوٹی تدبیریں

آزاد ہندوستان فرقہ واری نمائندگی پر گزارا نہیں کر سکتا۔ تاہم اگر کوئی آزاد حکومت اقلیتوں سے زبردستی کرنے پر مبنی نہیں ہو سکتی (اور نہیں ہو سکتی) تو یہ ضروری ہے کہ تمام فرقوں کو رضا مند کیا جائے۔ لیکن اب کانگریس کو ایک مشترکہ قومیت کی روح پیدا کرنی ہے اور ایک ایسے اہم مسئلہ میں جیسا کہ فرقہ واری مسئلہ ہے ضروری ہے کہ دفع الوقتی اور بناوٹی تدبیروں سے احتراز کیا جائے۔

(ینگ انڈیا۔ 9 جنوری 1930ء)

کانگریس اور انصاف

کانگریس تمام ایسے سمجھوتوں سے قطع نظر کرتی ہے جو فرقہ واری بنیاد پر مبنی ہوں۔ لیکن اگر کبھی وہ کسی ایسے سمجھوتہ پر غور کرنے کے لئے مجبور ہو جائے تو صرف ایسے ہی سمجھوتے پر غور کرے گی جس سے تمام فریقین کے لئے نہ صرف انصاف حاصل ہو بلکہ جس پر وہ سب رضامند بھی ہو جائیں۔ [illegible]

Marfat.com

لئے کانگریس آزادی کی کسی ایسی تجویز کو قبول نہیں کر سکتی (جہاں تک فرقہ واری حقوق کا تعلق ہے) جو متعلقہ فریقین کو مطمئن نہ کر سکے۔

(ینگ انڈیا- 20 فروری 1930ء)

اونچا پہاڑ

میں کبھی مسلمانوں کا دشمن نہیں ہو سکتا- خواہ وہ فرداً" فرداً" یا اجتماعی طور پر میرے ساتھ کچھ ہی برتاؤ کریں- بالکل اسی طرح جس طرح میں انگریزوں کا دشمن نہیں ہو سکتا خواہ وہ مظالم کے اس اونچے پہاڑ پر جو انہوں نے بنایا ہے کتنے ہی اور مظالم کا انبار کھڑا نہ کر دیں-

(ینگ انڈیا- 12 مارچ 1930ء)

میری برداشت سے باہر

اور کیا قیامت ہم نے برپا کی ہے- عورتوں کی توہین کی گئی اور بچے مار ڈالے گئے- کوئی ہندو اس خیال سے اپنے دل کو تسکین نہ دے کہ یہ بچے مسلمانوں کے تھے اور کوئی مسلمان اس خیال سے تسکین حاصل نہ کرے کہ جو مارے گئے ہیں وہ ہندوؤں کے بچے تھے- ان دونوں کے (جو ایسا خیال کرتے ہیں) مذہب سے واقف نہیں مگر اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے اپنی عقل گنوا دی ہے- وہ تمام بچے اس سرزمین کے بچے تھے- وہ ہماری مشترکہ مادر وطن کے بچے تھے- ان خونریز کارروائیوں نے مجھے حد درجہ شرمندہ کیا ہے- اور جو کوئی میری آواز سن سکے وہ سن لے کہ میں اعلان کرتا ہوں کہ کسی دن یہ حالات میری برداشت سے باہر ہو جائیں گے۔۔۔ جس وقت میں محسوس کروں گا کہ اب زندگی ناقابل برداشت ہے تو مجھے امید ہے کہ مجھ میں اتنی جرات ہے کہ ان خونریز جھگڑوں کا تماشا دیکھنے کے بجائے میں فاقہ کرکے مرجاؤں۔۔۔ میں مرجانا پسند کروں گا پہلے اس سے کہ یہ دیکھوں کہ جو لوگ اپنے آپ کو کانگریسی کہتے ہیں اور کانگریس کے جھنڈے کی قسم کھاتے ہیں وہ اس جھنڈے کی تعلیمات کی اعلانیہ طور پر خلاف ورزی کر رہے ہیں- اگر میں اس تعداد

Marfat.com

کو بے پرواہی کے ساتھ دیکھتا رہوں تو میں دنیا کو اور خدا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ خدا مجھ سے کہے گا کہ میں جھوٹی' دھوکے اور فریب کی زندگی بسر کرتا رہا۔

(ینگ انڈیا۔ 2 اپریل 1931ء)

دو جداگانہ خانے

میرے دل میں وہی محبت مسلمانوں کے لئے ہے' میرے دل میں مسلمانوں کے درد کا احساس بھی اتنا ہی ہے جتنا کہ ہندوؤں کے درد کا۔ اگر میں اپنے دل کو چیر کر دکھا سکوں تو تمہیں معلوم ہو گا کہ میرے دل میں دو جداگانہ خانے نہیں ہیں کہ ایک ہندوؤں کے لئے مخصوص اور دوسرا مسلمانوں کے لئے' اسی لئے میں اپنی ذمہ داری محسوس کرتا ہوں جب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی مسلمان ہندو پر یا کوئی ہندو کسی مسلمان پر حملہ کر رہا ہے۔ اب تک تو میں نے ان حالات کو برداشت کیا ہے لیکن انسانی تحمل اور برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

(ینگ انڈیا۔ 13 اگست 1931ء)

یہیں پیدا ہوئے اور یہیں مریں گے

اچھا ہو یا برا۔ اب تو دونوں فرقے ہندوستان کے ساتھ وابستہ ہیں وہ ایک دوسرے کے ہمسایہ ہیں اور ایک ہی مادر وطن کی اولاد ہیں۔ وہ یہیں مریں گے اور یہیں پیدا ہوئے تھے۔ اگر وہ اپنی مرضی سے ایک دوسرے کا ساتھ نہ دیں گے تو قدرت انہیں آپس میں پرامن زندگی بسر کرنے پر مجبور کرے گی۔

(ہریجن۔ 29 اکتوبر 1938ء)

اگر میرے دل کو چیر کر دیکھو

اگر تم میرے دل کو چیر کر دیکھو تو تم دیکھو گے کہ اس کے اندر ہندو مسلم اتحاد کی دعا اور تمنا پیہم دن رات اور بغیر کسی وقفہ کے' خواہ میں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں' جاری ہے۔

(ہریجن۔ 17 ستمبر 1938ء)

Marfat.com

مجھے شبہ نہیں

مجھے ذرا بھی شبہ نہیں کہ ایک دن تو ہمارے دل ضرور مل جائیں گے۔ آج جو بات ناممکن معلوم ہوتی ہے اس کو خدا کل ممکن بنا دے گا۔ اسی دن کے لئے میں کام کرتا ہوں، زندہ ہوں اور دست بدعا ہوں۔

(ہریجن_ 17 اکتوبر 1939ء)

ایک قوم

(یہ صاحب) اپنے خط کے آخری پیراگراف میں ایک خطرناک اصول پیش کرتے ہیں۔ ہندوستان کیوں ایک قوم نہیں ہے؟ مثلاً کیا وہ مغلوں کے زمانے میں ایک نہ تھا؟ کیا ہندوستان دو قوموں پر مشتمل ہے؟ اگر ہے تو پھر دو قوموں ہی تک یہ اصول کیوں کر محدود ہو سکتا ہے؟ کیا عیسائی تیسری قوم نہیں ہیں؟ پارسی چوتھی قوم نہیں ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ کیا چین کے مسلمان چینیوں سے جدا ایک قوم ہیں؟ پنجاب کے مسلمان وہاں کے سکھوں اور ہندوؤں سے کیوں کر مختلف ہیں؟ کیا وہ سب پنجابی نہیں ہیں؟ ایک ہی پانی پیتے ہیں، ایک ہی ہوا کھاتے ہیں اور ایک ہی زمین سے اپنی روزی حاصل کرتے ہیں اور کون سی چیز ایسی ہے جو انہیں اپنے مذہب کے اتباع سے روکتی ہو؟ کیا انگلستان کے مسلمان انگلستان کے انگریزوں سے مختلف کوئی قوم ہیں؟

یا پھر یہ بات ہے کہ صرف ہندوستان کے مسلمان ہی ایک الگ قوم ہیں باقی کوئی دوسرا فرقہ علیحدہ نہیں ہے؟ کیا ہندوستان کے دو ٹکڑے کئے جائیں گے، ایک ہندو۔ ایک مسلم؟ اور ان مٹھی بھر مسلمانوں کا کیا حشر ہوتا ہے جو سینکڑوں ایسے گاؤوں میں رہتے ہیں جہاں بالادست اکثریت ہندوؤں کی ہے؟ (تقسیم کا) جو طریقہ خط لکھنے والے صاحب نے پیش کیا ہے وہ تو جنگ و جدل کا طریقہ ہے۔

(ہریجن_ 28 اکتوبر 1939ء)

جداگانہ قومیں

ممکن ہے کہ یہ دعویٰ کہ ہندوستان میں مسلمان ایک جداگانہ قوم ہیں قابل بحث

Marfat.com

ہو۔ لیکن یہ تو میں نے کبھی نہیں سنا کہ دنیا میں اتنی ہی قومیں ہیں جتنے مذہب ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ جب کوئی شخص اپنا مذہب بدلتا ہے تو اس کی قومیت بھی بدل جاتی ہے۔ مجھے خط لکھنے والے صاحب کا تو یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ انگریز' مصری' امریکی' جاپانی وغیرہ جداگانہ قومیں نہیں ہیں۔ لیکن مسلمان' پارسی' سکھ' ہندو' عیسائی' یہودی' بدھ' یہ سب جداگانہ قومیں ہیں' خواہ وہ کہیں پیدا ہوئیں ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ان صاحب نے بہت ہی کمزور دلیل اختیار کی ہے۔

(ہریجن_ 11 نومبر 1939ء)

دو ٹکڑے

ہندوستان کے دو ٹکڑے کرنے کی تجویز سامراج کی ترقی کا باعث ہو گی اس لئے کہ ایسا صرف انگریزوں کی سنگینوں ہی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے یا ایک خوفناک خانہ جنگی کے ذریعہ سے۔

(ہریجن_ 11 نومبر 1939ء)

سب سے بڑا دشمن

میرے پاس خطوط آتے ہیں اور مسلمانوں کے اردو اخباروں کے جو تراشے جمع ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجھے اسلام اور ہندوستان کے مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن سمجھا جاتا ہے۔ ایک زمانہ میں میں ان کا سب سے بڑا دوست کہا جاتا تھا' اس وقت میں نے وہ توصیف گوارا کی تو اب بھی مجھے صبر کرنا چاہئے جبکہ میں دشمن سمجھا جا رہا ہوں۔ حقیقت تو صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ مگر مجھے خود اس بات کا یقین ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یا سوچتا ہوں اس میں میں ان کا دشمن نہیں ہوں۔ وہ میرے خون شریک بھائی ہیں اور ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے خواہ وہ مجھے زیادہ سے زیادہ اپنے سے جدا کر دیں۔

(ہریجن_ [illegible])

Marfat.com

قوم پرست مسلمان

قوم پرست مسلمان کو صرف اس لئے برا کہنا کہ وہ کانگریس سے وابستہ ہیں غلط ہے' اگر وہ لیگ میں شریک ہو جائیں تو شاید وہ اچھے مسلمان بن جائیں گے! مجھے جن صاحب نے خط لکھا ہے انہیں کچھ معلوم نہیں کہ کانگریسی مسلمان اتحاد پیدا کرنے کی کیا کوشش کر رہے ہیں۔ جس وقت یہ اتحاد قائم ہو جائے گا تو مجھے یقین ہے کہ قوم پرست مسلمانوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں سے اپنی خدمت کا صلہ ملے گا۔ میں ان مسلمانوں کے ساتھ بیوفائی نہیں کرسکتا۔ خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کم ہو۔

(ہریجن_ 8 جون 1940ء)

بھائی بھائی

ہم سب اپنے خدا کے روبرو مساوی ہیں۔ ہندو' مسلمان' پارسی' عیسائی ایک ہی خدا کے پجاری ہیں۔ پھر ہم کیوں آپس میں لڑتے ہیں؟

ہم سب بھائی بھائی ہیں حتی کہ قائداعظم بھی میرے بھائی ہیں۔ میں نے جو کچھ ان کے متعلق کہا ہے دل سے کہا ہے۔ کبھی ایک فضول لفظ بھی ان کے متعلق میری زبان سے نہیں نکلا اور میں پھر کہتا ہوں کہ میں انہیں اپنا بنا لینا چاہتا ہوں..... ایک زمانہ تھا جب کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جس کا اعتماد مجھے حاصل نہ ہو لیکن آج میں اس اعتماد سے محروم ہوگیا ہوں اور اکثر اردو اخبار مجھے برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ مجھے اس کا افسوس نہیں بلکہ اس سے تو میرا یہ یقین اور مضبوط ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے تصفیہ کئے بغیر سوراج ممکن نہیں۔۔۔ ان کی طرح میں بھی قرآن پڑھتا ہوں اور میں ان سے کہہ سکتا ہوں کہ قرآن ہندو اور مسلمانوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتا لیکن اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ ان کو [illegible] جب [illegible] بھی ہندو ہوں تو میں اس پر بھی [illegible]

(ہریجن_ 30 مارچ 1940ء)

میری روح بغاوت کرتی ہے

عدم تشدد پر ایمان رکھتے ہوئے میں ہندوستان کی تقسیم کی مخالفت تشدد کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ اگر درحقیقت مسلمان تقسیم چاہتے ہیں' تو میں اس Vivisection پر دل سے تو کبھی رضامند نہیں ہو سکتا۔ میں اس کو روکنے کے لئے عدم تشدد کا ہر طریقہ اختیار کروں گا اس لئے کہ تقسیم کے یہ معنی ہیں کہ لاتعداد ہندوؤں اور مسلمانوں کی وہ محنت ضائع جائے جو انہوں نے ایک قوم بن کر رہنے کی کی ہے۔ میری تمام روح اس خیال کے مقابلہ مین بغاوت کرتی ہے کہ ہندو دھرم اور اسلام دو مخالف تہذیبوں اور عقیدوں کا نام ہے۔ اس لئے کہ میرا یقین تو یہ ہے کہ قرآن اور گیتا کا خدا دونوں ایک ہیں اور ہم سب خواہ ہمارے نام کچھ ہی ہوں ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔ میں یقیناً اس خیال کے خلاف بغاوت کروں گا کہ کروڑوں ہندوستانی جو کل تک ہندو تھے اپنا مذہب بدلنے کی وجہ سے اپنی قومیت بھی بدل سکتے ہیں۔

(ہریجن۔ 13 اپریل 1940ء)

دلوں میں زہر

مذہب انسان کو خدا سے وابستہ کرتا ہے۔ کیا اسلام مسلمانوں کو صرف مسلمانوں ہی سے وابستہ کرتا ہے اور ہندو کا دشمن بناتا ہے؟ کیا پیغمبر کی تعلیم یہ تھی کہ مسلمانوں کے لئے اور ان کے درمیان تو امن اور صلح ہو مگر غیر مسلموں سے جنگ...... جو لوگ مسلمانوں کے دلوں میں زہر پہنچا رہے ہیں وہ اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔

(ہریجن۔ 4 مئی 1940ء)

دلوں کی جدائی

جداگانہ طریقہ انتخاب کا نتیجہ دلوں کی جدائی ہوا ہے۔ اس طریقہ میں باہمی بے اعتمادی اور مفادات کا تضاد تو سب سے پہلے فرض کر لیا جاتا ہے۔ اس طریقہ نے اختلافات کو دائمی بنانے اور بے اعتمادی کو بڑھانے میں مدد کی ہے۔

(ہریجن۔ 25 جنوری 1942ء)

فرقہ واری سمجھوتے

آزادی پارلیمانی کوششوں سے حاصل نہیں ہو گی۔ لہٰذا فرقہ واری سمجھوتے اگر ہو سکیں تو ایک حد تک اچھے ہیں۔ لیکن وہ محض بے قیمت ہیں اگر ان کی بنیاد دلوں کا اتحاد نہ ہو۔ بغیر اس کے ملک میں امن نہیں ہو سکتا.... پاکستان قائم کر کے بھی امن نہیں ہو سکتا اگر دلوں کا اتحاد نہ ہو۔

(ہریجن۔ 25 جنوری 1942ء)

علی گڑھ اور بنارس

کیا آپ (طلباء) اپنی یونیورسٹی (بنارس یونیورسٹی) میں علی گڑھ کے طالب علموں کو شریک ہونے کی ترغیب دے سکتے ہیں؟ کیا تم اپنے سے علی گڑھ کے طلباء کو مانوس کر سکتے ہو؟ میرے خیال میں یہ تمہارا خاص کام ہونا چاہئے۔ تمہاری یونیورسٹی کو یہ خاص خدمت انجام دینی چاہئے.... کتنا ہی روپیہ تمہیں مل جائے مگر وہ معجزہ اس سے حاصل نہیں ہو سکتا جو میں چاہتا ہوں۔ یعنی ہندو مسلمانوں کے دلوں کا اتحاد۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم خود مسلمانوں کو یہاں آنے کی دعوت دو اگر وہ اس دعوت کو رد کر دیں تو اس سے آزردہ نہ ہو۔ تم ایک بہت عظیم الشان تہذیب کے نمائندے ہو جو بقول لوکامنیہ تلک دس ہزار سال قدیم ہے۔ اور بعض کے قول کے مطابق اس سے بھی زیادہ' اس تہذیب کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دنیا کو اپنا دوست بنائے' نام نہاد دشمنوں کو بھی اپنا دوست بنائے۔ ہماری تہذیب نے دریائے گنگا کی طرح بہت سے چشموں کو باہر سے اپنے اندر شامل کیا ہے اور میری دعا ہے کہ ہندو یونیورسٹی بھی جو ہندو تہذیب اور ہندو کلچر کی نمائندگی کرنے کی کوشش کر رہی ہے دوسری تہذیبوں کے بہترین عناصر کو دعوت دے اور اپنے میں شامل کرے اور فرقہ واری اتحاد اور ہم آہنگی کا نمونہ بن جائے۔

(ہریجن۔ یکم فروری 1942ء)

Marfat.com

انگریز ہٹ جائے

اس کی ضرورت نہیں کہ مجھے میرے اس بیان پر ملامت کی جائے۔ یعنی یہ جو میں نے کہا ہے کہ بغیر اتحاد کے آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں اس کا ایک لفظ بھی واپس نہیں لیتا۔ وہ کھلی ہوئی حقیقت ہے اسی پر غور کرکے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انگریزی طاقت سے کہا جائے کہ وہ ہٹ جائے۔ اس کے ہٹ جانے سے لازماً" آزادی پیدا نہیں ہوی۔ اس سہولت میں یا تو اتحاد پیدا ہو سکے گا یا افراط و تفریط..... نیز یہ اندیشہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی تیسری قوت اس کی جگہ حاصل کرے۔

(ہریجن۔ 22 مئی 1942ء)

تقسیم ایک گناہ

میں ہندوستان کی تقسیم کو ایک گناہ سمجھتا ہوں۔ میں نے تو اپنے بیان میں صرف یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر میرا ہمسایہ گناہ کا ارتکاب کرنا چاہے تو میں اسے ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا' لیکن شری راج گوپال اچاری یہ گوارا کرتے ہیں کہ اگر ان کا ہمسایہ گناہ کرے تو وہ اسے گوارا کر لیں۔ میں کسی ایسے جرم میں شریک نہیں ہو سکتا۔

(ہریجن۔ 24 مئی 1942ء)

پاکستان

آزادی کے لئے ایک عوامی تحریک کا آپ کیوں کر تصور کر سکتے ہیں جب تک کہ مسلمانوں سے معاملہ طے نہ کر لیں۔ یہ ایک مسلم نامہ نگار کا سوال ہے جن کے خطوط سے میرے فائل بھرے پڑے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ میں بھی ایسا ہی خیال کرتا تھا۔ لیکن اس وقت تو میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ مسلمانوں کے خیالات تک میری رسائی نہیں میں لیگ کے اخباروں کو پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہ ایک حد تک مجھے مسلمانوں کے خیالات سے واقف کرتے ہیں۔ ان کی رائے میں میں بالکل [illegible] ہوں۔ میری خلافت کے زمانہ کی خدمات بھی ان کی نظر میں بے حقیقت ہیں۔ مگر میں اسی طرح سمجھتا ہوں کہ یہ ایک گزر جانے والی صورت حال ہے [illegible]

Marfat.com

کبھی کوئی برائی مسلمانوں کے مفاد کے ساتھ یا کسی مسلمان کے ساتھ نہیں کی۔ خدا کا شکر ہے کہ آج بھی متعدد مسلمانوں کے متعلق میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ وہ میرے دوست ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کس طرح اس بے اعتمادی کو رفع کروں۔ میرے نکتہ چین کہتے ہیں کہ "ہمیں پاکستان دو" میں کہتا ہوں کہ پاکستان دینا میرے اختیار میں کب ہے۔ اگر میں اس مطالبہ کو حق بجانب سمجھتا تو اس کے لئے لیگ کے پہلو بہ پہلو کام کرتا۔ مگر میں ایسا تو نہیں سمجھتا' میں چاہتا ہوں کہ کوئی مجھے یقین دلا سکے کہ یہ مطالبہ حق بجانب ہے۔ کسی شخص نے بھی اس مطالبہ کے مضمرات مجھے نہیں بتائے ہیں پاکستان کے مخالف اخباروں میں جو مضمرات بتائے جاتے ہیں وہ تو بہت ہی خوفناک ہیں۔ لیکن میں مخالفوں کے اعتراضوں کو بھی صحیح تسلیم نہیں کر سکتا یہ بات تو مطالبہ کی حمایت کرنے والے ہی جان سکتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور ان کا مطلب کیا ہے۔ بلاشبہ پاکستان کے حامی چاہتے ہیں کہ دوسروں کی رائے کو بدل دیں اور یہ نہیں چاہتے کہ زبردستی کریں۔ لیکن کیا ایسی کوئی کوشش کی گئی ہے کہ مخالفوں کو دوستانہ طریقہ سے پاکستان کی حقیقت سمجھائی گئی ہو یا ان کی رائے کو بدلنے کی کوشش کی گئی ہو؟ مجھے یقین ہے کہ نہ صرف میں بلکہ کانگریس بھی آمادہ ہے کہ اس طرح اس کی رائے بدلنے کی کوشش کی جائے۔۔۔۔ انگریزوں سے سوائے اس کے اور کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں کہ ان کی حکومت ختم ہو جائے۔ اور وہ ہندوستان سے دست بردار ہو جائیں۔۔۔۔ (ایسا ہو جائے تو) لیگ اور کانگریس جو دو بڑی منظم جماعتیں ہیں آپس میں سمجھوتہ کرکے ایک ایسی عارضی حکومت قائم کر سکتی ہیں جسے سب قبول کرلیں اور اس کے بعد منتخبہ مجلس دستور ساز بلائی جا سکتی ہے۔۔۔۔ (میری موجودہ) تحریک کا واحد مقصد تو یہ ہے کہ انگریزی اقتدار ختم ہو جائے۔۔۔۔ پھر کیوں وہ مسلمان بھی جو پاکستان چاہتے ہیں آزادی کی تحریک میں شریک نہ ہوں اور اس جدوجہد میں حصہ نہ لیں۔ البتہ اگر وہ انگریزوں کی مدد سے اور ان کی سرپرستی میں پاکستان حاصل کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں تو پھر یہ بات دوسری ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارا کوئی مقام نہیں۔

(ہریجن 12 جولائی 1942ء)

Marfat.com

مسلمانوں کی گالیاں

مجھے مسلمانوں کی صداقت پر پورا بھروسہ ہے۔ میں انہیں کبھی برا نہ کہوں گا خواہ وہ مجھے مار ہی ڈالیں۔ انہیں پورا حق حاصل ہے کہ میرے متعلق جو رائے چاہیں قائم کریں۔ مگر میں تو اب بھی وہی پچھلے زمانہ کا آدمی ہوں۔ ممکن ہے کہ عارضی جوش کی حالت میں وہ مجھے برا بھلا کہیں۔ مگر اسلام ملامت کرنا نہیں سکھاتا' اگر ہندوستان کے مسلمان محترم پیغمبر کے سچے ماننے والے ہیں تو انہیں پیغمبر کی تعلیمات پر صحیح طور سے عمل کرنا چاہئے۔ میرے لئے تو مسلمانوں کی گالیاں گولیوں سے بدتر ہیں لیکن پھر بھی میں ان کا سواگت کرنے کو تیار ہوں۔

(اخباری اعلان۔ 8 اگست 1942ء)

بنی آدم کا خادم

مجھے اسلام یا مسلمانوں کا دشمن نہ سمجھو۔ میں ہمیشہ تمہارا اور بنی آدم کا خادم اور دوست رہا ہوں۔

(ہریجن۔ 30 جولائی 1944ء)

خدا میرا امتحان لے رہا ہے

میں نے جنوبی افریقہ ہی میں اس بات کا کافی احساس کر لیا تھا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان حقیقی اتحاد نہیں ہے۔ اسی لئے میں نے اتحاد کی راہ سے ہر رکاوٹ کو دور کرنے کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ یہ میری فطرت نہ تھی کہ میں کسی کی تعریف و توصیف کرکے یا اپنی عزت نفس کو نقصان پہنچا کر خوش کروں۔ لیکن جنوبی افریقہ کے تجربات نے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ سب سے زیادہ ہندو مسلم اتحاد ہی کے سوال پر میرے اہنسا کا سخت امتحان ہوگا اور یہی مسئلہ میری اہنسا کے تجربات کا وسیع ترین میدان ہے یہی یقین مجھے اب بھی ہے۔ اپنی زندگی کے ہر لحظہ میں اس بات کو محسوس کرتا ہوں کہ خدا میرا امتحان لے رہا ہے۔

(Story of my Experiments with truth 1945, P. 357)

کس بات کی خوشی

آج 26 جنوری کا دن یوم آزادی ہے۔ یہ تقریب اس وقت تک تو موزوں تھی جب ہم آزادی کے لئے جنگ کر رہے تھے، مگر ہم نے اس آزادی کو برتا نہ تھا اب ہم نے اس آزادی کو برت لیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ہم مایوس ہوئے ہیں۔ کم از کم میں تو مایوس ہوا ہوں، خواہ آپ ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں! ہم آج کس بات کی خوشی منا رہے ہیں؟ ایسا تو ہرگز نہیں ہے کہ ہم اپنی مایوسی کی خوشی منا رہے ہوں۔ البتہ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اس توقع کی خوشی منائیں کہ بدترین حالات ختم ہو چکے ہیں اور ہم اس راستے پر پڑے ہیں جدھر ہم کمترین دیہاتی کو بھی یہ بتا سکیں گے کہ اس آزادی کے معنی غلامی سے اس کی آزادی ہے اور اب وہ ایسا پیدائشی غلام نہیں ہے جو صرف ہندوستان کے شہروں کی خدمت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہو..... (اور یہ بھی ہم اس کو بتا سکیں گے کہ) اس آزادی کے معنی تمام طبقات اور فرقوں کی مساوات کے ہیں اور ہرگز یہ معنی نہیں کہ کسی اکثریتی فرقہ کو کسی اقلیت پر، خواہ وہ تعداد میں کتنی ہی کمتر اور اثر میں کمزور ہو، بالادستی اور تفوق حاصل ہو..... اپنے دلوں سے اس امید کو دور نہ ہونے دو، ایسی صورت میں دل آزردہ ہو جاتا ہے..... میں حیران ہو کر سوچا کرتا ہوں کہ کیا ہم اقتداری سیاست (Power Politics) کے بخار سے بھی آزاد رہیں گے جو مشرق و مغرب میں تمام سیاسی دنیا کو لاحق ہوتا ہے۔؟

(26 جنوری 1946ء)

یوم ماتم

آج مسلمان ہندوؤں کو بیگانگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ غلط یا صحیح لیگ یقین کرتی ہے کہ ہندوؤں نے اس کو نظر انداز کیا یا دھوکہ دیا اور اس لئے وہ غصہ میں ہے۔ اس دن کو مسلمان "یوم ماتم" قرار دیتے ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا کرنے کی وجہ سے ہمیشہ عملاً دو رہیں۔ معقول شخص اپنے بھائی کے غصہ کا جواب غصہ سے نہیں دے سکتا۔ لہذا بلاشبہ یہ ہے کہ ہندو "یوم ماتم" میں شریک نہیں ہو سکتے لیکن یہ ان کا فرض

Marfat.com

ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں سے قریب آنے کی کوشش کریں اور ان کو خوشیاں منا کر اشتعال نہ دلائیں..... اس موقع پر اپنے اندرون پر روشنی ڈالیں اور معلوم کریں کہ کیا واقعی انہوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کوئی ناانصافی کی ہے؟ اگر ایسا ہوا ہے تو وہ صاف طور پر اس کا اعتراف کریں اور اس کی اصلاح کریں..... وزراء کا دوسرا کام یہ ہے کہ فرقہ واری اتحاد کو جلد سے جلد حاصل کریں۔ یہ کام کسی سرکاری اعلان کے جاری کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ "وزراء کو اس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کرنی ہو گی اور ضرورت ہو تو اس کے لئے مرنا ہوگا۔" اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں اعلان کرتا کہ آئندہ سے اندرونی امن قائم کرنے کے لئے فوج استعمال نہیں کی جائے گی۔ ذاتی طور پر تو اس غرض کے لئے میں پولیس کو بھی استعمال کرنا پسند نہ کرتا۔

"یوم ماتم"
(ہریجن 8 ستمبر 1946ء)

اپنی طرف کھینچنا ہے

لیڈروں کا فرض کیا ہے؟ نئے وزیروں کا کیا فرض ہے؟ ان کو ہمیشہ فرقہ واری ہم آہنگی تلاش کرنی ہے' لیکن کبھی دھمکیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اسی کی خاطر (صرف اس لئے کہ وہ اچھی اور ضروری چیز ہے)۔ میں مسلمان اور ہر غیر ہندو کو اپنا خون شریک بھائی سمجھتا ہوں اس لئے نہیں کہ اس کو یہ کہہ کر خوش کروں بلکہ اس لئے کہ وہ بھی اسی مادر وطن کے بطن سے پیدا ہوا ہے جس سے میں پیدا ہوا ہوں۔ اس سے میرا یہ رشتہ صرف اس لئے نہیں ٹوٹ سکتا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے یا مجھ سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرتا ہے۔ مجھے تو اس کو اپنی طرف کھینچنا ہے خواہ وہ کتنا ہی مجھ سے کھنچے۔

"کلکتہ کے فسادات۔ تریاق"
(ہریجن 8 ستمبر 1946ء)

Marfat.com

صدا بصحرا

مجھے اپنی شکست کا اعتراف کرنا چاہئے۔ میں جانتا ہوں کہ آج میری صدا بصحرا ہے۔ پھر بھی میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میرا ہی بتایا ہوا حل صحیح ہے۔ میں کبھی اس رائے کی تائید نہیں کر سکتا کہ چونکہ کسی فرقہ کے بعض لوگوں نے وحشیانہ افعال کئے ہیں اس لئے پورے فرقہ کو یک قلم قابل ملامت قرار دیا جائے اور برادری سے خارج کر دیا جائے۔

مسلم لیگ ہندوؤں کو گالیاں دے اور اعلان کرے کہ ہندوستان دارالحرب ہے جہاں جہاد کا قانون نافذ ہونا چاہئے اور یہ کہ تمام مسلمان جو کانگریس کے ساتھ کام کرتے ہیں Quisling ہیں جو فنا کر دینے کے لائق ہیں لیکن باوجود اس بے ہنگم چیخ پکار کے ہمیں اس امید سے دست بردار نہ ہونا چاہئے کہ ہم کسی دن مسلمانوں کو اپنا دوست بنا لیں گے اور انہیں اپنی محبت کا قیدی بنا کر رکھیں گے.....

(ہریجن_ 16 اکتوبر 1946ء)

تمسخر انگیز

آج کوئی اجنبی جو ہندوستان کی ریل گاڑیوں میں سفر کر رہا ہو حیران ہو جائے گا جب وہ پہلی دفعہ ریلوے اسٹیشنوں پر پانی اور دوسری اشیاء کے متعلق ہندو یا مسلم ہونے کی یہ تمسخر انگیز آواز سنے گا۔ "یہی غنیمت ہے کہ ہم ایک ہی ہوا میں سانس لینا اور ایک ہی دھرتی ماتا پر قدم رکھنا گوارا کر لیتے ہیں!"

"ہندو پانی اور مسلم پانی"
(ہریجن_ 20 اکتوبر 1946ء)

کانگریس کی قبر

ایک فریق کا برا کام فریق مقابل کے لئے برے کام کی سند نہیں ہو سکتا..... مجھے اندیشہ ہے کہ اگر بہار میں یہ قتل جاری رہے تو ہندوستان کے تمام ہندو دنیا بھر میں قتل

ملامت قرار پائیں گے۔ ممکن ہے کہ بہاری ہندوؤں کی بداعمالیاں قائداعظم جناح کے اس طعنے کو حق بجانب ثابت کر دیں کہ کانگریس ایک ہندو ادارہ ہے باوجود یہ کہ وہ شیخی مارتا ہے کہ اس کے اندر سکھ' مسلمان' عیسائی' پارسی اور دوسرے لوگ بھی شریک ہیں..... بہار کو' جس نے کانگریس کے وقار کو اس قدر ترقی دی ہے' کانگریس کی قبر نہ کھودنی چاہیے۔

(ہریجن۔ 10 نومبر 1946ء)

کوئی اثر نہیں!

کانگریس عوام کی جماعت ہے۔ مسلم لیگ ہمارے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی جماعت ہے۔ اگر کانگریس جہاں بھی برسراقتدار ہے وہاں مسلمانون کی حفاظت نہیں کر سکتی تو پھر کانگریسی وزیراعظم کا کیا فائدہ ہے؟ اسی طرح لیگی صوبہ میں اگر لیگ کا وزیراعظم ہندوؤں کی حفاظت نہیں کر سکتا تو پھر لیگی وزیراعظم کے وجود کا نتیجہ کیا؟ اگر ان دونوں میں سے کوئی مسلم یا ہندو اقلیت کی حفاظت کرنے کے لئے اپنے اپنے صوبہ میں فوج کی مدد لیتا ہے تو اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی بحرانی حالت میں اپنے صوبہ کی عام آبادی پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔ اگر یہ حالت ہے تو اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ ہم دونوں انگریزوں کو دعوت دے رہے ہیں کہ وہ اپنا شاہی اقتدار ہندوستان پر قائم رکھیں' یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر ہم دونوں کو بہت کچھ غور کرنا چاہیے..... "ہم ہمیشہ غنڈوں پر الزام رکھ دیا کرتے ہیں لیکن ہم ہی تو ہیں جو غنڈوں کے پیدا ہونے کا اور ان کی ہمت افزائی کا سبب ہیں۔" اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ جو کچھ خرابی ہوتی ہے وہ غنڈوں کا کام ہوتا ہے.....

"فساد بہار"

(ہریجن۔ 17 نومبر 1946ء)

پروا نہیں!

وہ آزادی چاہتے تھے' وہ اپنا سب کچھ کانگریس پر قربان کر دینے کے لئے آمادہ

تھے۔۔۔۔ کیا وہ اب اس سب کو برباد کر دینا چاہتے ہیں جو کانگریس نے گزشتہ 60 برس میں کیا ہے؟ میں کہہ چکا ہوں کہ اگر تم اتنے بہادر نہیں ہو کہ عدم تشدد کی راہ پر چل سکو تو تم ضرب کا جواب ضرب سے دے سکتے ہو۔ لیکن تشدد کے لئے بھی ایک اخلاقی قانون ہے اس کے بغیر "تشدد کے شعلے ان ہی کو بھسم کر دیں گے جو ان شعلوں کو بھڑکاتے ہیں۔" مجھے پروا نہیں اگر وہ سب جل کر خاکستر ہو جائیں۔ مگر میں ہندوستان کی آزادی کی بربادی گوارا نہیں کر سکتا۔

"فسادِ بہار"

(ہریجن۔ 17 نومبر 1946ء)

اندر کی آواز

بہار کی خبروں نے مجھے ہلا دیا ہے۔ مجھے اپنا فرض صاف معلوم ہو رہا ہے۔ بہار سے میرا رشتہ بہت گہرا ہے۔ میں کیونکر اس بات کو بھول سکتا ہوں کہ اگر جو کچھ سنا جاتا ہے اس کا نصف بھی صحیح ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہار نے انسانیت کو ترک کر دیا۔ "اس سب کا الزام غنڈوں پر رکھ دینا غلط ہے"۔۔۔۔ میرے اندر کی آواز مجھ سے کہتی ہے کہ تم کو اس دیوانہ وار قتل و خون کا تماشہ دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہنا چاہئے' اگر لوگ اس حقیقت کو نہیں دیکھتے جو دن کی روشنی کی طرح واضح ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو اس کی پروا نہیں کرتے تو کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ تمہارا زمانہ ختم ہوا؟

جواہر لال کو خط

(ہریجن۔ 17 نومبر 1946ء)

بزدلی!

اہل بہار نے اپنے کو اور ہندوستان کو بے عزت کر دیا ہے' انہوں نے ہندوستان کی آزادی کی گھڑی کی سوئی کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔۔۔۔ میں نے لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ بہار کی انتقامی کارروائی نے مسلمانوں کو "ٹھنڈا" کر دیا ہے' کہنے والوں کا مطلب یہ ہے کہ

Marfat.com

مسلمان فی الوقت سہم گئے ہیں' بہار نے ہماری غلامی کی زنجیر میں ایک کڑی کا اضافہ کر دیا ہے۔ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ اگر بہار کی کارروائی دھرائی گئی یا اگر بہار کی ذہنیت میں اصلاح نہ ہوئی تو تم اپنی یادداشت میں میرے یہ الفاظ لکھ رکھو کہ:

> "بہت دن نہ گزریں گے کہ ہندوستان تین بڑوں کے جوے کے نیچے آ جائے گا جن میں سے ایک کو غالبا" اس کا انتظام سپرد کر دیا جائے گا۔ بنگال اور بہار کی وجہ سے آج تو ساری ہندوستان کی آزادی خطرہ میں ہے"

..... بہاریوں نے بزدلی کے کام کئے ہیں۔ اگر کرنا ہی ہے تو اپنے بازو استعمال کرو مگر ان کو غلط طریقہ پر استعمال نہ کرو' بہار نے اپنے بازو اچھے طریقہ سے استعمال نہیں کئے۔ بہاریو! تم یقین کرو یا نہ کرو مگر میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کا خادم ہوں۔ میں یہاں پاکستان کا مقابلہ کرنے نہیں آیا ہوں۔ اگر ہندوستان کی قسمت میں یہی ہے کہ وہ تقسیم ہو جائے تو میں اس تقسیم کو روک نہیں سکتا..... میں تو مسلمانوں سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ خواہ وہ ایک قوم بن کر رہیں یا دو مگر انہیں ہندوؤں کا دوست بن کر رہنا چاہئے۔ اگر وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے تو صاف کہہ دیں میں سمجھ لوں گا کہ مجھے شکست ہوئی۔ ہزاروں ہندوؤں کا سو مسلمانوں کو گھیر لینا یا ہزاروں مسلمانوں کا سو ہندوؤں کو گھیر لینا اور ان پر ظلم کرنا بہادری نہیں ہے بلکہ بزدلی ہے۔ شائستہ لڑائی تو یہ ہے کہ تعداد برابر ہو اور پہلے سے اطلاع دے دی جائے۔

(ہریجن۔ یکم دسمبر 1946ء)

انتقام نہیں وحشت

انتقام ہی لینا چاہتے تھے تو انہیں نواکھلی جانا چاہیے تھا اور وہاں وہ ایک ایک کر کے مر جاتے۔ لیکن ہزاروں ہندوؤں کا مٹھی بھر مسلمانوں پر حملہ کرنا [illegible]

Marfat.com

بچے بھی شامل تھے انتقام نہیں ہے بلکہ محض وحشت ہے۔ بہار کے ہندو مشرقی بنگال کے ہندوؤں کی بہترین امداد جو کر سکتے تھے وہ یہ تھی کہ وہ اس مسلمان آبادی کے تحفظ کی جو ان کے درمیان ہے پوری ضمانت دیتے۔ ان کی اس مثال کا اثر ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ جب موجودہ دیوانگی ختم ہو گی تو وہ ایسا ہی کریں گے۔ بہرحال میں نے تو اپنی زندگی کی بھی قیمت لگا دی ہے۔ اگر وہ (بہاری) چاہتے ہیں کہ میں زندہ رہوں۔"

(ہریجن۔ یکم دسمبر1946ء)

تمام ہندوستان کو رسوا کیا

بہار کے لوگوں نے اپنے کو اور تمام ہندوستان کو رسوا کیا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی آزادی کی گھڑی کی سوئیوں کو پیچھے ہٹا دیا ہے..... بہار نے ہماری غلامی کی زنجیر میں ایک کڑی کا اضافہ کر دیا..... اگر بہار کے عمل کو دہرایا گیا اور اگر بہار کی ذہنیت نہ بدلی تو اپنی یادداشت میں میری یہ بات لکھ لو کہ بہت جلد ہندوستان "تین بتوں" کے جوے کے نیچے چلا جائے گا جن میں سے ایک کو غالباً" ہندوستان کی حکم برداری (Mandate) دی جائے گی۔ آج بنگال اور بہار میں ہندوستان کی آزادی کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا ہے..... بہاریوں نے بزدلوں کی طرح کام کیا ہے۔ اپنے اسلحہ کو استعمال کرو تو اچھی طرح استعمال کرو غلط طریقہ سے استعمال نہ کرو۔ اگر بہار کے لوگ نواکھالی کا جواب دینا چاہتے تھے تو نواکھالی گئے ہوتے اور ان میں سے ایک ایک اپنی جان دے دیتا۔ لیکن ہزاروں ہندوؤں کا چند مسلمانوں پر حملہ کرنا جن میں عورتیں اور بچے بھی ہوں اور جو ان کے ساتھ رہتے ہوں کوئی انتقام نہیں ہے' محض وحشیانہ ظلم ہے۔ مشرقی بنگال کے ہندوؤں کی بہترین امداد جو بہار کے ہندو کر سکتے تھے یہ تھی کہ اپنے درمیان رہنے والے قلیل التعداد مسلمانوں کی حفاظت اپنی جان کی برابر کرتے۔ ان کی مثال کا ضرور اثر ہوتا۔ میرا عقیدہ ہے کہ جب موجودہ دیوانگی ختم ہو جائے گی تو وہ پچھتائیں گے اور ایسا ہی کریں گے۔ بہرحال میں نے تو اپنی جان کی بازی لگا دی ہے' کیا وہ چاہتے ہیں کہ میں زندہ رہوں؟

(ہریجن۔ یکم دسمبر1946ء)

Marfat.com

ضمیر سے اپیل

خواہ تم میری بات کا یقین کرو یا نہ کرو میں تمہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں تو ہندو اور مسلمان دونوں کا خادم ہوں۔ میں یہاں پاکستان سے لڑنے نہیں آیا۔ اگر ہندوستان کی قسمت میں یہی ہے کہ وہ تقسیم ہو جائے تو کوئی اس تقسیم کو روک نہیں سکتا۔ لیکن یہ میں تم سے کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان جبرا" اور زبردستی قائم نہیں ہو سکتا۔ اس بھجن میں جو ابھی گایا گیا شاعر نے خدا کی مثال پارس سے دی ہے۔ پارس پتھر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔ مگر یہ عمل ہمیشہ مناسب نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً اگر ریلوے کی تمام پٹڑیاں اس پتھر کے چھونے سے سونا بن جائیں تو ٹرینیں ان پر نہ چل سکیں گی۔ لیکن خدا کے چھونے سے روح پاک ہوتی ہے۔

یہ پارس پتھر ہمارے اندر ہے۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ خواہ وہ ایک قوم بن کر رہیں یا دو مگر اپنے ہندو بھائیوں کے دوست بن کر رہیں۔ اگر وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے تو انہیں صاف کہہ دینا چاہئے۔ اس صورت میں میں تسلیم کر لوں گا کہ میں ہار گیا..... شرنارتھی ہمیشہ تو شرنارتھیوں کی طرح نہیں رہ سکتے..... اس طرح زیادہ عرصہ تک زندگی بسر کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ لہذا اگر مسلمان انہیں اپنے گاؤں میں بسانا نہیں چاہتے تو انہیں کسی دوسری جگہ چلا جانا چاہئے۔

لیکن اگر مشرقی بنگال کا ہر ہندو چلا جائے تب بھی میں تو مشرقی بنگال کے مسلمانوں کے ساتھ زندگی بسر کرتا رہوں گا اور جو کچھ وہ مجھے دیں گے (جسے کھانا میں جائز سمجھوں) کھاتا رہوں گا۔ میں اپنی غذا باہر سے نہیں لاؤں گا۔ مجھے پھل یا گوشت کی ضرورت نہیں۔ میرے لئے جو کچھ ضرورت ہے وہ تھوڑے سے پھل، ترکاریاں اور بکری کے تھوڑے سے دودھ کی ہے۔ جہاں تک بکری کے دودھ اور اناج کا تعلق ہے میں اس کو اسی وقت اپنی غذا بناؤں گا جب خدا کو منظور ہو گا۔ میں نے ان اشیاء کو

Marfat.com

ترک کر دیا ہے اور اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک کہ ہندو اپنے اس کئے پر نادم نہ ہوں جو انہوں نے بہار میں مسلمانوں کے ساتھ کیا۔

ایک ہزار ہندوؤں کا سو مسلمانوں کو گھیر لینا یا ہزار مسلمانوں کا سو ہندوؤں کو گھیر لینا اور ان پر ظلم کرنا بہادری نہیں ہے بلکہ بزدلی ہے۔ برابر کی لڑائی تو وہ ہے کہ تعداد برابر ہو تو پہلے سے اطلاع دے کر لڑا جائے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ میں اس لڑائی کو پسند کرتا ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ ہندو مسلمان دوستوں کی طرح ایک جگہ نہیں رہ سکتے نہ وہ آپس میں تعاون کر سکتے ہیں۔ مجھے تو کوئی شخص بھی اس بات کا یقین نہیں دلا سکتا' لیکن اگر تمہیں اس بات کا یقین ہے تو ایسا کہہ دو اس صورت میں میں ہندوؤں سے نہیں کہوں گا کہ وہ اپنے گھروں کو واپس آئیں۔ وہ مشرقی بنگال کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ لیکن یہ واقعہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے لئے موجب شرم ہوگا۔ اگر برخلاف اس کے تم چاہتے ہو کہ ہندو تمہارے ساتھ رہیں تو تمہیں ان سے کہہ دینا چاہئے کہ وہ فوج کی حفاظت پر بھروسہ نہ کریں بلکہ اس کے بجائے اپنے مسلمان بھائیوں پر بھروسہ کریں۔ ان کی بیٹیاں' بہنیں اور مائیں تمہاری بیٹیاں' بہنیں اور مائیں ہیں اور تمہیں ان کی حفاظت اپنی جان کی برابر کرنی چاہئے۔ میں نے کل انہیں شرنارتھیوں کے کیمپ میں مخاطب کیا تھا.....

کہا جاتا ہے کہ ایک شخص گذشتہ شام کو پرارتھنا کے بعد اپنے گاؤں میں واپس آیا مگر اس نے دیکھا کہ اس کے گھر کو مسلمانوں نے گھیر رکھا ہے۔ وہ اس کو اس کی جائیداد پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اس صورت میں (اگر یہ صحیح ہے) میں کس طرح یہ کہہ سکتا ہوں کہ واپس آؤ۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر تمہیں غور کرنا چاہئے اور مجھے بتانا چاہئے کہ درحقیقت تمہاری مرضی کیا ہے۔ اسی کے مطابق میں ہندوؤں کو مشورہ دوں گا۔

(ہریجن۔ یکم دسمبر 1946ء)

دونوں کی بد اعمالی

مسلمانوں نے ہندوؤں کو قتل کیا اور اس سے بھی بدتر کام بنگال میں کئے۔ اور

Marfat.com

ہندوؤں نے مسلمانوں کو بہار میں ذبح کیا۔ جب دونوں نے بداعمالی کی تو دونوں کا موازنہ کرنا یا یہ کہنا کہ ایک دوسرے سے کم بداعمال ہے یا یہ کہ کس نے پہلے فساد شروع کیا محض فضول ہے۔ اگر وہ انتقام ہی لینا چاہتے تھے تو وہ یہ فن مجھ سے سیکھیں۔ میں بھی انتقام لیتا ہوں لیکن وہ انتقام دوسری قسم کا ہوتا ہے میں نے اپنے بچپن میں ایک گجراتی گیت پڑھا تھا جس میں لکھا تھا کہ "اگر اس شخص کو جس نے تمہیں ایک گلاس پانی دیا تم دو گلاس پانی دیتے ہو تو اس میں کوئی خاص خوبی نہیں۔ اصل نیکی اس بات میں ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ بھلائی کرو جو تمہارے ساتھ برائی کرتا ہے" اسی کو میں ایک اچھا انتقام سمجھتا ہوں۔

"فساد بہار"

(ہریجن۔ یکم دسمبر 1946ء)

دونوں مملکتوں کی بربادی

حال ہی میں الہ آباد سے ایک خط وصول ہوا اور کاتب خط نے لکھا ہے کہ قطع نظر چند قابل عزت شخصیات کے کسی مسلمان پر بھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ انڈین یونین کا وفادار رہے گا خصوصاً" اس صورت میں جبکہ دونوں مملکتوں کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔ لہذا مسلمانوں کی اکثریت کو چند مسلمان قوم پرستوں کے سوا نکال دینا چاہئے۔ انسانوں کے لئے مناسب اور موزوں یہی ہے کہ اپنے بنی نوع کی بات پر یقین کریں بشرطیکہ اس بات کے خلاف کوئی شہادت موجود نہ ہو۔ گذشتہ ہفتہ تقریباً" ایک لاکھ مسلمانوں کا ایک جلسہ لکھنؤ میں ہوا تھا اس نے اپنی قوم پرستی کا قطعی اعلان کیا۔ اگر کوئی شخص واضح طور پر غیر وفادار یا بددیانت ہو تو اس کے گولی بھی ماری جا سکتی ہے' گو کہ یہ اچھا طریقہ نہیں ہے۔ لیکن بے وجہ بے اعتمادی جہل اور بزدلی کی علامت ہے اور اس سے فرقہ واری منافرت اور خونریزی اور بہت بڑے پیمانہ پر ترک وطن کی تحریک پیدا ہوتی ہے اس بے اعتمادی کے جاری رہنے سے ہندوستان کی تقسیم ردی اور دونوں مملکتوں کی بربادی ہو جاتی ہے۔

رات اندھیری

"رات اندھیری ہے اور میں اپنے گھر سے دور ہوں تو مجھے رہنمائی کرکے لے چل!" میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنی تاریکی نہیں دیکھی۔ رات بہت لمبی معلوم ہوتی ہے۔ صرف اتنی تسکین مجھے حاصل ہے کہ میں اپنے کو نہ تو عاجز پاتا ہوں اور نہ مایوس۔ میں ہر ممکنہ حادثہ کے لئے تیار ہوں۔ "کرو یا مرو" کے اصول کا اب یہاں امتحان ہے۔ "کرو" کے معنی یہ ہیں کہ ہندو مسلمان آپس میں امن کے ساتھ زندگی بسر کر لینا سیکھ لیں۔ ورنہ مجھے اس جدوجہد ہی میں مرجانا چاہئے۔ حقیقت میں یہ کام مشکل ہے۔ مگر خدا کی مرضی پوری ہوگی۔

(ہریجن۔ 5 جنوری 1947ء)

لمبی رات

میرا موجودہ مشن میری زندگی کا سب سے زیادہ الجھا ہوا اور مشکل مشن ہے۔ میں صدفی صد سچائی کے ساتھ یہ بھجن گا سکتا ہوں:

"رات اندھیری ہے اور میں گھر سے بہت دور ہوں اے خدا تو ہی میری رہنمائی کر۔"

کبھی پہلے میں نے اپنی زندگی میں ایسی تاریکی نہیں دیکھی۔ رات بہت لمبی معلوم ہوتی ہے صرف ایک ہی بات تسکین بخش ہے اور وہ یہ کہ میں نہ تو حیراں ہوں اور نہ مایوس۔ میں ہر حادثہ کے لئے تیار ہوں۔ "کرو یا مرو" کا یہاں امتحان ہوگا "کرو" کے معنی یہ ہیں کہ ہندو اور مسلمان امن اور صلح کے ساتھ مل کر زندگی بسر کرنا سیکھیں' ورنہ پھر مجھے اس کوشش میں مرجانا چاہئے۔ فی الحقیقت یہ بہت مشکل کام ہے۔ ہوگا وہی جو خدا کی مرضی ہوگی۔

ایک خط بنام شری نارنداس اندھی (راجکوٹ)

(ہریجن۔ 5 جنوری 1947ء)

Marfat.com

خدا پر بھروسہ

خوف ایک چیز ہے جس سے میں نفرت کرتا ہوں۔ کیوں ایک انسان دوسرے انسان سے خوف زدہ ہو۔ انسان کو تو صرف خدا کا خوف کرنا چاہئے تب ہی وہ تمام دوسرے خوفوں کو اپنے سے دور کر سکتا ہے..... ایسے شخص کو (جو خوف رکھتا ہو) پولیس اور فوج کیا سہارا دے سکتی ہے؟ فوج اور پولیس پر بھروسہ کرنا اپنی لاچارگی میں اضافہ کرنا ہے..... اب تک تو میرے ساتھ متعدد ساتھی رہا کرتے تھے مگر اب میں اپنے دل سے کہنے لگا ہوں "اب وقت ہے اگر تم اپنی حقیقت کو پہچاننا چاہتے ہو تو اکیلے ہو جاؤ" اسی لئے میں اس طرح اکیلا اس گاؤں میں آیا' خدا پر غیر متزلزل بھروسہ کے ساتھ میں ایسی راہ پر چلوں گا تاکہ تمام مخالفت کو رفع کر دوں اور اعتماد پیدا کر سکوں۔

مسلمانوں کے گاؤں میں

(ہریجن۔ 5 جنوری 1947ء)

یہ کوئی بہادری نہیں

بہت سے مسلمان یونین سے چلے گئے ہیں پھر بھی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد یونین میں ہے۔ 70 ہزار مسلمان اس کانفرنس میں شریک ہوئے تھے جو مولانا صاحب نے منعقد کی تھی وہ یونین کے مسلمانوں کے نمائندے تھے۔ کیا ان مسلمانوں کو زبردستی نکال دیا جائے یا ختم کر دیا جائے؟ میں تو کبھی ایسے کام کا ساتھی نہیں ہو سکتا۔ ایسے طرز عمل میں کوئی بہادری نہیں ہے دوسرے کچھ بھی کریں لیکن میں تو یونین میں نقطہ نظر کا فرقہ واری ہو جانا پسند نہیں کر سکتا۔ ہر شخص کو دوسری کی خوبیوں کو اختیار کرنا چاہئے اور دوسروں کی برائیوں کی ہرگز تقلید نہ کرنی چاہئے۔

(8 جنوری 1947ء)

دونوں کے گناہ یکساں

کیا مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ میں ان گناہوں کا ذکر نہ کروں جن کا انہوں نے

Marfat.com

نواکھالی میں ارتکاب کیا ہے یا میں صرف بہار کے ہندوؤں کے گناہوں کا ذکر کروں اگر میں ایسا کروں تو میں اپنے کو بزدل ثابت کروں گا میرے لئے نواکھالی کے مسلمانوں اور بہار کے ہندوؤں کے گناہ یکساں ہیں اور یکساں قابل ملامت ہیں۔

(ہریجن۔ 12 جنوری 1947ء)

شرمناک حرکتیں

ان شرمناک حرکتوں کی کوئی انتہا نہیں جو یہاں کی گئی ہیں اور وہ بھی مذہب کا نام لے کر۔ کسی شخص کو قطعاً" مایوس کر دینے کے لئے یہ حالات بہت کافی ہیں' مگر میں نے اپنی زندگی میں بہت سے وحشیوں کو دیکھا اور یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ ناقابل اصلاح نہیں ہوتے۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہم ان کی روح کے کس تار کو انگلی لگائیں..... میں نے لوگوں سے کہہ دیا ہے کہ فوج اور پولیس کی امداد پر بھروسہ نہ کریں۔ ہمیں جمہوریت کو قائم رکھنا ہے اور فوج اور پولیس اور جمہوریت بے جوڑ ہیں..... فوجی امداد تمہیں ذلیل کر دے گی..... بہار ہو یا بنگال لوگوں کو بہادر بننا اور اپنی ہی ٹانگوں پر کھڑا ہونا ہے۔

(ہریجن۔ 12 جنوری 1947ء)

انسانیت سوز

ان انسانیت سوز اعمال کی تو کوئی حد ہی نہیں جن کا ارتکاب کیا گیا ہے' وہ اتنے ہیں کہ کسی شخص کو انتہائی مایوسی سے معمور کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ مگر مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ انسانیت سوز اعمال کرنے والے بھی نجات سے محروم نہیں ہو سکتے بشرطیکہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ ان کی روح کے کس تار کو مس کریں۔

(ہریجن۔ 12 جنوری 1947ء)

[illegible]

[illegible] ہے۔ یہ سوال تو کبھی میرے

Marfat.com

دل میں نہیں آیا۔ ہر صوبہ میں ہر شخص ہندوستانی ہے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا کسی مذہب کا' اگر پاکستان پوری طرح قائم ہو جائے تب بھی یہ بات بدل نہیں سکتی۔ میرے لئے ہر ایسی تجویز کے معنی یہ ہوں گے کہ ہندوستانی کی عقل و تدبیر دونوں کا دیوالیہ نکل گیا۔ ایسے عمل کا منطقی نتیجہ اتنا خوفناک ہے کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

بنگال کا روزنامچہ

(ہریجن۔ 19 جنوری 1947ء)

خوف سے چھٹکارا پائیں

میرا مقصد صرف ایک ہی ہے اور وہ بالکل صاف ہے یعنی یہ کہ خدا ہندو اور مسلمان دونوں کے دلوں کو پاک کر دے اور دونوں فرقے شبہات اور بدگمانیوں اور ایک دوسرے کے خوف سے چھٹکارا پائیں۔

(ہریجن۔ 26 جنوری 1947ء)

کامل تاریکی

میرے دل میں کوئی شبہ نہیں کہ انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنا پڑے گا لیکن اگر ہندوستانی اتنے بے وقوف ہیں کہ وہ آپس میں لڑیں گے تو میں سمجھ سکتا ہوں کہ اس ملک کی قسمت کیا ہو گی' ہندوستان کو غالباً" اقوام متحدہ کی نگرانی میں رکھ دیا جائے گا جس کے معنی یہ ہوں گے کہ ایک نہیں بلکہ ہمارے متعدد آقا ہوں گے اور اس طرح آزادی رخصت ہو جائے گی۔۔۔۔ ایک فرقہ جو پہلے میرا دوست تھا اب مجھے اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ میں یہ ثابت کرنے کے لئے آیا ہوں کہ میں مسلمانوں کا حقیقی دوست ہوں اسی لئے میں نے اپنے اس سب سے بڑے تجربہ کے لئے ایسی جگہ منتخب کی ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔۔۔۔ یہ سچ ہے کہ رات کی تاریکی سب سے زیادہ [illegible] طلوع ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔ میں خود محسوس کرتا ہوں کہ [illegible] ہیں آنے والے وقت طلوع کے آثار دیکھ رہے ہیں' مگر [illegible] تاریکی [illegible] ہے۔ [illegible]

سے یہ ثابت ہو جائے کہ میرے دل میں مسلمانوں کے لئے محبت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

(ہریجن_ 26 جنوری 1947ء)

نواکھالی

جہاں تک ممکن ہوا ہے میں نے اپنی تقریروں میں نواکھالی کے معاملات پر بحث کرنے سے احتراز کیا ہے لیکن جب کبھی مجھے نواکھالی کے متعلق کچھ کہنا ہوا ہے تو میں نے نہایت احتیاط کے ساتھ زبان کھولی ہے۔ کیا مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ میں ان گناہوں کا ذکر ہی نہ کروں جن کا ارتکاب انہوں نے نواکھالی میں کیا ہے؟ اور یہ کہ میں صرف ہندوؤں کے گناہوں کا ذکر کروں جس کے وہ بہار میں مرتکب ہوئے ہیں؟ اگر میں ایسا کروں تو میں بزدل ہوں گا میرے لئے نواکھالی کے مسلمانوں اور بہار کے ہندوؤں کے گناہ ایک ہی وزن رکھتے ہیں اور یکساں قابل ملامت ہیں..... میں نے نواکھالی کے ہندوؤں کے بھی اس مطالبہ کو کہ ہندو پولیس ان کی آبادی میں رکھی جائے جس طرح بہار کے مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ ان کی آبادی میں مسلمان پولیس رکھی جائے ناپسند کیا تھا۔ یہ مطالبہ صلح مشن کے مقصد کو فوت کر دیتا ہے۔ اگر اس مطالبہ کو قبول کر لیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ بہار تقسیم کر دیا جائے اور جتنے پولیس کے تھانہ ہیں اتنے ہی پاکستان بن جائیں بہرحال جس طرح بھی تم زندگی بسر کرو تمہیں اپنے ہمسایوں کے ساتھ خیرسگالی اور دوستانہ تعلقات قائم کرکے زندگی بسر کرنی ہوگی۔

بہار کے شرنارتھوں کے کیمپ میں

(ہریجن_ 30 اپریل 1947ء)

سچے مذہب کا جوہر

الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے مسلمانوں کا دوست بن کر ہندوؤں کو نقصان پہنچایا [illegible] اس بات کا تعین [illegible] اگر میری پبلک زندگی 60 سال میں [illegible] کہ مسلمانوں کے ساتھ دوستی کرکے میں نے اپنے

Marfat.com

کو ہندوؤں کا سچا دوست ثابت کیا ہے اور صحیح طریقہ پر ہندوؤں اور ہندو دھرم کی خدمت کی ہے۔ "سچی مذہبی تعلیم کا جوہر یہ ہے کہ سب کی خدمت کی جائے اور سب سے دوستی کی جائے۔" میں نے یہ بات اپنی ماں کی گود میں سیکھی تھی' تمہارا جی چاہے تو مجھے ہندو سمجھنے سے انکار کر دو میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں سوائے اس کے کہ میں اقبال کی مشہور نظم کا ایک مصرع پڑھ دوں کہ (مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا)..... "اپنے دوستوں کا دوست بننا تو آسان کام ہے لیکن ایک ایسے شخص سے دوستی کرنا جو خود کو تمہارا دشمن سمجھتا ہے سچے مذہب کا اصلی جوہر ہے۔" دوسری بات تو محض کاروبار ہے۔

(ہریجن۔ 11 مئی 1947ء)

خون شریک بھائی

تم سب میرے خون شریک بھائی ہو' خواہ تم مسلمان ہو یا ہندو' فرض کرو کہ تم پاگل ہو جاؤ اور میرے پاس فوج کی پلٹن ہو تو کیا میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا؟ نہیں' میں اگر خود پاگل ہو جاؤں تو اس کو پسند نہ کروں گا کہ گولی سے اڑا دیا جاؤں' میرے ایک دوست کا لڑکا پاگل ہو گیا تو مجھے اس کو بند کرنا پڑا مگر میں نے اس کو گولی سے مروا دینا پسند نہیں کیا۔

(ہریجن۔ 8 جون 1947ء)

موجودہ خلیج

سوال: کیا ہندو مسلمانوں کے درمیان موجودہ خلیج مستقل ہے؟

جواب: اس قسم کی کوئی چیز مستقل نہیں ہو سکتی اگر وہ مستقل [illegible] اس کے معنی یہ ہوں گے کہ دونوں میں سے کسی مذہب میں کوئی [illegible]

Marfat.com

بیوقوفوں کی جنت

میرے دل میں اس وقت جو خیال سب کے اوپر ہے وہ یہ ہے کہ غنڈوں کی اس حکومت کا کس طرح مقابلہ کیا جائے جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت تیزی سے ہمیں گھیر رہی ہے۔ یہ بات میں تمام ہندوستان کے متعلق کہتا ہوں۔ شاید یہ ہی بات کم و بیش تمام دنیا کے لئے صحیح ہے۔ ہندوؤں کو اپنے کو یہ دھوکا نہ دینا چاہئے کہ ان کے لئے سب کچھ ٹھیک ہے۔ مجھے ایک راسخ العقیدہ ہندو ہونے کا دعویٰ ہے اور اس حیثیت سے میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم ہندو بیوقوفوں کی جنت میں رہیں گے اگر ہم ایسے خیالات اپنے دلمیں رکھیں۔ غیر ملکی حکومت کو ہٹا کر اس کے بجائے غنڈہ گردی قائم کرنا صحیح بات نہیں ہے پرارتھنا کے جلسوں میں جو احمقانہ مداخلت کی جاتی ہے وہ اس مرض کی کوئی معمولی علامت نہیں ہے "عدم رواداری غنڈہ گردی ہی کی ایک صورت ہے۔" ان وحشیانہ حرکتوں سے جن کی خبریں ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں یہ غنڈہ گردی کچھ کم نہیں ہے۔ تمام سیاسی کام کرنے والے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان ذرا غور کریں کہ ان کی آنکھوں کے سامنے کیا ہو رہا ہے کہیں آنے والی نسلیں یہ نہ کہیں کہ ہم نے آزادی حاصل ہونے سے پہلے ہی اسے کھونے کا سبق سیکھ لیا۔

(ہریجن۔ 25 مئی 1947ء)

میرے لئے کوئی جگہ نہیں

اس ہندوستان میں جیسی وہ شکل اختیار کرتا جاتا ہے میرے لئے کوئی جگہ نہیں۔ میں 125 سال زندہ رہنے کی امید سے دست بردار ہو گیا ہوں۔ ممکن ہے کہ میں ایک دو سال اور زندہ رہوں۔ یہ دوسری بات ہے۔ لیکن اگر ہندوستان تشدد کے اس سیلاب میں [illegible] ہونے والا ہے جیسا کہ اندیشہ ہے تو مجھے زندہ رہنے کی کوئی خواہش نہیں۔ [illegible] اور اب فکر یہ ہے کہ ہندوستان کو فوجی اور صنعتی [illegible] اور کھادی کی جگہ کہاں ہے جو [illegible] اس

Marfat.com

کا یہ ایک اشارہ ہے کہ یہ شعلے مجھے بھسم نہیں کر دیتے۔

(ہریجن۔ 8 جون 1947ء)

اہمسا کہاں ہے

چینی سفیر کے جواب میں:

میں تو کسی حال میں زیر نہ ہونے والا رجائی ہوں۔ ہم نے اس طویل عرصہ میں اس لئے تو جدوجہد نہیں کی تھی کہ ہم ایسے وحشی بن جائیں جیسے کہ بنگال اور بہار اور پنجاب کی احمقانہ خونریزیوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ہم بن گئے ہیں۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ تو صرف اس بات کی علامت ہے کہ ہم اب غیر ملکی جوئے کو اتار کر پھینک رہے ہیں اور اس لئے تمام گندگی سطح پر آ رہی ہے۔ جب گنگا میں سیلاب آتا ہے تو پانی میلا ہو جاتا ہے لیکن جب سیلاب کم ہوتا ہے تو تم کو صاف نیلا پانی نظر آتا ہے جس سے آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ اسی کی مجھے امید ہے اور اسی کے لئے میں زندہ ہوں میں اس وقت کے دیکھنے کے لئے زندہ نہیں رہنا چاہتا جب ہندوستان کی انسانیت وحشت میں بدل جائے..... ہندوستان دنیا کی تحقیر کا مرکز بنا جا رہا ہے۔ دنیا سوال کرتی ہے کہ تمہاری اہمسا کہاں ہے جس سے تم نے اپنی آزادی جیتی ہے۔ مجھے اپنا سر شرم سے جھکا لینا پڑتا ہے کیا ایک آزاد ہندوستان دنیا کو امن کا سبق دے سکے گا یا نفرت و تشدد کا جس سے دنیا تنگ آ چکی ہے۔

(ہریجن۔ 8 جون 1947ء)

حکومتوں سے کیوں درخواست کروں

باوجودیکہ میں ہمیشہ گائے کا پرستار رہا ہوں مگر میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ کیوں حکومتوں سے درخواست کروں کہ وہ صرف اس لئے گاؤکشی بند کر دیں کہ وہ ہندو مذہب کے خلاف ہے۔ المیہ یہ ہے کہ مجھے تار اور خطوط [illegible] عموماً تمام ہندو اس حقیقت کو محسوس نہیں کرتے کہ باوجودیکہ وہ خود [illegible] کا برتاؤ بھی گائے کے ساتھ بالکل خراب ہے۔ واقعی [illegible]

Marfat.com

حفاظت کرنے والا ہے جس طرح کہ وہ ہم سب کی حفاظت کرنے والا ہے۔ لیکن ہندو تو عام طور پر گائے اور مویشی کو بھوکا مارتے ہیں۔ جس طرح ان کی خدمت کرنا چاہئے وہ نہیں کرتے۔ وہ ایسی گایوں کو جن کا دودھ سوکھ جاتا ہے فروخت کر دیتے ہیں بغیر اس خیال کے کہ اس طرح وہ انہیں مذبح میں بھیج رہے ہیں' وہ زیادہ سے زیادہ قیمت دینے والوں کے ہاتھ انہیں فروخت کر ڈالتے ہیں وہ بیلوں کے ساتھ بے رحمی کا برتاؤ کرتے ہیں اور ان پر (Goads) استعمال کرتے ہیں۔ یہ تو ان کے لئے موزوں نہیں کہ وہ چاہیں کہ ان کی طرف سے قانون مذہب کی پابندی کرے۔ مویشی جو ایک دولت ہے اس کا بڑا حصہ ہندوؤں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن کسی ملک میں بھی ان کی نسل اتنی کمزور اور اس قدر تغافل کا شکار نہیں ہوتی جتنی کہ اس ملک میں۔

(ہریجن۔ 27 جولائی 1947ء)

ہم سب صفر ہیں

مجھے اس موقع پر تمہیں چھوڑنے سے دکھ ہوتا ہے مجھے یہ بات اچھی نہیں معلوم ہوتی کہ میں اس وقت تک بہار کو چھوڑوں جب تک کہ مسلمانوں کے دل سے خوف نہ نکل جائے اور دونوں فرق صاف ضمیر کے ساتھ مجھے یہاں سے جانے کی اجازت نہ دیں۔ میرا یہی احساس اس وقت تھا جب میں نواکھالی سے روانہ ہوا تھا۔ دونوں مقامات کے لئے میرا نصب العین ایک ہی تھا یعنی "کرو یا مرو" میرا عدم تشدد مجھ سے تقاضہ کرتا ہے کہ میں اپنے کو اقلیتوں کی خدمت کے لئے وقف کر دوں۔ وہ ایک نئی زندگی ہو گی اور مجھے اس سے مزید تقویت حاصل ہو گی۔ اگر ان دونوں جگہوں سے ہندو مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ صلح کے ساتھ رہنے لگیں۔ اور اپنی باہمی عداوت کو چھوڑ دیں۔ خدا ہی جانتا ہے کہ اس جدوجہد کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ انسان تو صرف کوشش ہی کر سکتا ہے اور اسی کوشش میں جان دے سکتا ہے۔ خدا ہی کو سب اختیار ہے۔ ہم سب تو صفر ہیں۔ مقدر اب مجھے دہلی لئے جا رہا ہے۔۔۔ ہر گوشہ میں بدی ہی بدی نہ دیکھو' تمام مسلمان برے نہیں جس طرح کہ تمام ہندو برے نہیں ہو سکتے۔ عموماً صرف وہی ایک [illegible] ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ

Marfat.com

بہترین ہو اسی کو دیکھیں اور کوئی خوف دل میں نہ لائیں۔

(ہریجن۔ 27 جولائی 1947ء)

ایسا امتناع مذہب کی نفی

ہندو مذہب گائے کشی ہندوؤں کے ئے ممنوع کرتا ہے نہ کہ ساری دنیا کے لئے۔ مذہبی امتناع اندر سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ باہر سے اس کو پیدا کرنے کے معنی جبر ہیں' ایسا امتناع مذہب کی نفی ہے۔ ہندوستان نہ صرف ہندوؤں کا وطن ہے بلکہ مسلمانوں' سکھوں' پارسیوں' عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی وطن ہے اور ان سب کا بھی وطن ہے جو ہندوستانی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور یونین کے وفادار ہیں' اگر ہم مذہب کی بنا پر ہندوستان میں گاؤ کشی ممنوع کر سکتے ہیں تو پھر فرض کیجئے کہ پاکستانی حکومت مورتی پوجا کو اسی بنا پر پاکستان میں کیوں ممنوع نہیں کر سکتی میں مندر میں نہیں جایا کرتا لیکن اگر پاکستان میں مجھے مندر میں جانے سے روکا جائے تو میں ضرور جاؤں گا چاہے ایسا کرنے میں میری جان ہی کا خطرہ کیوں نہ ہو جس طرح اسلامی شریعت غیر مسلموں پر عائد نہیں کی جا سکتی بالکل اسی طرح ہندوؤں کا مذہبی قانون غیر ہندوؤں پر بھی عائد نہیں کیا جا سکتا۔ بہت سے ہندو مجرم ہیں کہ وہ بتدریج تکلیفیں پہنچا کر گائے کو مارتے ہیں ہندو ہی ہندوستان کے باہر گائیں بھیجتے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ غیر ممالک میں یہ گائیں اسی Beat Extract کو تیار کرنے کے لئے کاٹی جائیں گی جو ہندوستان بھیجا جاتا ہے۔ اور جسے قدامت پرست ہندوؤں کے بچے بھی طبی ہدایات کے تحت بلاتکلف استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ لوگ گاؤ کشی کے جرم میں شریک نہیں ہیں؟

(ہریجن۔ 10 اگست 1947ء)

کانگریس ہندو ادارہ نہیں بن سکتی

کانگریس کمیٹی ہندو ادارہ نہیں بن سکتی جو لوگ اسے ایسا بنائیں وہ ہندوستان اور ہندو دھرم کے دشمن ہیں ہم کروڑوں کی ایک قوم ہیں ان کروڑوں کی؟ آواز کسی نے نہیں سنی ہے۔ اس بات پر کچھ اصرار ہے تو شہروں کے چند مدالی فہد اروں کو ہوگا۔

ان لوگوں کی آواز کو ہندوستان کے کروڑوں دیہاتیوں کی آواز نہ سمجھنا چاہئے۔ انڈین یونین کے مسلمانوں نے اپنے کو اجنبی اور غیر ملکی ظاہر نہیں کیا ہے۔ ہندوؤں کے بہت سے نقائص کے باوجود یہ دعویٰ تو کیا جا سکتا ہے کہ ہندو دھرم کبھی ایسا نہ تھا کہ دوسروں کو جدا کرتا ہو۔ کثیر التعداد لوگ جو دوسرے مذاہب سے واسطہ رکھتے ہیں آپس میں مل کر ہماری وحدت قائم کرتے ہیں۔ یہ سب مساوی حق رکھتے ہیں کہ انہیں ہندوستان کا شہری سمجھا جائے۔ نام نہاد اکثریتی فرقے کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے کو دوسروں پر بالادست بنائے' تعداد کی قوت یا تلوار کی قوت حق کی قوت نہیں ہو سکتی۔ حق ہی تنہا ایک سچی قوت ہے چاہے ظاہری حالات کی صورت کچھ ہی ہو۔

(ہریجن_ 10 اگست 1947ء)

گاؤ کشی بند کرنے کے قانون

ہندو دھرم اور ہندوستان کی معاشیات میں گائے کا جو مقام ہے اس کے متعلق بہت زیادہ ناواقفیت پھیلی ہوئی ہے علاوہ بریں اس وقت جبکہ ہندوستان آزاد ہو گیا ہے اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں تو اس قابل قبول مفروضہ کو تقویت پہنچائی جاتی ہے کہ اب ایک حصہ مسلم ہندوستان ہو گیا اور دوسرا ہندو ہندوستان' "تمام توہمات کی طرح یہ مسلم اور ہندو ہندوستان کا مفروضہ بھی دیر میں ختم ہو گا۔" حقیقت یہ ہے کہ انڈین یونین اور پاکستان دونوں ہر اس شخص کا وطن ہیں جو اپنے کو بلالحاظ مذہب و نسل کسی ایک مادر وطن کا شہری قرار دے۔ "تاہم بہت سے بلند آہنگ ہندو اس واہمہ کا یقین کرنے لگے ہیں کہ یونین ہندوؤں کا ملک ہے اور اس لئے انہیں غیر ہندوؤں پر بھی اپنے عقائد کو بذریعہ قانون نافذ کرنا چاہئے' اس لئے ایک جذباتی لہر سارے ملک میں دوڑ رہی ہے تاکہ یونین میں گاؤکشی بند کرنے کے لئے قوانین بنوائے جائیں....."
شروع ہی میں ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ مذہبی حیثیت سے گائے کی پوجا زیادہ تر مارواڑ' گجرات' صوبہ متحدہ بہار تک محدود ہے مارواڑیوں اور گجراتیوں نے جو بہت ہوشیار کاروباری لوگ ہیں سب سے زیادہ شور مچایا' بغیر اس کے کہ وہ اپنی کاروباری

Marfat.com

قابلیت کو ہندوستان کی مویشی کی حفاظت کے مشکل سوال کو حل کرنے میں صرف کرتے۔ "صاف طور پر یہ غلط طریقہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مذہبی مراسم کو بذریعہ قانون ان لوگوں پر عائد کرنے کی کوشش کرے جو مذہب میں اس کے شریک نہیں ہیں۔"

(ہریجن۔ 31 اگست 1947ء)

جہالت

زبان رکھنے والے ہندوؤں کی ایک بڑی تعداد نے اس وہم پر یقین کرنا شروع کر دیا ہے کہ یونین ہندوؤں کی ہے اور اس لئے ان کو چاہئے کہ وہ اپنے اعتقادات کو قانون کے ذریعہ سے غیر ہندوؤں پر بھی نافذ کر دیں اس طرح تمام ملک میں ایک جذباتی لہر دوڑ گئی تاکہ یونین میں گائے کشی بند کرانے کے لئے قانون بنوائے جائیں..... ہمیں سب سے پہلے یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ گائے کی پوجا مذہبی رنگ میں زیادہ تر ماڑوار۔ صوبہ متحدہ۔ گجرات اور بہار تک محدود ہے۔ ماڑواری اور گجراتی بڑے مستعد کاروباری لوگ ہیں۔ انہوں نے اس معاملہ میں شور تو بہت مچایا ہے لیکن اپنی کاروباری ذہانت کو ہندوستان کے مویشی کی حفاظت کے مشکل سوال کو حل کرنے میں صرف نہیں کیا ظاہر ہے کہ قانونا" یہ بالکل غلط ہے کہ کوئی شخص اپنے مذہبی مراسم کو ان لوگوں پر عائد کرے جو اس کے مذہب میں شریک نہیں ہیں..... جہاں اہمسا ہوتی ہے وہاں غیر محدود صبر' باطنی سکون' قوت امتیاز' قربانی اور صحیح علم پیدا ہوتا ہے۔ اہمسا کے نام پر خود ہندو بجائے سیوا کرنے کے گائے کے لئے تباہ کن بن گئے ہیں۔ اس جہالت کو دور کرنا ہندوستان سے اجنبی حکومت کو ختم کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

(ہریجن۔ 31 اگست 1947ء)

اللہ اکبر

یہ نعرہ (اللہ اکبر) غالباً" ایسا ہے جس سے زیادہ شاندار نعرہ ابھی تک کسی نے دنیا میں ایجاد نہیں کیا وہ ایک روح کو تڑپا دینے والا نعرہ [illegible]

Marfat.com

خدا ہی بڑا ہے۔ اس کے مفہوم میں ایک عظمت ہے۔ کیا وہ اس لئے قابل اعتراض ہو گیا کہ وہ عربی زبان میں ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ہندوستان میں اس کے ذہنی Associations قابل اعتراض ہیں۔ اس نے بارہا ہندوؤں کو خوفزدہ کیا ہے جبکہ مسلمان مسجدوں سے غصہ کی حالت میں یہ نعرہ لگاتے ہوئے نکلتے ہیں اور ہندو پر حملہ کرتے ہیں۔ لیکن اس کا اصلی مفہوم ہرگز ایسا نہیں اور جہاں تک مجھے معلوم ہے دنیا کے دوسرے حصوں میں یہ نعرہ اس طرح استعمال بھی نہیں کیا جاتا لہذا اگر دونوں میں پائیدار دوستی قائم ہوتی ہے تو ہندوؤں کو بھی مسلمانوں کے اس نعرہ میں شریک ہونے میں کوئی تکلف نہ کرنا چاہئے خدا بہت سے ناموں سے جانا جاتا ہے اور اس سے بہت سے خصائص منسوب کئے جاتے ہیں۔ داتا' رحیم' کرشنا' کریم سب ہی اس خدا کے نام ہیں۔ ست سری اکل بھی اتنا ہی موثر نعرہ ہے کیا کسی ایک مسلمان یا ہندو کو یہ نعرہ لگانے میں تکلف کرنا چاہئے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف خدا ہی ہے۔ اور کچھ نہیں ہے رام دھن کی خصوصیت بھی یہی ہے۔

(ہریجن_ 31 اگست 1947ء)

مزدور

مجھے امید ہے کہ ہندو اور مسلمان مزدوروں کے درمیان کوئی امتیاز نہ ہوگا۔ وہ سب مزدور ہیں' اگر فرقہ واریت کا زہر مزدوروں کی صفوں میں بھی داخل ہو گا تو مزدور اپنے پیشہ کو اور اس لئے خود اپنے کو اور اپنے ملک کو کمزور کرلیں گے۔

(ہریجن_ 9 ستمبر 1947ء)

دیوالیہ پن کا اعلان

کیا یونین کے وزرا اپنے دیوالیہ پن کا اعلان کر دیں گے اور بے شرمی کے ساتھ دنیا کے سامنے تسلیم کرلیں گے کہ دہلی کے لوگ یا شرنارتھی خوشی سے اور رضامندی کے ساتھ اپنی حکومت کی تعمیل نہ کریں گے میں تو یہ چاہتا ہوں کہ وزراء بجائے جھکنے کے لوگوں کی دیوانگی سے بچانے میں خود ہی کو ختم کر دیں۔

"D. D. Delhi Diary" (1947ء [illegible])

Marfat.com

میو

میں جانتا ہوں کہ میو بہت آسانی سے مشتعل ہو جاتے ہیں اور جھگڑا پیدا کر سکتے ہیں لیکن اس کا علاج ہرگز یہ نہیں ہے کہ انہیں مار باندھ کر پاکستان بھیج دیا جائے بلکہ علاج یہ ہے کہ ان سے وہی برتاؤ کیا جائے جو ایسے انسانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جو دوسرے امراض کی طرح اپنی کمزوریوں کا بھی علاج چاہتے ہیں۔

(9 ستمبر D. D.)

خدا کی وحدانیت

ایک وقت تھا جب نانکا صاحب میں مجھے سکھوں کا سچا دوست مانا گیا تھا گرو نانک نے کبھی مسلمان اور ہندو کے درمیان امتیاز نہیں کیا ان کے لئے تمام انسانیت ایک ہی تھی۔ ایسا ہی میرا سناتن ہندو دھرم ہے۔ اس حیثیت سے میں بھی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں میں خدا کی وحدانیت اور اس کی سب کو پناہ دینے والی قوت کے متعلق مسلمانوں کی شاندار دعا کو دن اور رات پڑھتا ہوں۔

(9 ستمبر 1947ء D. D.)

ایک بوڑھے آدمی کی بات سنو

مجھے افسوس ہے کہ دہلی میں یا ہندوستان کے کسی حصہ میں بھی مسلمانوں کی جانیں خطرہ میں ہوں۔ یہ ایک بڑا المیہ ہے' میں التجا کرتا ہوں کہ ایک بوڑھے آدمی کی بات سنو جو اپنی لمبی زندگی میں بہت کچھ تجربہ حاصل کر چکا ہے۔ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ بدی کے جواب میں بدی کرنے سے کسی منزل کا راستہ نہیں ملتا نیکی کے جواب میں نیکی کرنا بھی کوئی بڑی خوبی نہیں' سچا طریقہ یہ ہے کہ بدی کے جواب میں نیکی کی جائے۔

(12 ستمبر 1947ء D. D.)

Marfat.com

ہندوستان کا نام کیچڑ میں

غصہ سے کوئی اچھا نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا غصہ ہی سے انتقام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور انتقام کے جذبہ کا نتیجہ آج وہ تمام خوفناک واقعات ہیں جو یہاں اور دوسرے مقامات پر پیش آئے ہیں' مسلمانوں کو دہلی کے واقعات کا انتقام لے کر کیا فائدہ ہوگا اور ہندوؤں اور سکھوں کو کیا ملے گا اگر وہ یہاں ان بے رحمانہ مظالم کا انتقام لیں گے جو سرحد اور مغربی پنجاب میں ان کے ہم مذہبوں پر کئے گئے ہیں؟ اگر ایک آدمی یا آدمیوں کی کوئی جماعت پاگل ہو جائے تو کیا ہر شخص کو اس کی تقلید کرنی چاہئے؟ میں ہندوؤں اور سکھوں کو خبردار کرتا ہوں کہ قتل کرنے لوٹنے اور آگ لگانے سے وہ اپنے مذہبوں کو برباد کر رہے ہیں- میرا دعویٰ ہے کہ میں نے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی مذہب دیوانگی نہیں سکھاتا- اس سے اسلام بھی مستثنیٰ نہیں ہے..... ایسا نہ ہو کہ آئندہ نسلیں کہیں کہ ہم نے آزادی کی میٹھی روٹی کھو دی کیونکہ ہم اس کو ہضم نہ کر سکتے تھے- یاد رکھو کہ اگر ہم نے اس دیوانگی کو نہ روکا تو دنیا کی نظر میں ہندوستان کا نام کیچڑ میں آلود ہو گا-

(D. D. 12 ستمبر 1947ء)

کس کو کیا کرنا چاہئے

مسلمانوں کو فخر کرنا چاہئے کہ وہ انڈین یونین کے باشندے ہیں انہیں سہ رنگی جھنڈے کو سلام کرنا چاہئے اگر وہ اپنے مذہب سے وفادار رہیں گے تو کوئی ہندو ان کا دشمن نہیں ہو سکتا اسی طرح ہندوؤں اور سکھوں کو چاہئے کہ وہ اپنے درمیاں امن پسند مسلمانوں کا سواگت کریں- مجھ سے کہا گیا ہے کہ یہاں مسلمانوں کے پاس ہتھیار ہیں- انہیں چاہئے کہ وہ اپنے ہتھیار فوراً حکومت کے حوالے کر دیں اور حکومت کو بھی چاہئے کہ ان کے خلاف کوئی کاروائی نہ کرے- ہندوؤں اور سکھوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے-

(D. D. 12 ستمبر 1947ء)

Marfat.com

کیا وہ پاگل ہو گئے ہیں

میری خاموشی ایک برکت ثابت ہوئی۔ اس نے مجھے اپنے اندر دیکھنے پر مجبور کیا' کیا دہلی کے شہری پاگل ہو گئے ہیں؟ کیا ان میں ذرا بھی انسانیت باقی نہیں؟ کیا ملک اور اس کی آزادی کا پریم ان کے جذبات سے اپیل نہیں کرتا؟ مجھے معاف کیا جائے اگر میں پہلے ہندوؤں اور سکھوں پر الزام رکھوں کیا ان میں اتنی بھی مردانگی نہیں کہ وہ نفرت کے اس سیلاب کو روک سکیں میں دہلی کے مسلمان پر زور دوں گا کہ وہ اپنے دل سے خوف نکال دیں' خدا پر بھروسہ کریں اور جتنے ہتھیار ان کے پاس ہوں جن کے متعلق ہندو اور سکھ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے چھپا رکھے ہیں۔ انہیں ظاہر کر دیں۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہندوؤں اور سکھوں کے پاس بھی ہتھیار نہیں ہیں' فرق صرف کم و بیش کا ہے۔ اقلیت یا تو خدا اور اس کے بنائے ہوئے قانون پر بھروسہ کرے (کہ اس کی مدد سے وہ صحیح کام کریں گے) یا پھر اپنے ہتھیاروں پر بھروسہ کرے کہ ان سے وہ ایسے لوگوں کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کریں گے جن پر وہ بھروسہ نہیں کر سکتے۔

(D. D. 15 ستمبر 1947ء)

انصاف

جو کوئی انصاف چاہتا ہے اسے خود بھی انصاف کرنا چاہیے۔ اس کے ہاتھ پاک ہونے چاہئیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کو چاہیے کہ وہ صحیح قدم اٹھائیں اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھروں سے بھگا دیئے گئے ہیں واپس آنے کی دعوت دیں۔ اگر وہ یہ مردانہ اقدام کریں گے جو ہر نقطہ نظر سے قابل ستائش ہو گا تو وہ شرنارتھیوں کے مسئلہ کو بہت آسان کر دیں گے..... وہ دہلی اور ہندوستان کو بے عزتی اور بربادی سے بچا لیں گے۔

(D. D. 15 ستمبر 1947ء)

گناہ سنہری ترازو میں

ایک طرف تو یہ بات سچ ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں' سکھوں اور ہندوؤں کے ساتھ

Marfat.com

بہت برا برتاؤ کیا گیا لیکن دوسری طرف یہ بات بھی یکساں صحیح ہے کہ مشرقی پنجاب نے بھی اپنی اقلیت یعنی مسلمانوں کے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا۔ گناہ کو سنہری ترازو میں نہیں تولا جا سکتا۔ میرے پاس دونوں کے جرائم کو ناپنے کے لئے اعداد و شمار کا مواد موجود نہیں۔ لیکن یہ جان لینا یقیناً کافی ہے کہ دونوں فریق مجرم ہیں۔

(D. D. 17 ستمبر 1947ء)

خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے

میں اپنے کو اس دلیل سے منسوب نہیں کر سکتا کہ چونکہ پاکستان تمام غیر مسلموں کو نکال رہا ہے اس لئے ہندوستان کو چاہئے کہ وہ تمام مسلمان آبادی کو پاکستان میں نکال دے۔ دو غلطیاں مل کر بھی صحیح نہیں ہو سکتیں..... میری اس دعا میں شرکت کرو کہ خدایا تو میرے خواب کو (ہندو مسلم اتحاد کے متعلق) پورا کرے یا مجھے دنیا سے اٹھا لے اور اس خوفناک المیہ کو دیکھنے سے بچا لے کہ ہندوستان کے ایک حصہ میں صرف مسلمان آباد ہوں اور دوسرے میں صرف ہندو۔

(D. D. 17 ستمبر 1947ء)

قرآن

میرے لئے قرآن کا پڑھا جانا پرارتھنا کا جزو لازمی ہے۔

(D. D. 17 ستمبر 1947ء)

خوف

آج ہندو اور سکھ دہلی کے مسلمانوں کو خوفزدہ کر رہے ہیں۔ جو لوگ خود خوف سے آزاد ہونا چاہتے ہوں انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں کے دلوں میں خوف پیدا نہ کریں۔

(D. D. 20 ستمبر 1947ء)

میں خدا کو آواز دیتا ہوں

میں حیران ہوتا ہوں کہ کیوں وہ لوگ جو بھائیوں کی طرح یکجا رہتے تھے' وہ لوگ جن کا خون جلیانوالہ باغ میں یکجا بہا تھا' آج ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے جب تک میرے جسم میں جان ہے میں تو یہی کہتا رہوں گا کہ ایسا نہ ہونا چاہئے میں اپنے دل کے درد و کرب میں ہر روز خدا کو آواز دیتا ہوں کہ وہ امن عطا کرے۔ یہ امن اگر پیدا نہ ہوگا تو میں خدا سے دعا کروں گا کہ وہ مجھے اٹھا لے۔

(20 ستمبر 1947ء D. D.)

اس الزام کی تردید کروں گا

بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ انڈین یونین میں ہر مسلمان پاکستان کا وفادار ہے نہ کہ ہندوستان کا' میں اس الزام کی تردید کروں گا۔ بہت سے مسلمانوں نے یکے بعد دیگرے میرے پاس آ کر مجھ سے اس کے خلاف کہا ہے۔ بہرصورت یہاں کی اکثریت کو اقلیت سے خوفزدہ نہ ہونا چاہئے ہندوستان کے طول و عرض میں ساڑھے چار کروڑ مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ دیہات کے مسلمان غریب ہیں اور کسی کو نقصان پہنچانے والے نہیں جس طرح کہ سیواگرام کے دیہاتی مسلمانوں کی حالت ہے۔ انہیں پاکستان سے کوئی واسطہ نہیں رہے غدار مسلمان اگر کچھ ہیں تو ان کا علاج ہر وقت قانون سے کیا جا سکتا ہے..... بہرحال میں تو سکھوں اور ہندوؤں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کا خوف دل سے نکال دیں۔ ان کے ساتھ اپنے برتاؤ میں مہربانی ظاہر کریں' ان کو واپس آ کر اپنے گھروں میں آباد ہونے کی دعوت دیں۔ اور ان کو دکھ سے بچانے کا وعدہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح سے انہیں پاکستان کے مسلمانوں سے حتیٰ کہ سرحد کے قبائل سے بھی اچھا جواب ملے گا۔ ہندوستان کے لئے امن اور زندگی کا صرف یہی طریقہ ہے۔ ہر مسلمان کو ہندوستان سے نکال دینا اور [illegible] پاکستان سے خارج کر دینا صرف یہی معنی رکھتا ہے کہ [illegible] برباد ہو جائے۔ اگر دونوں ملکوں میں [illegible]

ہندو یونین میں اس کا نتیجہ اسلام اور ہندو دھرم کی بربادی ہو گا۔ نیکی ہی سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ محبت سے محبت حاصل ہوتی ہے۔ رہا انتقام کا سوال سو انسان کا فرض یہ ہے کہ بداعمال کو خدا کے سپرد کر دے۔ مجھے کوئی دوسرا راستہ معلوم نہیں۔

(20 ستمبر 1947ء D. D.)

میرے لئے کوئی فتح نہیں

ہندو "مہاتما گاندھی کی جے" پکار کر میرا سواگت کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ آج میرے لئے کوئی فتح نہیں ہے اور نہ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں اگر ہندو مسلمان اور سکھ آپس میں امن کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتے۔ میں انتہائی کوشش کر رہا ہوں کہ اس حق بات کو ان کے دلوں میں بٹھاؤں کہ قوت اتحاد ہی میں ہے اور نااتفاقی میں کمزوری ہے۔ جس طرح ایک درخت جو پھل نہیں لاتا سوکھ جاتا ہے اسی طرح میرا جسم بھی بیکار ہو گا اگر میری خدمت متوقع پھل پیدا نہ کرے..... میں نے انہیں (مسلمانوں کو) مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں جمے رہیں چاہئے انہیں ان کے ہندو پڑوسی کتنا ہی ستائیں' حتی کہ مار ڈالیں۔ اگر ان میں اتنی عقل نہیں ہے تو پھر موت سے بچنے کے لئے وہ جہاں چاہیں چلے جائیں۔ اگر وہ میرے مشورہ پر عمل کریں گے تو وہ اسلام اور ہندوستان دونوں کی خدمت کریں گے۔ وہ ہندو اور سکھ جو ان کو ستاتے ہیں' اپنے مذہبوں کو رسوا کرتے ہیں اور ہندوستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ سمجھنا قطعی طور پر دیوانگی ہے کہ ساڑھے چار کروڑ مسلمان بالکل مٹا دیئے جا سکتے ہیں یا پاکستان میں دھکیلے دیئے جا سکتے ہیں..... اگر حکومت میں اتنی قوت نہیں ہے یعنی اگر اہل ملک حکومت کو صحیح کام کرنے نہیں دیتے تو میں حکومت کو مشورہ دوں گا کہ وہ ان لوگوں کے حق میں استعفا دے دے جو تمام مسلمانوں کو قتل کر دینے اور نکال دینے کے [illegible] کو پیدا کیا چاہتے ہیں۔ یہ مشورہ قومی خودکشی اور ہندو دھرم کو [illegible] ایک اظہار میں سمجھی گئی ہے یہ تجویز پیش [illegible] کا تصور بھی آزاد ہندوستان میں

Marfat.com

رہ سکتا ہے۔

(21 ستمبر 1947ء D. D.)

اکثریت کا عمل بزدلانہ

مجھ سے نہ کہو جیسا کہ اکثر مجھ سے کہا گیا ہے کہ یہ تمام (فساد) مسلم لیگ کی بداعمالی کی وجہ سے ہوا۔ اگر اس بیان کی سچائی کو مان بھی لیا جائے تو کیا ہماری رواداری اس قدر کمزور شے ہے کہ وہ کسی بھی معمولی دباؤ سے دب سکتی ہے؟ شائستگی اور رواداری کی کچھ قیمت جب ہی ہوتی ہے جب وہ سخت سے سخت دباؤ کا مقابلہ کر سکے۔ اگر ہم ایسی رواداری نہ برت سکیں تو وہ دن ہندوستان کے لئے بہت غمگین دن ہوگا۔ اپنے معترضین کے لئے (جو بہت ہیں) ہمیں اس بات کا کہنا آسان نہ کر دینا چاہئے کہ ہم آزادی کے قابل ہی نہ تھے۔

یقیناً اکثریت کا عمل بزدلانہ ہے کہ وہ اقلیت کو قتل کرے یا ملک سے باہر نکالے صرف اس خوف سے کہ اقلیت کے لوگ غداری کریں گے۔ اقلیت کے حقوق کا پوری احتیاط کے ساتھ لحاظ کرنا اکثریت کے شایان شان ہے۔ ان حقوق سے بے پروائی اکثریت کو تمسخر کا نشانہ بنا دے گی۔

(22 ستمبر 1947ء D. D.)

مجھے چین نہ آئے گا

میں جس طرح مسلمانوں کا دوست ہوں اسی طرح ہندوؤں کا بھی۔ مجھے چین نہ آئے گا جب تک کہ یونین کا ہر مسلمان جو یونین کے وفادار شہری کی طرح رہنا چاہتا ہے اپنے وطن میں واپس نہ آ جائے گا اور یہاں امن و امان کے ساتھ نہ رہ سکے گا۔ میں تحریک خلافت کے زمانہ کے اتحاد کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ وہ اتحاد [illegible] اس نے دکھا دیا کہ ہندو اور مسلمانوں میں ایک پائیدار دوستی ممکن [illegible] ہے جس کے لئے میں زندہ ہوں اور میں نے محنت کی ہے۔ [illegible] کہنے والا رہ جاؤں تب بھی میں مسلمانوں کو یہ [illegible]

Marfat.com

چھوڑ دیں۔ اگر وہ پر امن' قانون کی تعمیل کرنے والے' ایمان دار اور وفادار شہریوں کی طرح ہندوستان میں رہیں گے تو کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں حکومت نہیں ہوں مگر میرا کچھ اثر ان لوگوں پر ہے جو حکومت میں ہیں۔ یہ لوگ ایسا نہیں سمجھتے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی جگہ نہیں یا یہ کہ اگر مسلمان یہاں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں ہندوؤں کا غلام بن کر رہنا پڑے گا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سردار پٹیل مسلمانوں کے پاکستان چلے جانے کی تائید کرتے ہیں۔ سردار کو یہ سن کر رنج ہوا۔ مگر انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان کے پاس ایسا شبہ کرنے کی وجوہ ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت ہندوستان کی وفادار نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے پاکستان چلا جانا ہی بہتر ہے۔ لیکن سردار نے اپنے اس شبہ سے اپنے عمل کو متاثر نہیں ہونے دیا۔ مجھے یقین ہے کہ ان مسلمانوں کے لئے جو یونین میں رہنا چاہیں سب سے زیادہ یونین کے ساتھ وفاداری ضروری ہے اور انہیں اپنے ملک کے لئے تمام دنیا سے لڑنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جو لوگ پاکستان جانا چاہتے ہیں وہ جانے کے لئے آزاد ہیں مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ ایک مسلمان بھی ہندوؤں یا سکھوں کے خوف سے جائے' دہلی کے مسلمانوں نے مجھے ایک تحریری اعلان کے ذریعہ یقین دلایا ہے کہ یونین کے وفادار شہری ہیں میں اسی طرح ان کی بات کا یقین کروں گا جس طرح کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے میری بات کا یقین کریں۔ اس حالت میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان کی حفاظت کرے۔

(ہریجن۔ 28 ستمبر 1947ء)

دونوں کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی

وہ ایک دوسرے کے بدی کے طریقوں کی تقلید کر کے انصاف حاصل نہیں کرا سکتے۔ اگر دو شخص گھوڑوں پر سوار ہو کر جاتے ہیں اور ان میں سے ایک گر پڑتا ہے تو کیا دوسرا بھی اس کی تقلید کرے؟ اس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہوگا کہ دونوں کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ فرض کیجئے کہ مسلمان یونین کے وفادار نہ بنیں' نہ وہ اپنے

Marfat.com

ہتھیار حوالہ کریں تو کیا تم لوگ اسی بنا پر معصوم انسانوں' عورتوں اور بچوں کا قتل عام جاری رکھو گے یہ کام تو حکومت کا ہے کہ وہ غداروں کو مناسب سزا دے۔ لیکن وحشیانہ حرکات اختیار کر کے دونوں مملکتوں کے لوگوں نے ہندوستان کے اس نام نیک کو دھبہ لگایا ہے جو ہندوستان نے دنیا میں پیدا کیا تھا۔ اس طرح تو یہ لوگ غلامی اور اپنے عظیم الشان مذاہب کی بربادی کا سودا کر رہے ہیں۔ اگر وہ یہی کرنا چاہتے ہیں تو ایسا کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ لیکن میں تو جس نے ہندوستان کی آزادی کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی تھی اس بربادی کا تماشائی بن کر زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ میں تو اپنے ہر سانس کے ساتھ خدا سے دعا کرتا ہوں کہ یا تو وہ مجھے اتنی طاقت عطا کرے کہ میں ان شعلوں کو بجھا سکوں یا مجھے اس دنیا سے اٹھا لے۔

(یکم اکتوبر 1947ء D.D.)

میری عقل کام نہیں کرتی

ایک خبر سنی گئی ہے کہ بعض مسلمان مسافروں کو ایک چلتی ٹرین سے جو نینی سے الہ آباد آ رہی تھی۔ گرا دیا گیا۔ میری تو عقل کام نہیں کرتی کہ ایسے افعال کی کوئی معقول وجہ سمجھ سکوں۔ ان افعال پر تو ہر ہندوستان کا سر شرمندگی سے جھک جانا چاہئے۔

(یکم اکتوبر 1947ء D.D.)

ایک وقت وہ تھا

ایک وقت وہ تھا کہ جو کچھ میں کہتا تھا عوام اس کی پیروی کرتے تھے۔ مگر آج میری آواز صدا بصحرا ہے۔ جو کچھ میں عوام سے سنتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو انڈین یونین میں نہیں ٹھہرنے دیں گے اگر آج یہ آواز ہندوستانی مسلمانوں کے خلاف اٹھتی ہے تو کل پارسیوں' عیسائیوں اور یورپین لوگوں کا بھی کیا حشر ہونے والا ہے۔ بہت سے دوست یہ امید کرتے ہیں کہ میں 125 برس کی عمر تک زندہ رہوں گا لیکن 125 برس تو کیا مجھ میں تو اب زندہ رہنے ہی کی خواہش باقی نہیں ہے۔ اگر نفرت اور

Marfat.com

خونریزی کی فضا قائم رہی تو میں تو زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔

(ہریجن۔ 2 اکتوبر 1947ء)

برائی کا چکر

انتقام اور بدلہ لینے کی اسپرٹ نے ایک برائی کا چکر بنا دیا ہے اور وہ اسپرٹ روز افزوں تعداد میں لوگوں پر مصیبت لا رہی ہے۔ آج ہندو مسلمان بے رحمی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں حتی کہ عورتوں' بچوں اور ضعیفوں پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ میں نے ہندوستان کی آزادی کے لئے بہت سخت محنت کی تھی اور میں خدا سے دعا کرتا تھا کہ وہ مجھے 125 سال تک زندہ رکھے تاکہ میں ہندوستان میں رام راجیہ کا قائم ہونا دیکھ لوں۔ یعنی "زمیں پر خدا کی سلطنت" لیکن آج تو میرے سامنے ایسا کوئی امکان نہیں۔ لوگوں نے قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے تو کیا میں اس المیہ کا بے یار ومددگار تماشائی بنوں گا؟ میں نے خدا سے دعا مانگی ہے کہ یا تو وہ مجھے اتنی قوت دے کہ میں لوگوں کو ان کی غلطی سمجھا سکوں اور اس کی اصلاح کرا سکوں یا پھر خدا مجھے اٹھا لے..... کیا آزادی کے معنی تہذیب اور انسانیت کا رخصت ہو جانا ہے۔

(ہریجن۔ 4 اکتوبر 1947ء)

میری جان خدا کے ہاتھ میں

مجھے ایک تار ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر ہندو اور سکھوں نے (مسلمانوں کے مقابلہ میں) جوابی کارروائی نہ کی ہوتی تو شاید میں آج زندہ بھی نہ ہوتا میں اس اشارے کو خوب سمجھتا ہوں۔ میری جان خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرح ہر شخص کی..... تار میں یہ کہا گیا ہے کہ 98 فیصد مسلمان غدار ہیں اور مناسب وقت پر پاکستان کے حق میں (ہندوستان سے) غداری کریں گے میں اس بات کا یقین نہیں کرتا' دہلی کے مسلم عوام غدار نہیں ہو سکتے اور فرض کیجئے کہ وہ ہو جائیں تو وہ اسلام کو برباد کر دیں گے۔

(ہریجن۔ 5 اکتوبر 1947ء)

عقل کے جواہر

تمہیں اس برتاؤ پر آزردہ ہونے کا حق حاصل ہے جو پاکستان میں ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ روا رکھا گیا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم قرآن کے پڑھے جانے سے آزردہ ہوں۔ گیتا' قرآن' انجیل' گرنتھ صاحب اور زنداوستا میں تو عقل کے جواہر شامل ہیں۔

(ہریجن_ 5 اکتوبر 1947ء)

اسلام اور ہندوستان کی سیوا

میں تمہیں (مسلمانوں کو) مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے گھروں میں جمے رہو باوجود اس کے کہ تمہیں ہندو پڑوسی دق کریں یا مار ہی ڈالیں۔ اگر تمہیں عقل نہیں تو تم موت سے بچنے کے لئے بھاگ جاؤ' لیکن اگر تم میرے مشورے پر چلو گے تو تم اسلام اور ہندوستان دونوں کی سیوا کر سکو گے۔ وہ ہندو اور سکھ جو تمہیں ستائیں گے اپنے مذہب کو بدنام کریں گے اور ہندوستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے۔ "یہ سمجھنا محض دیوانگی ہے کہ 4-1/2 کروڑ کو" مٹایا جا سکتا ہے یا یہاں سے نکال کر پاکستان بھیجا جا سکتا ہے..... میں نے کبھی یہ نہیں چاہا کہ مسلم شرنارتھیوں کو پولیس اور فوج کے ذریعہ سے ان کے مکانوں میں از سرنو آباد کرایا جائے۔ مگر میں یہ ضرور مانتا ہوں کہ جب ہندوؤں اور سکھوں کا غصہ دھیما ہو تو وہ خود ان تارکین وطن کو عزت کے ساتھ واپس لائیں۔ البتہ میں حکومت سے یہ توقع ضرور کرتا ہوں کہ وہ تارکین وطن کے مکانوں کو اچھی حالت میں ان کے لئے محفوظ رکھے گی۔

(ہریجن_ 5 اکتوبر 1947ء)

مجھ سے یہ نہ کہو

مجھ سے یہ نہ کہو' جیسا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ یہ سب مسلم لیگ کی بد اعمالی کا نتیجہ ہے۔ اگر اس بات کو صحیح بھی مان لیا جائے تو کیا ہماری رواداری اتنی کمزور اور

Marfat.com

کھوکھلی ہے کہ وہ غیر معمولی وزن سے دب جاتی ہے۔ شائستگی اور رواداری کی قیمت تو یہی ہے کہ وہ سخت سے سخت دباؤ کو برداشت کر سکے۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو وہ دن ہندوستان کے لئے افسوسناک ہوگا۔ ہمارے نکتہ چینوں کے لئے (جو بہت ہیں) کہیں یہ کہنا آسان نہ ہو جائے کہ ہم آزادی کے قابل ہی نہ تھے..... کروڑوں انسانوں کے ہندوستان سے محبت کرنے والے کی حیثیت سے میرے غرور کو اس بات سے ٹھیس لگتی ہے کہ ہماری روادار اور مشترکہ تہذیب پوری طرح اور ازخود اپنے عمل میں ظاہر نہیں ہوتی۔

(ہریجن_ 5 اکتوبر 1947ء)

بزدلانہ عمل

یقیناً یہ عمل بزدلانہ ہے کہ اکثریت صرف اس خوف سے اقلیت کو نکال دے یا قتل کر ڈالے کہ ساری اقلیت غداری کرے گی۔ اقلیت کے حقوق کا پورا پورا لحاظ اکثریت کے شایان شان ہے۔ ان حقوق سے بے پروائی اکثریت کو ہدف تحقیر بنا دیتی ہے۔ اپنے اوپر مضبوط اعتماد اور بہادری کے ساتھ حریف پر (جو نام نہاد ہو یا حقیقی) بھروسہ تحفظ کا بہترین طریقہ ہے۔" اس لئے میں حد درجہ اصرار کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ دہلی کے تمام ہندو اور سکھ اور مسلمان دوستانہ احساس کے ساتھ گلے ملیں اور بقیہ ہندوستان بلکہ تمام ایشیا کے لئے ایک شاندار مثال قائم کریں۔

(ہریجن_ 5 اکتوبر 1947ء)

اگر آپس میں لڑو گے

اگر اہل ملک قانون شکن بن کر آپس میں لڑیں گے تو وہ یہ ثابت کر دیں گے کہ وہ آزادی کو ہضم کرنے کے قابل نہیں۔ اگر ایک ڈومینین بھی اپنی جگہ صحیح طریقہ کار اختیار کرے گی تو وہ دوسری کو بھی ایسا ہی کرنے پر مجبور کر دے گی۔ اسے پوری دنیا کی تائید حاصل ہو گی۔ "بلاشبہ ہم یہ گوارہ نہ کریں گے کہ کانگریس کی تاریخ کو از سرنو لکھیں اور یہ کہ ہندو ملک بنا دیں جس میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لئے کوئی

Marfat.com

جگہ نہ ہو۔" مجھے امید ہے کہ ہم اس طرح اپنے اصولوں کی خود ہی تردید نہ کریں گے۔

(ہریجن۔ 5 اکتوبر 1947ء)

ایک مہینہ دس دن کی عمر

میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ انڈین یونین کی حکومت پاکستان میں ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ جو برتاؤ ہو رہا ہے اس کو نظر انداز کرے۔ ان لوگوں کو بچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنا اس کا فرض ہے۔ لیکن پاکستان کے عمل کا یہ جواب نہیں کہ یونین کی حکومت مسلمانوں کو نکال دے اور اس طرح پاکستان کے طرز عمل کی تقلید کرے..... ہماری آزادی ایک مہینہ اور دس دن کی عمر کا ایک بچہ ہے اگر ہم نے انتقام کی دیوانگی کو جاری رکھا تو ہم اس بچہ کو اسی عمر میں قتل کر ڈالیں گے۔

(ہریجن۔ 5 اکتوبر 1947ء)

آج کیوں کمزور ہو گئے

تم بہادر لوگ ہو، تم ایک زبردست برطانوی سلطنت کا مقابلہ کر چکے ہو۔ آج تم کیوں کمزور ہو گئے ہو۔ بہادر لوگ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ اگر مسلمان غدار ثابت ہوں تو ان کی غداری خود انہیں مار ڈالے گی۔ ہر ملک میں غداری سب سے بڑا جرم ہے۔ کوئی ملک اپنے اندر غداروں کا رہنا گوارہ نہیں کرتا۔ لیکن لوگوں کو محض شبہ کی بنا پر نکال دینا بہت ہی نازیبا حرکت ہے۔

(ہریجن۔ 5 اکتوبر 1947ء)

اس سمت میں بربادی ہے

میں تو کبھی ہندو راج میں شریک نہیں ہو سکتا اور نہ سردار (سردار پٹیل) ہو سکتے ہیں جو مسلمان دوستوں کے مفاد کی تائید کرتے ہیں..... میرے ہندو دھرم نے مجھے تمام مذاہب کا احترام کرنا سکھایا ہے۔ اگر پنڈت جواہر لعل اور سردار ان کی حفاظت نہ کر سکے

والے لوگ عوام کے اعتماد سے محروم ہو گئے ہیں تو ان کی جگہ کسی اور جماعت کو برسراقتدار کیا جائے جس پر بھروسہ کیا جا سکے۔ لیکن میں یہ توقع نہیں کر سکتا نہ مجھے کرنی چاہئے کہ یہ لوگ اپنے ضمیر کے خلاف عمل کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے۔ اس سمت میں بربادی ہے۔

(7 اکتوبر 1947ء .D. D)

کس کی خطا زیادہ ہے

جو کچھ پاکستان میں ہوا اور ہو رہا ہے میں مانتا ہوں کہ وہ بہت برا ہے لیکن جو کچھ یونین میں ہو رہا ہے وہ بھی اتنا ہی برا ہے۔ اس تلاش سے کوئی فائدہ نہیں کہ کس نے یہ فساد شروع کیا اور کس کی خطا زیادہ ہے۔ اگر یہ دونوں اب دوست بننا چاہتے ہیں تو انہیں ماضی کو بھول جانا چاہئے۔ کل کے دشمن آج کے دوست ہو سکتے ہیں اگر وہ زبان اور عمل سے جوابی کارروائی ترک کر دیں۔

(8 اکتوبر 1947ء .D. D)

کھلے دل سے اعتراف

حقیقی امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟ آپ خوش ہو رہے ہوں گے کہ دہلی میں بظاہر پھر امن قائم ہو گیا۔ مگر میں اس اطمینان میں شریک نہیں ہو سکتا ہندو مسلمان ایک دوسرے سے آزردہ ہو گئے ہیں' پہلے بھی وہ کبھی کبھی لڑا کرتے تھے۔ لیکن وہ لڑائی ایک دو دن کی ہوا کرتی تھی۔ اور پھر وہ سب بھول جایا کرتے تھے۔ لیکن اب تو ان کے احساسات اس قدر تلخ ہو گئے ہیں کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک دوسرے کے پرانے دشمن ہیں۔ میں ماسواس کو کمزوری کہتا ہوں۔ آپ پر لازم ہے کہ آپ اس کمزوری کو ترک کریں۔ تب ہی آپ کوئی بڑی قوت بن سکیں گے۔ آپ کے سامنے دو راستے ہیں ان میں سے ایک کو منتخب کرنا ہے۔ یا تو آپ بہت بڑی فوجی طاقت بن جائیں یا اگر آپ میرا طریقہ اختیار کریں تو آپ ایک بڑی non-violent اور [illegible] بن سکتے ہیں مگر [illegible] شرط یہ ہے کہ آپ اپنے دل سے خوف

نکال دیں۔ ایک دوسرے کے قریب جانے کا تنہا یہی طریقہ ہے کہ ہر فریق دوسرے کی غلطیوں کو بھول جائے اور خود اپنی غلطیوں کو magnify کرکے دیکھے۔ میں پورے زور کے ساتھ مسلمانوں کو بھی یہی مشورہ دیتا ہوں جو میں نے ہندوؤں اور سکھوں کو دیا ہے۔ کل کے دشمن آج ایک دوسرے کے دوست بن سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنے گناہوں کا کھلے دل سے اعتراف کرلیں۔ بلکہ جواب دینے کا مسلک دوستی پیدا کرنے میں مدد نہیں کرسکتا۔

(14 اکتوبر 1947ء .D. D)

شعلے

اب ہم کس طرح ان شعلوں کو بجھا سکتے ہیں؟ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ اس کا طریقہ صرف ایک ہی ہے تمہیں اپنے طرز عمل کو صحیح رکھنا ہے بلالحاظ اس امر کے کہ دوسرے کیا کرتے ہیں۔ میں پاکستان میں سکھوں اور ہندوؤں کی معیت سے ناواقف نہیں ہوں لیکن ان کو جان کر بھی میں ان کو نظرانداز کرنا چاہتا ہوں۔ ورنہ میں تو پاگل ہو جاؤں گا۔ میں ہندوستان کی کوئی خدمت نہ کر سکوں گا۔ ہمیں تو یونین میں رہنے والے مسلمانوں کو اپنا خون شریک بھائی تصور کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دہلی میں امن ہے لیکن میرے لئے اس بیان میں کوئی سامان تسکین نہیں۔ یہ امن تو پولیس اور فوج کی موجودگی کی وجہ سے قائم ہے۔ مگر مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان تو کوئی محبت پیدا نہیں ہوئی ان دونوں کے دل تو ایک دوسرے سے کشیدہ ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس وقت جلسہ میں کچھ مسلمان ہیں یا نہیں اگر ہیں تو معلوم نہیں اس مجمع میں وہ اپنے کو محفوظ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ پرسوں پرارتھنا کے جلسہ میں شیخ عبداللہ صاحب تھے اور قدوائی صاحب کے بھائی کی بیوی بھی تھیں جو مسوری میں بے قصور قتل کرڈالے گئے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان کی موجودگی کے متعلق میں غیر مطمئن تھا۔ اس لئے نہیں کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ ان کی جان خطرہ میں ہے۔ اس کا تو مجھے اطمینان ہے کہ میری موجودگی میں ان پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا' لیکن اس کا اطمینان مجھے نہیں کہ ان

Marfat.com

کی توہین نہ کی جائے گی۔ اگر (اس مجمع میں) ان کی کوئی توہین کی جاتی تو مجھے اپنا سر شرم سے جھکا لینا پڑتا۔ مسلمان بھائیوں کے متعلق آخر ایسا اندیشہ کیوں ہو۔ یقیناً اس مجمع میں وہ بھی اپنے کو اتنا ہی محفوظ کیوں نہ سمجھیں جتنے کہ اور سب ہیں۔ مگر یہ صورت حال پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہم اپنی غلطیوں کو بڑھا چڑھا کر اور اپنے ہمسایوں کی غلطیوں کو کم کرکے دیکھنا نہ سیکھیں۔

(19 اکتوبر 1947ء .D. D)

انتظار کی طویل رات

انتظار کی رات کتنی طویل معلوم ہوتی ہے!..... (سوراج کا) وہ خواب بہت دور معلوم ہوتا ہے۔ اس خواب کی تعبیر صرف تعمیری کام ہی سے حاصل ہو سکتی ہے اگر لوگوں نے تعمیری کام جس کا پروگرام ان کے سامنے رکھا گیا تھا) کیا ہوتا۔ تو وہ یہ مناظر نہ دیکھتے جو آج دیکھ رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ 15 اگست کو سوراج مل گیا۔ میں تو اس کو سواراج کے نام سے موسوم نہیں کر سکتا۔ سواراج میں بھائی بھائی ایک دوسرے پر حملے نہیں کر سکتے۔ آزاد ہندوستان کا تخیل تو یہ تھا کہ وہ سب کا دوست ہوگا اور دنیا میں کوئی اس کا دشمن نہ ہوگا لیکن افسوس کہ آج خود ہندوستان کی اولاد ہندو اور سکھ ایک طرف اور مسلمان دوسری طرف' ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔

(19 اکتوبر 1947ء .D. D)

ہندو اور سکھ بھی

آج سہ پہر ایک دوست نے ایک اردو روزنامہ کی عبارت پڑھ کر مجھے سنائی اس پیراگراف میں جو مجھے سنایا گیا ایڈیٹر نے دوسری اشتعال انگیز باتوں کے علاوہ یہ بھی لکھا تھا کہ ہندوؤں نے یہ مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو یونین سے نکال دیں گے۔ اس لئے یا تو مسلمان یہاں سے چلے جائیں یا پھر ان کے سر کاٹ لئے جائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ صرف ایڈیٹر ہی کی رائے ہے۔ لیکن اگر عوام کے کسی قابل لحاظ حصہ کی یہ رائے ہو تو یہ بڑے شرم کی بات ہے۔ اور اس سے ہندوستان کی تباہی کے

Marfat.com

متعلق اندیشہ پیدا ہوتا ہے۔ میں کل تم سے کہہ چکا ہوں کہ ایسی تباہ کن پالیسی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ آخر میں ہندو اور سکھ بھی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے۔

(22 اکتوبر 1947ء D. D.)

نہیں جانتے کہ کیا ہونا ہے

انڈین یونین کے مسلمان جس میں قوم پرست مسلمان بھی شامل ہیں نہیں جانتے کہ کل ان کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ کیا وہ سب یونین میں اس خوف کے تحت رہیں گے کہ زبردستی ان کا مذہب تبدیل کرا دیا جائے گا۔ پہلی صورت سے یہ دوسری صورت بدتر ہے میں ہندوؤں اور سکھوں کو زبردستی مسلمان بنانے کے خلاف احتجاج کر چکا ہوں۔ میں تو ایسے سکھوں اور ہندوؤں سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ اس جبریہ تبدیلی مذہب کے مقابلہ میں موت کو ترجیح دیں گے۔ یہی بات مسلمانوں کے لئے بھی کہی جا سکتی ہے۔ ایسے لوگ میرے کام کے نہیں جو اپنے مذہب کو اپنے کپڑوں کی طرح بدل سکتے ہوں۔ ان کا وجود کسی مذہب کے لئے بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ یونین کے تمام باشندوں کے لئے عزت کے ساتھ زندہ رہنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیں..... میں اس وقت تک مطمئن نہ ہوں گا جب تک کہ ہر ہندو اور سکھ حفاظت اور عزت کے ساتھ اپنے وطن کو نہ لوٹ جائے اور مسلمان بھی ایسا ہی نہ کر سکیں۔

(22 اکتوبر 1947ء D. D.)

ناقص انسان

ناقص انسانوں کو حق نہیں کہ دوسرے ناقص انسانوں پر تنقید کریں۔ جس طرح ہندوؤں اور سکھوں کے لئے یہ عمل بزدلانہ اور غیر دینی ہے کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کریں اسی طرح مسلمانوں کے لئے بھی (کہ وہ ہندوؤں اور سکھوں پر حملہ کریں) اس رخ پر تو ہندو دھرم اور اسلام کے لئے تباہی ہی تباہی ہے۔

(23 اکتوبر 1947ء D. D.)

Marfat.com

عقل کی روشنی

عوام کو جن سے عبارت اکثریتی فرقہ ہے (اور کس قدر نفرت انگیز ہے یہ اصطلاح!) قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے سختی کے ساتھ احتراز کرنا چاہئے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو وہ خود اس شاخ کو کاٹیں گے جس پر وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسی گراوٹ ہوگی جس سے سنبھلنا ناممکن ہوگا ابھی اتنا وقت ہے کہ عقل کی روشنی ان لوگوں کے دماغوں میں پہنچ جائے۔

(D. D. 27 اکتوبر 1947ء)

شرمناک

ایک نامہ نگار نے اس امر پر توجہ دلائی ہے کہ ایک طرف تو میں نے ریلوے اسٹیشنوں پر ہندو پانی اور مسلم پانی کے الگ الگ رکھنے کی مذمت کی ہے اور دوسری طرف اب ٹرینوں میں "صرف مسلمانوں کے لئے" اور ہندو اور غیر مسلموں کے لئے الگ الگ ڈبے مخصوص کئے جاتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ بدی کہاں تک پھیل چکی ہے لیکن اتنا تو میں جانتا ہوں کہ اس قسم کا امتیاز ہندوؤں اور سکھوں کے لئے شرمناک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے حکام کو یہ انتظام صرف مسلمانوں کی جان کا تحفظ کرنے کے لئے کرنا پڑا ہے۔ مگر یہ تو ہر وقت ممکن ہے (جتنا جلد ہو سکے بہتر ہے۔) کہ اس طریقہ کو اس طرح بند کیا جائے کہ ہندو اور سکھ اس کا ارادہ کرلیں کہ وہ اپنے ہم سفر مسلمانوں کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کریں گے کہ گویا وہ انسان نہیں ہیں اور ریلوے حکام کو یقین دلا دیں گے کہ اب اس قسم کے جرائم کا ارتکاب نہ کیا جائے گا۔ یہ سب اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اس گناہ کا اعلانیہ اعتراف کیا جائے اور عقل واپس آئے۔ یہ بات میں اس امر کی پروا کئے بغیر کہتا ہوں کہ پاکستان میں کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے۔

(ہریجن۔ 16 نومبر 1947ء)

مسلمانوں کی بری گت

جب میں دہلی میں مسلمانوں کی بری گت کا تصور کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ

Marfat.com

کس طرح بہت سے مقامات پر ان کے لئے معمولی زندگی بھی مشکل ہو گئی ہے اور کس طرح وہ یونین سے پاکستان کی طرف مسلسل بھاگ رہے ہیں تو مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیونکر وہ لوگ جو اس صورت حال کے پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں کانگریس کے لئے قابل فخر ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اس نئے سال میں جو شروع ہوا ہے ہندو اور سکھ ایسا طرز عمل اختیار کریں گے تاکہ ہر مسلمان خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا یہ محسوس کرنے لگے کہ وہ اس ملک میں اتنا ہی آزاد اور محفوظ ہے جتنا کہ کوئی بڑے سے بڑا ہندو اور سکھ۔

(ہریجن۔ 23 نومبر 1947ء)

بزدلی چھوڑ دو

اگر دہلی کے ہندو اور سکھ یا دہلی میں پاکستان کے مصیبت زدہ اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں کو یہاں نہ ٹھہرنے دیں گے تو وہ جرات کے ساتھ صاف صاف ایسا کہیں اور گورنمنٹ اعلان کر دے کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت کا وعدہ نہیں کر سکتی۔ حکومت کے لئے یہ اس کے دیوالیہ پن کا اعلان ہو گا۔ اگر یہ مرض پھیلے گا تو اس کے معنی سکھ اور ہندو دھرم کے زوال اور بربادی کے ہوں گے۔ اسی طرح اگر پاکستان اپنے ملک میں کسی ہندو یا سکھ کو عزت اور اطمینان کے ساتھ نہ ٹھہرنے دے گا تو اس کے معنی ہندوستان میں اسلام کی بربادی ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بزدلی چھوڑ دو۔ میری رائے میں بالواسطہ طریقوں سے کسی کو نکل جانے پر مجبور کر دینا بزدلی ہے۔ اگر مسلمان برے ہیں تو ہندوؤں اور سکھوں کی بھلائی ان کو بھلا بنا دے گی۔۔۔۔ برے آدمیوں سے بھی برتاؤ کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ان کی اصلاح کی جائے نہ کہ انہیں نکال دیا جائے یا قتل کر دیا جائے۔

(D. D. 20 دسمبر 1947ء)

شیطان کی اطاعت

اقلیتی فرقہ کو مار کر نکال دینا یا اس کے ساتھ بدسلوکی کرنا اچھا کے وحشی ہے

ہم آہنگ نہیں ہو سکتا۔ آزادی کے یہ معنی نہیں کہ لوگ جو طرزِ عمل چاہیں اختیار کریں۔ کیا کوئی شخص آزادی کے لئے جدوجہد اور دعائیں کر سکتا ہے صرف اس غرض سے کہ وہ قتل کا ارتکاب کر سکے اور جھوٹ بول سکے؟ یہ تو خدا کے بجائے شیطان کی اطاعت ہو گی۔

(27 دسمبر 1947ء D. D.)

کانگریس اور مسلمان

یہ ہندوؤں سکھوں اور ان عہدہ داروں کا جو ذمہ دار ہیں اور وزراء کا فرض ہے کہ وہ اس رسوائی کو مٹائیں اور اس مقام (مقبرہ قطب الدین بختیار کاکی) کو اس کی پہلی شان کے ساتھ از سرِ نو درست کریں..... یہ امر کہ ہندوستان میں مسلمان اپنے کو اس طرح اقلیت میں پاتے ہیں کہ پاکستان کی مسلم مجارٹی ان کی کوئی خدمت نہیں کر سکتی ان کے لئے کوئی ناموافق صورت نہ ہوتی اگر انہوں نے گزشتہ 30 سال میں عدم تشدد کے طریقوں کو اختیار کیا ہوتا۔ بغیر اس کے بھی کہ وہ عدم تشدد کے اصول پر عقیدہ رکھتے ہوں ان کے لئے اس بات کا سمجھنا آسان ہے کہ ایک اقلیت کو وہ کتنی ہی کم ہو، اپنی عزت اور ہر اس چیز کی حفاظت کے لئے جو انسان کو عزیز ہوتی ہے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ انسان اس طرح بنایا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے کردار کو اور اپنے کو (جو پیدا کرنے والے کی تصویر ہے) سمجھ لے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو اس کی عزت نفس سے محروم نہیں کر سکتی، الا یہ کہ وہ خود ہی ایسا کرے۔ جوہانسبرگ میں جب میں ٹرانسوال کی زبردست حکومت سے لڑ رہا تھا مجھ سے ایک دوست نے کہا کہ وہ ہمیشہ اقلیتوں ہی کا ساتھ دیا کرتا ہے اس لئے کہ اقلیتیں بہت ہی کم غلطی پر ہوتی ہیں اور اگر ہوں بھی تو انہیں آسانی سے غلط بات سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ لیکن اکثریت کی اصلاح مشکل ہوتی ہے اس لئے کہ اسے قوت کا نشہ ہوتا ہے اس دوست نے ایک بہت بڑی حقیقت بیان کی تھی۔ اگر ہندوستان کے مسلمان اقلیت ہونے کی خوبی کو محسوس کریں

تو انہیں معلوم ہوگا کہ اب وہ اپنی زندگی میں اسلام کی بہترین تعلیم کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ کیا وہ اس بات کو یاد رکھیں گے کہ اسلام کا بہترین زمانہ وہ تھا جب پیغمبر مکہ میں تھے مسیحیت کا رنگ پھیکا ہونے لگا تھا جب قسطنطین اس میں شریک ہوا۔

..... میری رائے میں وہ (مسلمان) کانگریس میں شریک ہونے کے لئے تیار رہیں مگر انہیں داخلہ کی درخواست کرنے سے احتراز کرنا چاہئے تاوقتیکہ ان کا ہاتھ پھیلا کر خیر مقدم نہ کیا جائے اور وہ کامل مساوات کی بناء پر کانگریس میں شریک کئے جائیں۔ "اصولاً" کانگریس کے اندر کوئی اقلیتی یا اکثریتی فرقہ نہیں ہے اس کا کوئی مذہب نہیں سوائے انسانیت کے" کانگریس کی نظر میں ہر مرد یا عورت دوسرے مرد یا عورت کے مساوی ہے۔ کانگریس خالصتاً" ایک غیر مذہبی سیاسی اور قومی تنظیم ہے جس میں ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی، پارسی یہودی سب برابر ہیں۔ صرف اس لئے کہ کانگریس ہمیشہ اپنے ادعا کے مطابق کام نہیں کر سکی ہے۔ بہت سے مسلمانوں نے اس کو اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کا ایک ادارہ سمجھا۔ بہرحال مسلمانوں کو اس وقت تک ایک باوقار علیحدگی قائم رکھنی چاہئے جب تک کہ موجودہ کشاکش باقی ہے۔ وہ کانگریس میں جائیں جب اسے ان کی خدمات کی ضرورت ہو۔ مگر فی الوقت وہ اس طرح کانگریس کے حامی رہیں جس طرح کہ میں ہوں۔ یہ امر کہ چار آنہ کا ممبر ہوئے بغیر بھی کانگریس میں میرا اثر ہے اس بات کا نتیجہ ہے کہ میں نے سنہ 1910ء سے جب میں جنوبی افریقہ سے واپس آیا اس وقت تک صداقت کے ساتھ کانگریس کی خدمت کی ہے۔ آج سے ہر مسلمان بھی ایسا ہی کر سکتا ہے اور وہ دیکھے گا کہ اس کی خدمات کی بھی اتنی ہی قدر ہو گی جتنی کہ میری خدمات کی ہوئی۔ آج ہر مسلمان کے متعلق یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ وہ لیگی ہے اور اس لئے کانگریس کا دشمن ہے بدقسمتی سے لیگ نے ایسی ہی تعلیم دی۔ مگر اب تو اس دشمنی کا کوئی سبب باقی نہیں۔ لیکن چار ماہ کا عرصہ فرقہ واری زہر کے اثر سے نجات پانے کے لئے بہت ہی مختصر ہے اس بدنصیب ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں نے اس زہر کو ٹھنڈا شربت سمجھا اور اس لئے وہ ہندو سکھ مسلمانوں کے دشمن ہو گئے اور انہوں نے انتقامی کارروائی کر کے اپنے کو رسوا کیا اور

Marfat.com

اس طرح پاکستان کے مسلمانوں کی تقلید کی۔ لہٰذا میں مسلم اقلیت پر زور دوں گا کہ وہ اس زہریلی فضا سے بالاتر ہو جائے اور اس احمقانہ تعصب کو پیدا نہ کرے اور اپنے طرز عمل سے ثابت کر دے کہ یونین میں زندگی بسر کرنے کا باعزت طریقہ صرف یہی ہے کہ وہ بغیر ذہنی تحفظات کے اس کے پورے شہری بنیں۔ اسی لئے لیگ بھی اب سیاسی ادارہ کی صورت میں نہیں رہ سکتی۔ جس طرح کہ ہندو مہا سبھا' یا پارسی سبھا اب سیاسی اداروں کی صورت میں نہیں رہ سکتیں..... کانگریس ایک خود غرض جتھا بن جائے گی اگر وہ صرف ان ہی لوگوں کا لحاظ کرے گی جو اس کے اندر شامل ہیں۔ میں نے یونین میں مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی ہے۔ میں اپنے اس عہد سے روگرداں نہیں ہو سکتا اس لئے کہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ برے کا بدلہ اچھا دینا چاہئے۔

(ہریجن۔ 4 جنوری 1948ء)

کون سی جگہ محفوظ ہے

آج کالج (طبیہ کالج) میں کوئی طالب علم نہیں۔ وہ قرول باغ میں واقع ہے اور مسلمان اس محلے میں قدم نہیں رکھ سکتے سوائے اس کے کہ اپنی جان خطرہ میں ڈالیں اب تو یہ ایک مشکل سوال ہو گیا ہے کہ آج کون سی جگہ مسلمانوں کے لئے محفوظ ہے۔ چند ہندو دوست مجھ سے ملنے آئے تھے' وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ کالج کا کیا حشر ہوگا۔ میرے لئے یہ امر رنج اور شرم کا باعث ہے کہ کالج اس حالت میں ہو۔ میں سکھوں اور ہندوؤں سے التجا کرتا ہوں کہ وہ خود اپنی بربادی کا سامان نہ کریں۔ جو کوئی دوسروں کی بربادی کا سامان کرتا ہے وہ خود اپنی بربادی کا سامان کرتا ہے یہی زندگی کا قانون ہے۔ میں ان سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے کو اور اپنے مذہب کو برباد نہ کریں۔

(ہریجن۔ 4 جنوری 1948ء)

[illegible] اقلیتی فرقہ کو مار کر نکال دینا یا

Marfat.com

اس کے ساتھ برا برتاؤ کرنا اہمسا کے اصولوں کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ آزادی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ لوگ جو چاہیں وہ کریں۔ کیا کوئی شخص آزادی کے لئے جدوجہد کر سکتا ہے اور دعائیں مانگ سکتا ہے صرف اس غرض سے کہ وہ قتل کر سکے اور جھوٹ بول سکے۔ یہ تو خدا کے بجائے شیطان کی اطاعت کرنا ہو گا۔

(ہریجن_ 4 جنوری 1948ء)

اپنی جگہ پر جمے رہو

انہوں نے (مسلمانوں نے) سوال کیا کہ آخر وہ کب تک اس چھیڑ چھاڑ کو گوارہ کرتے رہیں؟ اگر کانگریس ان کی حفاظت نہیں کر سکتی تو وہ صاف کہہ دے تاکہ مسلمان چلے جائیں اور ہر روز کی ذلتوں اور ممکنہ حملوں سے بچ جائیں۔ یہ دوست دہلی کے مسلمانوں کی جانب سے باتیں کر رہے تھے۔ (میں نے) انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنی جگہ پر جمے رہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام قوم پرست مذہب کو سیاست میں خلط ملط نہ کریں۔ تمام دنیوی معاملات میں وہ اول و آخر ہندوستانی ہیں۔ مذہب تو ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے زمانہ برا ہے۔ پاکستان میں مسلمان پاگل ہو گئے ہیں اور انہوں نے اکثر ہندوؤں اور سکھوں کو مار کر بھگا دیا ہے۔ اگر یونین میں بھی ہندو یہی کریں تو وہ اپنی تباہی کا سامان کریں گے۔ دوسروں کو دبانے کی کوشش کرنا ہمیشہ خودکشی کے مترادف ہوتا ہے۔ تمام سمجھ دار آدمیوں کو اس رجحان کے خلاف کام کرنا چاہئے۔

(D. D. 11 جنوری 1948ء)

آنکھ میں آنکھ ڈال کر

مجھے یقین ہے کہ اگر ہندو اور سکھ اس بات پر اصرار کریں گے کہ مسلمانوں کو دہلی سے نکال دیا جائے تو وہ ہندوستان کے ساتھ اور اپنے مذہبوں کے ساتھ غداری کریں گے۔ اور اس سے مجھے دکھ ہوتا ہے۔ بعض لوگ مجھے طعنہ دیتے ہیں کہ مجھے صرف مسلمانوں سے ہمدردی ہے اور میں نے ان ہی کی خاطر برت رکھا ہے۔ وہ صحیح کہتے ہیں۔ میں اپنی تمام عمر اقلیتوں اور ضرورت مندوں کا ساتھ دیتا رہا ہے جس طرح کہ

ہر شخص کو دینا چاہئے۔ پاکستان کے قائم ہونے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ یونین کے مسلمان عزت نفس اور خود اعتمادی سے محروم ہو گئے ہیں۔ مجھے اس خیال سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس سے ہر ایسی مملکت کمزور ہو جاتی ہے جس کے اندر ایسے لوگ رہیں جو خود اعتمادی سے محروم ہو چکے ہوں۔ میرا برت مسلمانوں کے خلاف بھی اس معنی میں ہے (میں چاہتا ہوں کہ وہ) ہندو اور سکھ بھائیوں سے آنکھ میں آنکھ ڈال کر مل سکیں۔ میرے برت کے متعلق تو مسلمان دوستوں کو بھی اتنا ہی کام کرنا ہے جتنا کہ ہندوؤں اور سکھوں کو۔

(13 جنوری 1948ء D. D.)

میں نے خواب دیکھا تھا

پہلے اس سے کہ میں اپنی جوانی میں سیاست کے متعلق کچھ بھی جانتا میں نے فرقوں کے درمیان دلوں کے اتحاد کا خواب دیکھا تھا۔ اب زندگی کے آخری زمانہ میں بچوں کی طرح خوشی سے کودوں گا اگر میں محسوس کروں کہ مجھے اپنے خواب کی تعبیر اپنی زندگی ہی میں مل گئی۔ تب زندگی کے فطرتی طول یعنی 125 سال زندہ رہنے کی خواہش ازسرنو پیدا ہو جائے گی۔ اور کون ہے جو کہ ایسے خواب کی تعبیر کے لئے اپنی پوری زندگی قربان کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے۔ اس وقت ہمیں سچا سواراج حاصل ہوگا۔

(14 جنوری 1948ء D. D.)

مجھے دکھ دیا جائے گا اگر

جتنا عرصہ بھی انتظار کرنا ضروری ہو میں صبر کے ساتھ انتظار کر سکتا ہوں لیکن مجھے دکھ دیا جائے گا اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ لوگوں نے صرف میری جان بچانے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے (امن کا وعدہ کیا ہے) میرا ادعا یہ ہے کہ خدا کے اشارے سے یہ برت شروع ہوا تھا اور اسی وقت ختم ہو گا جب وہ چاہے گا اگر وہ چاہے گا۔ انسانی طاقت نے نہ کبھی خدا کی مرضی کا مقابلہ کیا ہے اور نہ کر سکتی ہے۔

(14 جنوری 1948ء D. D.)

Marfat.com

دلوں کے تخت پر شیطان

میں اس سے کم شرط پر اپنا برت ختم نہیں کر سکتا کہ تم سب اپنے دلوں کے تخت سے شیطان کو اتار دو اور اس پر خدا کو بٹھاؤ۔

(13 جنوری 1948ء D. D.)

اپنے آخری سانس تک

میں تو اپنے آخری سانس تک یہی کہتا رہوں گا کہ ہندوؤں اور سکھوں کو اتنا بہادر بننا چاہئے کہ پاکستان میں کچھ ہی ہو جائے لیکن وہ اپنی ایک انگلی بھی یونین میں کسی مسلمان کے خلاف نہ اٹھائیں۔ وہ کبھی بزدلانہ افعال کے مرتکب نہ ہوں خواہ وجہ اشتعال کچھ ہی ہو۔

(13 جنوری 1948ء D. D.)

موت ایک دوست ہے

کسی کو میری فکر نہ کرنی چاہئے۔ فکر تو صرف اس بات کی کرنی چاہئے کہ تم بہترین طریقہ سے اپنی اصلاح کرو اور ملک کی بھلائی کے لئے کام کرو۔ ایک دن تو سب ہی کو مرنا ہے۔ کوئی شخص بھی موت سے بچ نہیں سکتا تو پھر اس سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ درحقیقت موت تو ایک دوست ہے جو تکلیفوں سے نجات دلاتی ہے۔

(15 جنوری 1948ء D. D.)

مسلمان شکنجہ میں

مسلمانوں کو شکنجہ میں دبا کر نکالنے کا جو طریقہ جاری ہے وہ غیر شریفانہ اور بے ایمانی کا طریقہ ہے۔ ڈرے ہوئے مسلمانوں کو اور بھی زیادہ ڈرا کر بھگا کر اور ان کے مکانوں پر قبضہ کر لینا کسی کے لئے بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ میں نے سنا ہے کہ حکام شرنارتھیوں کو کسی دوسری جگہ [illegible] مسلمانوں کی

Marfat.com

کے مکانات پر قبضہ کرنے پر اصرار کیا۔ یہ اس بات کی صاف علامت ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ طریقہ کار کیا ہو بلکہ خواہش تو یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح دلی کو مسلمانوں سے صاف کر دیا جائے۔ اگر عام طور پر خواہش یہی ہے تو زیادہ بہتر تو یہ ہوگا کہ ان سے صاف کہہ دیا جائے۔ کہ وہ چلے جائیں بجائے اس کے کہ بالواسطہ تدبیروں سے کام نکالا جائے۔ (ایسے لوگوں کو جو یہ چاہتے ہیں) یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یونین کے دارالسلطنت میں یہ صورت پیدا کرنے کے نتائج کیا ہوں گے۔

(6 جنوری 1948ء D. D.)

زندہ رہنے کی تمنا

مجھے زندہ رہنے کی کوئی تمنا نہیں ہے۔ الا اس حالت میں کہ دونوں مملکتوں میں امن کا دور دورہ ہو۔

(16 جنوری 1948ء D. D.)

حق کا عام فہم نام خدا

میں نے یہ برت حق کے نام پر شروع کیا۔ "حق کا عام فہم نام خدا ہے۔" زندہ حق میں شامل ہوئے بغیر خدا کا وجود کچھ بھی نہیں۔ خدا کا نام لے کر ہم نے دروغ گوئی کی ہے۔ ہم قتل عام کے مرتکب ہوئے ہیں۔ بغیر یہ دیکھے کہ لوگ قصوروار ہیں یا بے قصور۔ ہم نے اس طرح مردوں' عورتوں اور شیرخوار بچوں کو قتل کیا ہے۔ ہم نے عورتوں کا اغوا کیا ہے' ہم نے زبردستی مذہب بدلوایا ہے اور یہ سب ہم نے بے شرمی کے ساتھ کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کسی شخص نے یہ عمل حق کا نام لے کر کیا ہو۔ (البتہ خدا کا نام لے کر یہ سب کچھ کیا گیا ہے) میں حق کا نام لے کر اپنا برت ختم کرتا ہوں۔ میرے ہم وطنوں کا درد و کرب میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد سو سے زیادہ اشخاص کو لے کر آئے جو ہندوؤں' مسلمانوں' سکھوں اور ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ اور سرحد و سندھ و پنجاب کے شرنارتھیوں کے نمائندے تھے۔ اس [illegible] جماعت میں پاکستان کے ہائی کمشنر زاہد حسین

Marfat.com

صاحب بھی تھے اور ڈپٹی کمشنر بھی اور جنرل شاہنواز خان بھی جو آزاد ہند فوج کے نمائندے تھے۔ پنڈت نہرو بھی (ایک بت کی طرح خاموش) بیٹھے ہوئے تھے اور مولانا صاحب بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ہندوستانی زبان میں لکھی ہوئی ایک تقریر پڑھی جن پر ان نمائندوں کے دستخط تھے اور جس میں مجھ سے خواہش کی گئی تھی کہ اب میں ان کے احساسات پر زیادہ زور نہ ڈالوں اور برت ختم کر کے ان کے دکھ کو ختم کر دوں۔ میں ان تمام دوستوں کے مشورے کو مسترد نہ کر سکا اور میں ان کے اس وعدے کو ناقابل اعتماد نہ سمجھ سکا کہ آئندہ ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں، پارسیوں اور یہودیوں کے درمیان ایسی دوستی ہو گی جو کبھی نہ ٹوٹ سکے گی۔ اس دوستی کا توڑنا ساری قوم کی شکست ہو گی..... اس وعدے کی روح یونین کے ہندوؤں اور مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان مخلصانہ دوستی ہو گی۔ ایسی ہی دوستی پاکستان میں بھی ہو گی اگر اول الذکر یقینی ہو جائے تو آخرالذکر بھی اتنی ہی یقینی ہو جائے گی۔ جس طرح رات کے بعد صبح ہوتی ہے۔ لیکن اگر یونین میں اندھیرا ہو گا تو پاکستان میں بھی روشنی کی توقع کرنا حماقت ہے۔

(18 جنوری 1948ء)

رخ شیطان کی طرف

انہیں خوف دل سے نکال دینا چاہئے کہ ہر مسلمان بچہ اپنے کو ہندوؤں کے اور سکھوں کے درمیان محفوظ سمجھنے لگے۔ اس وقت تک تو ہمارا رخ شیطان کی طرف تھا۔ اب مجھے امید ہے کہ یہ خدا کی طرف ہو گا۔ اگر تم ایسا کر سکے تو یونین عالمگیر امن کی طرف رہنمائی کرے گی۔ میں تو کسی دوسرے مقصد کے لئے زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ محض لفاظی سے کچھ فائدہ نہیں تمہیں چاہئے کہ خدا کو اپنے دل میں جگہ دو۔ ہندوؤں کو ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر لینا چاہئے کہ وہ جھگڑا نہیں کریں گے۔ میں ہندوؤں اور سکھوں کو مشورہ دوں گا کہ وہ قرآن پڑھیں جس طرح وہ گیتا اور گرنتھ صاحب پڑھتے ہیں مسلمانوں سے میں کہوں گا کہ وہ گیتا اور گرنتھ صاحب اسی احترام کے ساتھ پڑھیں جس

طرح وہ قرآن پڑھتے ہیں۔ انہیں جو کچھ وہ پڑھیں اس کے معنی سمجھنے چاہئیں۔ اور تمام مذاہب کا یکساں احترام کرنا چاہیے۔ یہی میرا ساری عمر کا اصول ہے اور یہی میرا عمل رہا ہے۔

(18 جنوری 1948ء D. D.)

مجھے زندہ رکھنے کی شرط

مجھے اپنے درمیان زندہ رکھنے کی شرط صرف یہی ہے کہ ہندوستان کے تمام فرقے آپس میں پرامن رہیں۔ اور یہ بھی اسلحہ کی قوت سے نہیں بلکہ محبت کی قوت سے جس سے بہتر دلوں کو جوڑنے والا کوئی مسالہ دنیا میں نہیں ہے۔

(19 جنوری 1948ء D. D.)

وحشیانہ افعال

مسلمانوں سے دشمنی ایسی ہے جیسے ہندوستان سے دشمنی۔ میں کم از کم جس بات کی توقع تم سے کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر وحشیانہ افعال کا ارتکاب نہ کرو گے۔ ایسا ہوگا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ سماج ختم ہو جائے..... تم اور تمہارے اخبار کھلے الفاظ میں ان امریکیوں کو وحشی قرار دیتے ہیں جو حبشیوں کو Lynch کرتے ہیں لیکن اگر تم بھی ایسے کام کرو تو کیا وہ کچھ کم وحشیانہ ہوں گے۔

(20 جنوری 1948ء D. D.)

میرے دل میں بغض نہ ہو

میں توصیف کا مستحق تو اس وقت ہو سکتا ہوں جب میں کسی ایسے بم کی مار سے زخمی ہو کر گر جاؤں اور پھر بھی میں اپنے چہرے پر مسکراہٹ قائم رکھوں اور میرے دل میں بم پھینکنے والے کے خلاف بغض نہ ہو.....

(21 جنوری 1948ء)

Marfat.com

یہ کام غلط تھا

میں نے سنا ہے کہ اس نوجوان نے (جس نے بم پھینکا) بغیر اجازت کے ایک مسجد پر قبضہ کر لیا تھا چونکہ اسے کوئی دوسری جگہ اپنے لئے نہ مل سکی تھی اور اب جب کہ پولیس تمام مسجدوں کو خالی کرا رہی تھی تو اسے یہ بات ناگوار گزری۔ یہ کام غلط تھا اور یہ بات اور بھی غلط تھی کہ اس نے حکام کے حکم کی تعمیل نہیں کی جو اس سے کہتے تھے کہ وہ مسجد کو خالی کر دے۔ جو لوگ اس نوجوان کے پس پشت ہیں ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایسے کاموں سے احتراز کریں۔ ہندو دھرم کی حفاظت کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ ہندو دھرم کو صرف میرے ہی طریقہ سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

(21 جنوری 1948ء)

دلوں کو حق کا معبد بنالو

مجھے خوشی ہے کہ اب مسلمان آزادی کے ساتھ دہلی میں چل پھر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم تزکیہ نفس کا یہ طریقہ جاری رکھو اور اپنے دلوں کو ایک خدائے حی و قیوم اور حق کا معبد بنالو۔

(21 جنوری 1948ء D. D.)

وعدہ پر قائم رہو

غدار تو ہر قوم میں پائے جا سکتے ہیں نہ کہ صرف مسلمانوں میں۔ تم نے مسلمانوں کے ساتھ بھائی بن کر رہنے کا وعدہ کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس وعدہ پر قائم رہو۔ تمام لیگی بھی برے نہ تھے۔ تمہیں چاہئے کہ تم ان لوگوں کے خلاف رپورٹ کرو جو قابل اعتراض کارروائیاں کرتے ہوں اور حکومت کو جس قدر سختی کے ساتھ وہ چاہے ان کا انسداد کرنے دو۔ مگر تمہیں کسی حالت میں بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا نہ چاہئے۔ یہ طرز عمل تو وحشیانہ ہوگا۔

([illegible] جنوری 1948ء D.D.)

تم سب پولیس بن جاؤ

گذشتہ زمانہ میں تو ہندو مسلمان دونوں آیا کرتے تھے اور عرس میں (مہولی کے) شریک ہوا کرتے تھے اگر اب بھی ہندو وہاں امن اور عقیدت کی اسپرٹ کے ساتھ جائیں تو یہ بڑی بات ہوگی مجھے امید ہے کہ ایسے مسلمانوں کو جو اس عرس میں شریک ہونا چاہیں ان کی توہین اور تعرض سے حفاظت کا اطمینان دلایا جائے گا اور اس کام میں پولیس کی کم سے کم مدد حاصل کی جائے گی بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم سب اس کام کے لئے پولیس بن جاؤ۔ ساری دنیا کی نظریں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں۔

پرارتھنا کی تقریر(25 جنوری 1948ء)

مسلم اقلیت کے لئے

میرا برت جیسا کہ میں صاف الفاظ میں کہہ چکا ہوں یونین کی مسلم اقلیت کے لئے ہے اور اس لئے وہ لازماً یونین کے ہندوؤں اور سکھوں اور پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف ہے۔ وہ پاکستان کی اقلیتوں کے لئے بھی ہے جس طرح کہ یونین کے مسلمانوں کی اقلیت کے لئے۔

(ہریجن۔ 25 جنوری 1948ء)

خوف سے پاک

Appeasement ایک ایسا لفظ بن گیا ہے جو مکروہ معلوم ہوتا ہے کسی حالت میں عزت نفس کی قیمت پر کوئی Appeasement نہیں ہو سکتا۔ حقیقی Appeasement یہ ہے کہ تمام خوف سے اپنے کو پاک کر لیا جائے اور حق بات کی جائے خواہ ایسا کرنے کی قیمت کچھ ہی ہو۔

(ہریجن۔ 26 جنوری 1948ء)

[illegible]

[illegible] عرس (مہرولی) میں مسلمان شرکاء کی تعداد

گزشتہ سالوں سے کم تھی یہ شرم کی بات ہے کہ انسان انسان سے خوفزدہ ہو مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوا کہ سنگ مرمر کے قیمتی کٹھیرے کو نقصان پہنچا۔ اس کا یہ کوئی جواب نہیں کہ پاکستان میں بھی اسی طرح کے بلکہ اس سے بدتر واقعات پیش آئے ہیں۔ کیا ہم اس قدر گر گئے ہیں کہ اب ایسے Vandalism کے کام کرنے لگے ہیں۔ یہ مان بھی لیا جائے کہ ایسے حادثات زیادہ تعداد میں پاکستان میں پیش آ چکے ہیں تو بداعمالی میں پاکستان سے موازنہ کرنا زیبا نہیں۔

(27 جنوری 1948ء D. D.)

اقتدار کی نازیبا کشمکش

یہ نہیں ہو سکتا کہ انڈین نیشنل کانگریس کو جس نے اپنے عدم تشدد کے طریقہ سے بہت سی لڑائیاں لڑ کر آزادی حاصل کی ہے مرجانے دیا جائے۔ ہاں اگر قوم ہی مر جائے تو وہ بھی مر جائے گی۔ ایک زندہ Organism ہمیشہ نشوونما پاتا رہتا ہے ایسا نہ ہو تو مرجاتا ہے۔ کانگریس نے سیاسی آزادی جیت لی ہے' لیکن ابھی تو اسے معاشی آزادی' سماجی آزادی اور اخلاقی آزادی جیتنی ہے۔ ان آزادیوں کا حاصل کرنا سیاسی آزادی کے حاصل کرنے سے زیادہ مشکل ہے چاہے اس کا سبب صرف یہ ہو کہ یہ کام تعمیری ہے اور اس میں زیادہ جوش و خروش اور نمود و نمائش کی گنجائش نہیں۔ ہمہ گیر تعمیری کام کروڑوں انسانوں کی تمام اکائیوں کی قوت کو بیدار کرتا ہے۔

کانگریس نے اپنی آزادی کا ابتدائی اور ضروری جزو تو حاصل کر لیا ہے لیکن سب سے سخت جزو اب آگے آئے گا۔ جمہوریت کی طرف پہاڑ کی چڑھائی دشوار ہوا کرتی ہے۔ اس راستہ میں ایسے مقامات بھی ملتے ہیں جہاں خرابیاں ملتی ہیں اور ایسے ادارے پیدا ہو جاتے ہیں جو محض برائے نام عوامی اور جمہوری ہوتے ہیں۔ اس خس و خاشاک اور الجھاؤ سے کس طرح آگے بڑھ کر نکل جانا ممکن ہوگا؟

— کل تک تو کانگریس بلاوانستہ قوم کی خادم اور خدائی خدمت گار تھی مگر اب اسے اعلان کر دینا چاہئے کہ وہ صرف خدائی خدمت گار ہے اور اس سے زیادہ یا اس سے کم کچھ نہیں۔ اگر وہ حصول اقتدار کی نازیبا کشمکش میں مصروف ہوئی ہے تو ایک دن

Marfat.com

صبح کو اسے معلوم ہو گا کہ اس کا کوئی وجود باقی نہیں!.....

(ہریجن۔ یکم فروری 1948ء)

اقتدار کا نشہ

میں ہندوستان کے سب مسلمانوں کو تو بے گناہ نہیں سمجھتا جو بات ظاہر ہے وہ تو یہ ہے کہ پاکستان قائم ہونے کے بعد ہندوستان کے مسلمان بہت ہی مشکل صورت حال میں مبتلا ہو گئے۔ اور اب یہ کام اکثریتی فرقہ کا ہے کہ ان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرے۔ اس کے معنی تو ہندو دھرم اور اکثریتی فرقہ کی بربادی ہو گی اگر اکثریتی فرقہ اقتدار کے نشہ کی حالت میں یہ سمجھ لے کہ وہ اقلیت کو کچل سکتا ہے اور ایک خالص ہندو راج قائم کر سکتا ہے۔ میں اس موقع کو خاص طور پر اس کام کیلئے مبارک سمجھتا ہوں کہ خود اپنے دل کو پاک کرنے کی سخت کوشش کرکے ہم دونوں فرقوں کے دلوں سے میل اور گندگی کو نکال دیں۔

(ہریجن۔ یکم فروری 1948ء)

میرے عہد کی روح

میں نے یہ برت حق کے نام پر شروع کیا تھا جس کا عام فہم نام خدا ہے۔ زندہ حق کے بغیر خدا کہیں بھی نہیں۔ خدا کا نام لے کر ہم نے دروغ گوئی اور خونریزی اختیار کی۔ بغیر یہ سوچے کہ جن لوگوں کو ہم قتل کر رہے ہیں وہ بے قصور ہیں یا گناہ گار اور بغیر اس کا لحاظ کئے کہ وہ مرد ہیں۔ عورتیں ہیں یا شیر خوار بچے ہم اغوا اور جبریہ تبدیل مذہب کے مرتکب ہوئے اور یہ سب ہم نے بے شرمی کے ساتھ کیا۔ مجھے نہیں معلوم اگر کسی شخص نے حق کی خاطر ایسا کیا ہو۔ ہم اب حق ہی کے نام پر اپنا برت ختم کرتے ہیں۔... عہد کی تکمیل لفظوں کی حدود کی باہر اس کی روح میں مضمر ہے جس کو الفاظ فنا بھی کر سکتے ہیں۔ "میرے عہد کی روح یونین کے ہندو' مسلمانوں' سکھوں کے درمیان مخلصانہ دوستی ہے" اور ایسی ہی دوستی پاکستان میں بھی۔ اگر پہلی شرط (یونین کے متعلق) پوری ہو جائے تو دوسری کا بھی (پاکستان کے متعلق) پورا ہونا اتنا ہی یقینی ہے

جتنا کہ رات کے بعد دن کا نکلنا۔ اگر یونین میں تاریکی ہے تو پاکستان میں روشنی کی توقع کرنا حماقت ہے۔ لیکن اگر یونین میں رات کی تاریکی دور کر دی جائے تو پاکستان میں بھی اس کے خلاف کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور ایسا ہونے کی علامتیں بھی مفقود نہیں...... دہلی کے شہریوں اور شرنارتھیوں کے لئے کام بہت بھاری درپیش ہے انہیں جس قدر زیادہ ممکن ہو آپس میں ملنے جلنے کے مواقع پیدا کرنے چاہئیں..... ہندو اور سکھ عورتیں مسلمان بہنوں کے پاس جائیں اور ان سے دوستی پیدا کریں۔ وہ ان کو خاص خاص رسمی مواقع پر مدعو کریں۔ مسلم لڑکے اور لڑکیاں مشترک مدارس میں (نہ کہ فرقہ واری مدارس میں) شریک ہونے پر آمادہ کئے جائیں۔ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کا بائیکاٹ نہ ہو بلکہ انہیں ترغیب دی جائے کہ وہ اپنا قدیم کاروبار اختیار کریں۔ یہ ایک ذلیل اور حریصانہ حرکت ہے کہ ہندو اور سکھ مسلمانوں سے ان کی وجہ معاش چھین لینا چاہیں۔ اول تو کسی قسم کی اجارہ داری نہ ہونی چاہئے اور دوم یہ کہ کسی کو اس کی معاش سے محروم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ ہمارے اس بڑے ملک میں ہر ایک کے لئے کافی گنجائش موجود ہے۔

(ہریجن۔ جنوری 1948ء)

مسلمانوں سے دشمنی

مسلمانوں سے دشمنی کرنا ہندوستان سے دشمنی کرنا ہے۔

(ہریجن۔ یکم فروری 1948ء)

دلوں کو پاک کرلیں

میں تم سے یہ عہد لینا چاہتا ہوں کہ تم کبھی پھر شیطان کی آواز پر لبیک نہ کہو گے اور اخوت اور امن کی راہ کو ترک نہ کرو گے۔ ذاتی طور پر تو مجھے کبھی معلوم ہی نہ ہوا کہ فرقہ پرستی کیا بلا ہے۔ میں تو اپنی ابتدائی طفولیت کے زمانہ سے ہمیشہ یہی خواب دیکھتا رہا کہ اس وسیع خطہ زمین کے تمام فرقوں کو طبقوں کو جو ہمارا ہے متحد کر دوں۔ اور جب تک اس خواب کی تعبیر نہ مل جائے گی میری روح کو تسکین نصیب نہ ہوگی۔ جب

میں نے اپنا برت ختم کیا تو میں نے کہا تھا کہ اگر اہل دہلی صرف اتنا ہی کریں کہ اپنے دلوں کو پوری طرح پاک کر لیں تو دہلی تمام ہندوستان کے مسئلہ کو حل کر سکتی ہے۔ لیکن اگر بجائے اس کے وہ صرف ایسی باتیں کریں جن کے کرنے کی نیت درحقیقت نہ ہو کہ مجھ جیسے بوڑھے آدمی کی عمردراز ہو تو وہ اس گمان سے دھوکہ کھا کر کہ وہ میری جان بچا رہے ہیں دراصل میری موت کا سامان کریں گے۔

(پرارتھنا_ 24 جنوری 1948ء)

(ہریجن_ 15 فروری 1948ء)

O O O

Marfat.com

آپ بیتیاں

غبارِ زندگی	حسن نواز گردیزی
اس آباد خرابے میں	اختر الایمان
در در ٹھوکر کھائے	ڈاکٹر مبارک علی
باتیں لاہور کی	سوم آنند
تلاش حق	مہاتما گاندھی
اپنی کہانی	راجندر پرشاد
مشرق کی بیٹی	بے نظیر بھٹو
خانہ بدوش	اجیت کور
خواب باقی ہیں	آل احمد سرور
یادوں کی دنیا	یوسف حسین خان
اعمال نامہ	سر رضا علی
میری جدوجہد	ہر اڈولف ہٹلر
تزک ہٹلری	اڈولف ہٹلر
داستان مسولینی	بینٹو مسولینی
گورکی کی آپ بیتی	میکسم گورکی
ٹالسٹائی کی آپ بیتی	لیو ٹالسٹائی
گیان سنگھ شاطر کی آپ بیتی	گیان سنگھ شاطر
خود گزشت	ڈاکٹر احمد محی الدین
لطف اللہ کی آپ بیتی	لطف اللہ

فکشن ہاؤس
۱۸- مزنگ روڈ، لاہور

Marfat.com